www.novelsclubb.com
کوہ سینا
ناولز کلب
نگینہ عبد القدیر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

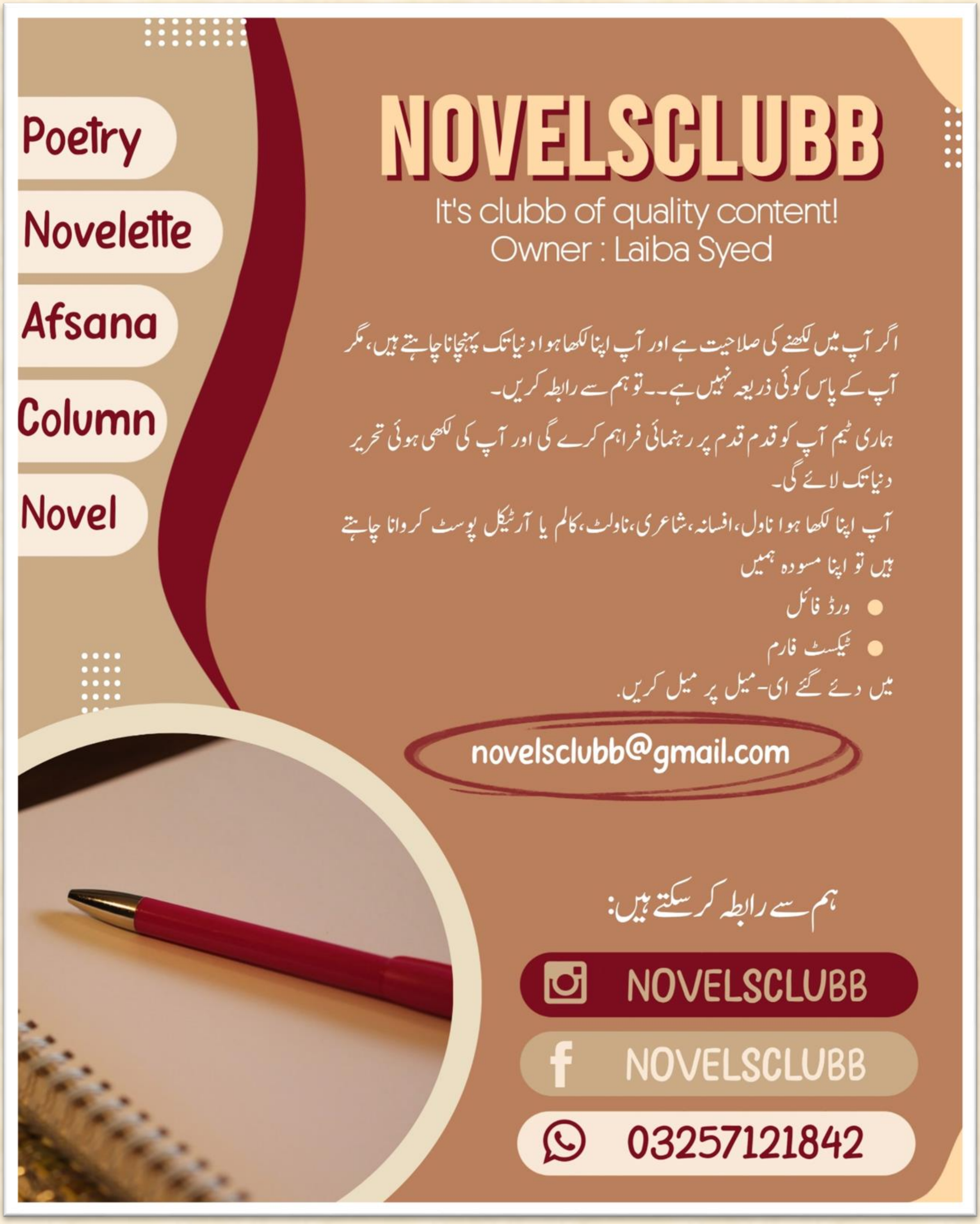
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

کوہِ سیناء

از قلم

نگینہ عبد القدیر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انتساب

میرے والدین کے نام!

کہ میری ہر کامیابی کے پہلے حقدار میرے ماں باپ ہی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیش لفظ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ

''کوہ سیناء'' میرا پہلا ناول اللہ پہ توکل کی ایک ایسی تحریر ہے جو میرے دل سے بہت قریب ہے۔ یہ کہانی آزمائشیں، یقین، صبر، انتظار اور معجزے کی ہے۔

یہ کہانی ان لوگوں کی جو اللہ پہ توکل کر کے اپنی زندگی گزارنے کا ہنر جانتے ہیں۔ میری کہانی سے میں اپنے ریڈرز کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ فیملی اور مخلص دوست کی سپورٹ ایک ایسی ڈھال ہے جو ہمیں زندگی کی سختیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور یہ سپورٹ وہ روشنی ہے جو ہمیں زندگی کے ہر اندھیرے میں راستہ دکھاتی ہے۔ یہ کہانی ظالموں کے لیے جو وقت کے فرعون بن جاتے ہیں لیکن اللہ کسی نہ کسی کو موسیٰ بنا کر بھیجتا ہے۔ کوہ سیناء ان لوگوں کے لیے مشعلِ راہ ہو گی جو اپنی زندگیوں کے اندھیروں کو صبر سے گزار رہے ہیں۔ عشق حقیقی کا مضبوط رشتہ وہ قوت ہے جو دنیا کو آپ کی رضا میں ڈھال دیتا ہے اور آپ کی خواہشات کے مطابق چلنے پر آمادہ کر دیتا ہے۔

یہ کتاب میرے والد کی یاد کو خراجِ تحسین ہے، جن کی رہنمائی اور دعائیں آج بھی میری زندگی کا حصہ ہیں۔ ان کے بغیر یہ سفر ممکن نہ ہوتا۔

میں اس کتاب کو لکھنے کے لیے اپنے گھر والوں کی دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں، جن کی بے لوث محبت اور سپورٹ نے مجھے اس تخلیق کے سفر پر گامزن کیا۔ آخر میں، میں اس ناول کی تکمیل کے لیے دل سے شکر گزار ہوں ایڈیٹر علیزہ نورین کی، جنھوں نے میری کامیابی کی راہ میں پہلا قدم بن کر اہم کردار ادا کیا۔

نگینہ عبدالقدیر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تقریظ

ہم انسان تقریباً پانچ ہزار سال سے اپنی سوچ کو الفاظ کے لبادے میں ڈھال کر دوسرے کے ذہن تک پہنچا رہے ہیں۔ بھلے وہ منتشر خیالات ہوں، اشعار ہوں، داستان ہوں، آنکھوں دیکھی سچائی ہو۔۔۔ یہ آپ کی زندگی پر اثرانداز لازم ہوتے ہیں۔ میرا ذاتی قیاس ہے کہ ہر سوچ اپنے آپ کو ثابت کرنے کیلئے جنم لیتی ہے۔ جب وہ ثابت ہوتی ہے تو وہ سچائی بن کر سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔ "کوہ سینا" بھی ایسی ہی ایک سوچ ہے جس نے "نگینہ عبدالقدیر" کے دماغ میں جنم لیا ہے خود کو ثابت کرنے کیلئے۔۔۔ اور میں یہ بنا کسی شک و شبہ کے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب معاشرے کی سچائی ہے جو کوہ سینا میں دکھایا اور سمجھایا گیا ہے۔ ایک کہانی اپنے لکھنے والے کی تخلیق ہوتی ہے جسے وہ تخلیق کے مراحل سے گزر کر، مختلف حالات و جذبات کا شکار ہو کر، اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جیسے جیسے لکھاری کا تجربہ بڑھتا ہے، وہ لکھنا سیکھتا ہے، ویسے ویسے اس کی تخلیق میں بھی نکھار آتا جاتا ہے۔ "نگینہ عبدالقدیر" بھی ایسی ہی ایک نو آموز لکھاری ہیں جن کی پہلی تحریر آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ناول مختصر سہی مگر دلچسپ ہے۔ الفاظ کے ساتھ کھیلنے کا ہنر بھی لکھاری میں موجود ہے۔ کوہِ سینا کے بارے میں مختصر بتایا جائے تو یہ اللہ پر

توکل کی ایک دلسوز دستان ہے جو آپ کو یقیناً پسند آئے گی۔ شاید ٹھیک بھی لگے یا بالکل پسند نہ آئے، لیکن یہ بات اپنی جگہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ یہ ایک نو آموز لکھاری کی تخلیق ہے جس کی آنکھوں میں کچھ بڑا لکھنے کا خواب ہے اور ہاتھوں میں قلم ہے۔ اس لئے انہیں اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں تاکہ وہ اپنے کام کو بہتر سے بہتر کر سکیں۔ اللہ زورِ قلم کرے اور زیادہ۔۔۔ پڑھنے والوں کی محبتیں میرے قلم کے ہم قدم رہیں۔ آمین

ہمایوں ایوب

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بادشاہ، ولی، اور ان کا دیوانہ۔۔۔

محبت نے سب کو گردن سے پکڑ لیا ہے۔

اور ہمیں پوشیدہ راستوں سے خدا کی طرف کھینچ رہی ہے۔۔۔

میں کیسے سوچ سکتا تھا

کہ خدا بھی ہمیں چاہتا ہے؟

جلال الدین رومی

"یہ شادی محض میں نے اپنے گھر والوں کے لیے کی ہے خاص طور پہ امل کے لیے۔" کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی زیان سکندر نے کہا۔ بیڈ پر بیٹھی لڑکی نے اپنی ہیزل آنکھیں اٹھائیں، اس کی آنکھوں میں صدیوں کا درد تھا۔ بال جل سے سیٹ کیے ہوئے، پر کشش نقوش دراز قد و قامت، چوڑے شانے لیکن اس کی سرمئی آنکھیں! وہ اس کی آنکھوں تاب نہ لا سکی اور اپنی نظریں جھکا لیں۔

"اور یہ بھی یاد رکھیے گا کہ ہم کبھی بھی نارمل کپل نہیں بن سکتے۔" اس کا لہجہ بہت سرد تھا۔ اس بات پر نگین اقبال کی آنکھوں میں خواہشات کا خون رچ گیا۔ اپنی بات ختم کر کے وہ فریش ہونے کے لیے واش روم چلا گیا اور وہ وہیں بیٹھی رہ گئی۔ اس نے اپنے چاروں اعتراف

کا جائزہ لیا کشادہ کمرہ جس میں ہر ایک چیز نایاب اور قیمتی تھی۔ کمرے کی ایک جانب بڑی کھڑکیوں کے سامنے ایک کاؤچ تھا۔ دوسری جانب شیشے کا ایک دروازہ تھا جو باہر ٹیرس کی طرف کھلتا تھا۔ وہ وہیں سے بیٹھے دیکھ سکتی تھی کہ ٹیرس بہت نفاست سے منی پلانٹ سے سجا ہوا تھا اور اس کے دائیں طرف بہت ہی خوبصورت لکڑی کا جھولار کھا ہوا تھا۔ اپنے ارد گرد کا جائزہ لینے کے بعد وہ بیڈ سے اُتری اور اپنا عکس آئینے میں دیکھا۔ اس نے سرخ رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور وہ اس رنگ میں بہت حسین بھی لگ رہی تھی۔ اس کا رد عمل بالکل نارمل تھا، نہ تو وہ متجسس تھی اور نہ ہی حیران، بس خاموشی سے آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”برا نہ مانو عافیہ بہن اس عمر میں ایسے ہی رشتے آئیں گے۔ خیر سے اٹھائیس کی ہو گئی ہے بس ہاں کر دو، لڑکے کے گھر والوں کو کسی بات کا کوئی اعتراض نہیں ایسا نہ ہو کہ یہ رشتہ بھی ہاتھ سے نکل جائے۔“

ماضی سے آنے والی آواز نے اس کے دل کو مٹھی میں لے لیا۔

”اتنی آسانی سے لوگ تکلیف دے کر چلے جاتے ہیں۔۔“ اس نے سوچا۔

"اور ہاں یہ آخری بار ہے کہ امل اس کمرے میں نہیں ہے۔۔۔ کل سے ایسا نہ ہو میں امل کے معاملے میں کوئی بھی لاپرواہی برداشت نہیں کروگا سمجھی آپ؟" زیان کی آواز سے وہ چونکی جو ابھی ابھی واش روم سے فریش ہو کر نکلا تھا۔ اس نے نیلے ٹراؤزر کے اوپر کالی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

"جی۔۔۔" نگین بس اتنا ہی کہہ سکی۔ زیان دروازے کی طرف بڑھا اور کمرے سے نکل گیا۔ نگین نے بند دروازے کو دل شکستگی سے دیکھا اور پھر وہ بھی کپڑے چینج کرنے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

فریش ہو کر جب کمرے میں واپس آئی تو دیکھا کہ نائٹ بلب آن کر کے زیان اپنے بیڈ پر نیم دراز لیٹا ہوا تھا، پھر اس کی نظر کاؤچ پر پڑے تکیہ اور کمفرٹر پر پڑی، پہلی رات ہی اسے اپنا مقام سمجھ آگیا۔ اس نے ٹھنڈی آہ بھری اور کاؤچ پر لیٹ گئی لیکن وہ پہلی رات آنکھوں میں کٹی اور وہ پلک تک نہ جھپک سکی۔

☆☆☆

فجر کا وقت ہوا تو وہ اٹھی اور نماز پڑھی۔وہ نماز سے فارغ ہو کر وہیں بیٹھی رہی،دل میں عجیب سا بوجھ تھا۔اس کو اپنی کیفیت خود سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔وہ اس سب کے لیے پہلے سے تیار تھی لیکن پھر بھی دل اداس ہو گیا۔

اس نے جائے نماز تہہ کی اور تیار ہونے لگی۔زیان بے فکر اپنے بیڈ پر سو رہا تھا۔اس کی نظریں زیان کے چہرے پر جم گئی کچھ لمحے وہ اس کو دیکھتی رہی پھر تیار ہونے لگی۔اس نے آج جامنی رنگ کا جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔ہلکا سا میک اپ،کانوں میں سنہری رنگ کے جھمکے اور سر پر سلیقے سے دوپٹہ اوڑھ لیا۔آئینے میں اپنا عکس دیکھا،وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔کھڑی ناک، سفید ملائی رنگت اور ساتھ اونچا لمبا قد وہ کافی حسین تھی،لیکن شاید قسمت حسین نہ تھی۔

وہ کمرے سے باہر نکلی،نیچے اترنے سے پہلے اس نے اوپر سے نیچے کا جائزہ لیا۔کشادہ لاؤنج جس میں ہر چیز بہت سلیقے اور طریقے سے رکھی گئی تھی نیچے چار کمرے تھے۔وہ سارہ سکندر کا کمرہ ڈھونڈ رہی تھی۔آج اس کا پہلا دن تھا تو اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ ان کمروں میں سے سارہ کا کمرہ

کونسا ہے۔وہ نیچے سیڑھیاں اُتری دفعتاً ایک کمرے کا دروازہ کھلا سامنے سارہ کھڑی تھی۔

"السلام علیکم بھابی! اتنی صبح؟" وہ کچھ حیران ہوئی۔

"وعلیکم السلام، کیسی ہو؟" نگین نے اس سے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟ نیند اچھی آئی؟ کوئی چیز تو نہیں چاہیے؟" وہ لگاتار پوچھے جا رہی تھی۔

"نہیں تھینک یو، امل کدھر ہے؟ سو تو نہیں رہی؟"

"ابھی تک تو سو رہی تھی میرے روم میں ہی ہے ایک کام کریں، میرے روم میں آرام سے بیٹھ جائیں۔ میں زبردست سی چائے بنا کے لاتی ہوں ہم دونوں کے لیے اور ہاں آپ کی بہنوں کی کال آئی تھی وہ شاید دس بجے تک ناشتہ لے کر آئیں، جب تک ہم چائے پی لیں اور بھائی کدھر ہے؟"

"ڈاکٹر زیان سو رہے ہیں۔" اس نے جبراً مسکرا کر جواب دیا۔ سارہ اچھا کہہ کر چائے بنانے کے لیے چلی گئی۔ کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی اس کی نظر امل پر پڑی۔ ایک سال کی بچی اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ نہ روئی نہ گھبرائی شاید ابھی سو کر اٹھی تھی۔ اس کا چہرہ بہت حسین اور معصوم تھا۔ نگین نے اس بچی کو گود میں

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اٹھالیا۔وہ بچی بڑی آسانی سے اس کی گود میں آگئی۔اس بچی کے لمس سے اسے سکون محسوس ہوا۔وہ بہت دیر تک اس کو اپنی گود میں لے کے بیٹھی رہی اور پھر سارہ چائے بنا کر لے آئی۔

”بھابی یہ تو بتائیں بھائی نے منہ دکھائی میں کیا تحفہ دیا؟“سارہ نے چھیڑنے والے انداز سے پوچھا لیکن وہ ہنس نہ سکی وہ اس کو کیا بتاتی کہ اس کو منہ دکھائی میں ہمیشہ کے لیے تنہائی مل گئی ہے۔ابھی وہ بات کر رہی تھی کہ فریحہ سکندر کمرے میں آگئی۔

”السلام علیکم! آنٹی۔۔“نگین ان کو دیکھتے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی۔

”وعلیکم السلام بیٹا آپ اتنی جلدی اٹھ گئی؟کیسی ہو؟نیند تو ٹھیک سے آئی نا؟“

وہ بہت اپنائیت سے اس سے پوچھ رہی تھی۔فریحہ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا اور اس کی بہنیں ناشتہ لے کر آ گئیں۔وہ یہ جانتی تھی کہ اس نے اپنا دکھ صرف اپنے تک رکھنا ہے تو خود کو نارمل کیا،امل کو گود میں اٹھایا اور باہر آکر اپنی بہنوں سے ملی۔

”بھابی؟“سارہ نے اسے آواز دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں ناشتہ لگاتی ہوں آپ بھائی کو نیچے بلا لیں۔" وہ سارہ کو کچھ نہ بول سکی اور مجبوراً اُسے اوپر جانا پڑا۔ جیسے ہی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا زیان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔ اس نے فوراً نظریں جھکا لیں۔

"السلام علیکم وہ دراصل۔۔۔۔۔۔" وہ رُکی۔

"دراصل بابا جان آپ کو نیچے بلا رہے ہیں ناشتے کے لیے۔" اس کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

"اچھا۔" اُس کے جواب دینے کی وجہ سے نگین نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو وہ پہلے سے اسے دیکھ رہا تھا۔ زیان کی آنکھوں کو دیکھنے کی دیر تھی اور وہ وہیں کی وہیں رہ گئی۔ اس کی آنکھیں جھیل سی گہری تھی، سحر زدہ آنکھیں! ہینڈل کو پکڑا ہوا اس کا ہاتھ پہلو میں جا گرا اور وہ اس کے ساتھ سے گزر کر نیچے چلا گیا۔ دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی۔ اس نے کچھ منٹ لگا کر خود کو ریلیکس کیا اور پھر وہ بھی نیچے آگئی۔ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ساتھ ہی اس کی نظر زیان پر پڑی جو خوش اخلاقی سے اس کے بھائی اور بہنوں سے باتیں کر رہا تھا، ایسے جیسے سب کچھ نارمل ہو، ایسے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ ناشتے کے بعد اس کے گھر والے چلے گے کیونکہ رات کو ولیمے کا فنکشن تھا۔ نگین امل کو لے کر لاؤنج میں بیٹھ گئی۔ اس کو بھی کچھ دیر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں پارلر کے لیے نکلنا تھا۔ صوفے پہ بیٹھی وہ کچھ سوچ رہی تھی کہ باباجان کی آواز سے چونکی۔

"بیٹا آپ یہاں بیٹھی ہو۔ کیسی ہو بچے؟" وہ بہت اپنائیت سے اس کی سر پہ ہاتھ رکھ کر پوچھ رہے تھے۔ شاید وہ اس کی آنکھوں کا درد دیکھ سکتے تھے۔

"تھینک یو باباجان میں ٹھیک ہوں۔" وہ بس اتنا کہہ سکی اور الفاظ اس کے گلے میں ہی پھنس گئے۔ نہ جانے کیوں اس کو اپنے باپ کی یاد آئی۔ اُن سے بچھڑے پانچ سال ہو گئے تھے لیکن آج جب باباجان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس کو لگا جیسے اقبال شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا ہو۔ آنسوں کو اس نے گرنے نہیں دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆

ولیمے کا فنکشن بہت اچھے سے ہو گیا۔ اس نے خود کو نارمل رکھا، ساتھ ساتھ وہ یہ بھی دیکھ کر حیران ہوئی کہ زیان نے بھی اپنے آپ کو نارمل رکھا ہوا تھا۔ صبح سے ان دونوں کے درمیان

بات تک نہیں ہوئی تھی لیکن پھر بھی اس نے لوگوں کی خاطر چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ قائم رکھی۔ ولیمے سے واپسی پر سب گھر آ گئے تو سارہ نے کہا۔

"بھابھی آپ فریش ہو کر ڈائننگ روم آ جائیں پھر ہم سب ساتھ کھانا کھاتے ہیں میں بابا جان اور بھائی کو بھی کھانے کا کہہ دیتی ہوں۔" لیکن وہ فریش ہونے نہیں گئی کیونکہ اس نے صبح سے بس ناشتہ ہی کیا ہوا تھا اور بھوک سے برا حال تھا تو وہ اسی طرح اپنے ولیمے کے جوڑے میں امل کو لے کر ڈائننگ روم میں آ گئی۔ ایک چیئر پر خود بیٹھ گئی اور امل کو اس کی ہائی چیئر پر بٹھا دیا۔ ڈائننگ ہال کے دو دروازے تھے، ایک دروازہ کچن کی طرف کھلتا تھا اور ایک دروازہ سامنے لاؤنج کی طرف۔

اچانک وہ لاؤنج والے دروازے سے اندر آیا۔ وہ چار کول گرے تھری پیس سوٹ میں باوقار اور اسٹائلش لگ رہا تھا۔ نگین امل کو دلیہ کھلانے میں مصروف تھی جو ابھی سارہ اس کو دے کر گئی تھی۔

"آپ نے کھانا کھایا؟" اس کی آواز سے اس کی دھڑکن پھر سے بے ترتیب ہونے لگی۔ اتنی سحر زدہ آواز، اس نے جواب دینے کے لیے سر اٹھایا تو دیکھ کر مایوس ہو گئی کیونکہ وہ سوال اس سے نہیں بلکہ اس کے پیچھے کھڑی فریحہ بیگم سے کیا جا رہا تھا۔ ساری غلط فہمی چند سیکنڈ میں ہوا

نادلز کلب
Clubb of Quality Content

ہو گئی، سر جھٹک کر اس نے پھر سے امل کو کھلانا شروع کر دیا۔ کھانے کے دوران بھی وہ اسی طرح لا تعلق ہی بیٹھا رہا اور اس کی یہ لا تعلقی بابا جان نے محسوس کر لی لیکن وہ کچھ کہہ نہ سکے۔ کھانے سے فارغ ہو کر نگین نے سارہ سے کہہ کر امل کا بے بی کاٹ اپنے روم میں رکھوا دیا۔ سارہ نے اعتراض کیا کہ کچھ دن وہ اس پاس رہے گی لیکن نگین نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ اب اس کی ذمہ داری ہے۔

نگین نے اپنے کاؤچ کے ساتھ ہی اس کا کاٹ رکھوا دیا۔ جب زیان کمرے میں داخل ہوا تو نگین امل کے کپڑے تبدیل کر کے، اسے فیڈر دے کر کاٹ میں لٹا رہی تھی۔ وہ بڑے آرام سے اس کے ساتھ گھل مل گئی تھی۔ یہ دیکھ کر زیان کے دل تھوڑا سا مطمئن ہوا کیونکہ وہ اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتا تھا۔ جب امل دودھ پی کر سو گئی تو اس نے واش روم کا رخ کیا اور اپنا چہرہ

پھر سے آئینے میں دیکھا۔ اس نے بیش قیمتی جوڑا پہنا ہوا تھا، ڈائمنڈ کا بے انتہا خوبصورت سیٹ جو اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا لیکن آنکھوں میں اداسی صاف ظاہر تھی۔ دن بھر پر جوش رہنے کی ایکٹنگ کرتے کرتے وہ تھک گئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ اب اس کے مقدر

میں لکھا جا چکا ہے۔ ہر بیوی اپنے شوہر کی توجہ کی منتظر رہتی ہے لیکن شاید نگین شادی سے پہلے ہی یہ سبق پڑھ کر آ چکی تھی کہ اس کو مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا کیونکہ یہ زیان سکندر کی دوسری شادی تھی اور جانتی تھی کہ زیان سکندر کو پہلی بیوی کی موت نے اندر سے مکمل طور پر توڑ کر رکھ دیا۔ اس لیے وہ پہلے سے ہی تیار تھی۔ اس نے زیان سکندر کو وقت اور سپیس دینے کا سوچا۔ وقت سارے زخم بھر دیتا ہے۔ اس نے بھی اسی فارمولے پر عمل کیا اور اپنے اللہ سے رجوع کیا وہ جانتی تھی کہ اس کا اللہ اس کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ بس اسی یقین کے ساتھ اس نے صبر کا دامن تھام لیا۔ کپڑے تبدیل کر کے وہ واپس اپنے کاؤچ پہ آئی تو دیکھا کہ امل اس طرح بے فکری سے سو رہی تھی اور زیان اپنے بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا۔ اس رات بھی ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ وہ سر ٹکا کر لیٹ گئی اور چھت کو گھورنے لگی۔ وہ صرف اس انتظار میں تھی کہ وہ خود اس سے بات میں پہل کرے لیکن اس کا رویہ بہت سرد تھا۔ بعض سرد رویوں کو توڑنے کے لیے انتظار کرنا پڑتا ہے اور وہ انتظار کی سولی پر چڑھ گئی تھی۔ ان الجھنوں میں اس کی آنکھ کب لگی اسے پتہ نہ چلا اور وہ گہری نیند سو گئی۔ بیڈ پہ بیٹھے زیان نے بس ایک سرسری نظر کاؤچ کی طرف ڈالی اور پھر آنکھیں پھیر کر اپنے کام میں لگ گیا۔

☆☆☆

الارم کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی۔ نیند لے کر وہ بہتر محسوس کر رہی تھی۔ گردن موڑ کر دیکھا تو امل آرام سے نیند کے مزے لے رہی تھی۔ اس کو دیکھ کر پیار آتا تھا۔ کاؤچ سے اتری تو بیڈ پر نظر پڑی زیان وہاں موجود نہیں تھا۔

”کہاں جا سکتے ہیں؟“ اس نے سوچا پھر وضو کی نیت سے واش روم چلی گئی۔ وضو بنا کر وہ ٹیرس کی طرف مڑ گئی۔ دروازہ کھلتے ہی صبح کی ٹھنڈی ہوا نے اس کے گالوں کو چھوا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے کچھ دیر اس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٹھنڈی ہوا کو محسوس کیا۔ دل کا بوجھ کچھ کم ہوا۔ وہیں جائے نماز بچھا کر اس نے فجر ادا کی۔ نماز پڑھ کے اس کے دل کو ویسے ہی سکون آ جاتا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ جھولے پہ بیٹھ گئی اور تسبیحات پڑھنے لگی۔ صبح کا یہ منظر بہت خوبصورت تھا۔ پرندے اپنے گھونسلوں سے نکل کر اپنا رزق تلاش کرنے کے لیے اِدھر اُدھر پھر رہے تھے پتہ پتہ بوٹی بوٹی اللہ کی حمد و ثنا کر رہا

تھا۔ فروری کے مہینے کی وہ ٹھنڈی صبح اس کی روح کو بھی سکون دے رہی تھی۔ وہ بڑی دیر جھولے پر بیٹھی رہی۔

ٹیرس کے گرل سے دیکھو تو اوپر سے خوبصورت لان کا منظر نظر آرہا تھا۔ خوبصورت لان جس کے چاروں اطراف میں ہر رنگ کے پھول کھل رہے تھے وہ بہار کے آنے کی گواہی دے رہے تھے۔ درمیان میں لان چیئرز تھی۔ وہ صبح کے خوبصورت منظر میں کھو گئی۔ بلاشبہ ویو بہت زبردست تھا۔ مین گیٹ کا دروازہ کھلا وہ چونکی ٹیرس سے مین گیٹ نظر آتا تھا۔ باباجان گیٹ سے اندر آرہے تھے۔ وہ تسبیح لے کر لان میں کرسی پر بیٹھ گئے۔ اس نے وقت دیکھا تو سات بج رہے تھے اور سورج طلوع ہونے ہی والا تھا۔ اس کو باباجان کو دیکھ کر ایک بار پھر سے اقبال شاہ کی یاد آئی، اس کے والد کی بھی یہی روٹین تھی وہ صبح سویرے مسجد جاتے اور واپس آکر تسبیح لے کر خاموشی سے لان میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ باباجان کو دیکھ کر اس کا دل بھر آیا۔ امل کے رونے کی آواز آئی تو وہ لگ بھگ بھاگتے ہوئے کمرے کی طرف آئی۔ امل اٹھ چکی تھی اور کسی کو اپنے پاس نہ پا کر رونے لگی۔ امل نے نگین کو دیکھ کر اپنے ہاتھ اس کی طرف بڑھائے۔ اس نے فوراً اس کو گود میں اٹھالیا۔

"بھوک بھی لگی ہو گی میرے بے بی کو؟" اس نے گال چومتے ہوئے جیسے اس سے پوچھا اور جلدی جلدی اس کے لیے فیڈر بنایا فیڈر لیتے ہی وہ آرام سے لیٹ گئی۔ فیڈر ختم کرنے کے بعد نگین نے اس کے کپڑے چینج کیے اور اسے لیے نیچے لان کی طرف چلی گئی۔ جب تک وہ نیچے آئی تو بابا جان کے ساتھ فریحہ بیگم بھی بیٹھی ہوئیں تھیں۔ وہ دونوں امل اور نگین کو اس وقت دیکھ کر حیران ہوئے۔

"آپ جلدی اٹھ گئی؟" بابا جان نے پوچھا۔

"وہ کیا ہے ناں بابا جان ہماری بلی کی نیند پوری ہو گئی تھی تو اس لیے۔" اس نے مسکرا کر امل کو بابا جان کی گود میں بیٹھا دیا۔ وہ اپنے دادا سے بہت

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مانوس تھی ان کی گود میں بیٹھ کر وہ کچھ کہنے کی کوشش کر کرنے لگی جسے عموما ایک سال کا بچہ بولنے کی کوشش کرتا ہے، وہ بھی اپنے دادا جان سے باتیں کر رہی تھی۔ ساتھ بیٹھی فریحہ ان کو خوشی سے دیکھ رہی تھی۔ آج بہت عرصے بعد ان کو اس گھر میں خوشیاں آتی دکھائی دے رہی تھیں۔ نگین بھی ساتھ چیئر پر آ کر بیٹھ گئی۔ ہلکی پھلکی گفتگو کے بعد اس نے چائے کا پوچھا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔" باباجان بولے۔

"ٹھیک ہے میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔" وہ اُٹھنے لگی تو فریحہ بول پڑی،

"نہیں بیٹا ابھی تمہاری شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں، تم کیسے چائے بنا سکتی ہو، میں ابھی سکینہ سے کہتی ہوں بنا دے گی۔" انہوں نے اپنی ملازمہ کو آواز لگائی۔

"کوئی بات نہیں ماما میں بنا دوں گی۔ آپ میرے ہاتھ کی چائے تو پئیں، شاید اچھی لگ جائے۔" مسکرا کر وہ اٹھی اور کچن کی طرف چلی گئی۔ "شکر ہے کسی نے ڈاکٹر زیان کا نہیں پوچھا ورنہ کیا جواب دیتی" اسی سوچوں کے ساتھ وہ کچن میں داخل ہوئی تو سکینہ اس کو پہلے ہی وہاں کھڑی ملی۔

"السلام علیکم! آپ کو کچھ چاہیے بی بی جی؟" اس کی آواز میں ڈر تھا۔

"وعلیکم السلام! کیسی ہو سکینہ؟ میں چائے بنانے آئی ہوں سب کے لیے تو کیا پلیز آپ میری اتنی ہیلپ کر دیں گی کہ مجھے بتا دیں کہ پتی اور چینی کہاں پڑی ہے؟" سکینہ دو منٹ کے لیے اس کے انداز گفتگو سے حیران ہوئی پھر بنا کچھ کہے اس کو ساری وہ چیزیں لا کر دی جو اس نے مانگی ساتھ ساتھ وہ نظر بہ نظر اس کو دیکھ رہی تھی۔

"جی وہ۔۔۔آپ سے ایک بات کہوں اگر آپ برا نہ مانیں؟" سکینہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں کہو سکینہ۔" وہ ذرا پریشان ہوئی کہ نا جانے کیا کہنے والی ہے۔

"کیا میں آپ کو بھابی کہہ سکتی ہوں؟" نگین کی سانس میں سانس آئی۔اس نے چائے کا چولہا آہستہ کیا اور مڑی۔

"ایک بات بتاؤ تم ڈاکٹر زیان کو کیا کہتی ہو؟" اس نے سکینہ سے پوچھا فوراً جواب آیا۔

"زیان بھائی۔۔۔" اس کی بات پر نگین مسکرائی۔

"تو پھر میں تمہاری بھابی ہی ہوئی ناں۔۔۔" یہ سن کر سکینہ کے چہرے پر ایک

Clubb of Quality Content!

عجیب سی خوشی کی لہر دوڑی۔اس نے سکھ کا سانس لیا۔اسی آشنا میں زیان اپنی سٹڈی سے نکلا لیکن سکینہ کی بات پر وہ رک گیا، جیسے اس کے پاؤں زنجیر ہو گئے ہو۔ سکینہ نے اپنی بات جاری رکھی،

"دراصل میں نے آپ سے یہ سب اس لیے پوچھا ہے جی کیونکہ وہ تھی نہ زیان بھائی کی پہلی بیوی کرن۔۔۔" اس نے سرگوشی کی۔

"جب ان کی شادی ہوئی تھی، میں نے کہا تھا کہ میں آپ کو بھابھی بلا سکتی ہوں کیا؟ تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور مجھے بہت برا بھلا کہا اور مجھے میری اوقات یاد کروائی، میرے ابا۔۔۔ ظاہر گل اس گھر کے بہت پرانے ملازم ہیں۔ یہ سب تو مجھے گھر کا فرد سمجھتے ہیں۔ میں تو پڑھی لکھی ہوں پوری دسویں پاس ہوں۔ میں بھی کہاں سے کہاں پہنچ گئی تو میں کیا کہہ رہی تھی؟" وہ سوچنے لگی۔۔۔

"ہاں تو اس دن زیان بھائی کو بھی بہت برا لگا لیکن وہ چپ رہے۔ شادی کے شروع کے دن تھے شاید اس لیے، ویسے اللہ معاف کرے نگین بھابھی بڑی کوئی تیز، خود پرست اور شکی مزاج عورت تھی۔ بیچارے زیان بھائی تو پھنس کے ہی رہ گئے تھے، توبہ توبہ ایسی آفت عورت تھی۔۔۔ توبہ!"

اس نے اپنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا۔ نگین خاموشی سے اس کی باتیں سنتی رہی۔ ایک گہری سانس لی اور پھر بولی۔

"دیکھو سکینہ جب کہ اب تم مجھے اپنی بھابی کہتی ہو تو میری پہلی نصیحت یاد رکھنا، جب کوئی انسان اس دنیا سے چلا جاتا ہے ناں اس کے پیچھے برائیاں نہیں کرتے، چاہے وہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو اس کے پیچھے کچھ نہیں کہتے جب اللہ تعالیٰ نے اس کو سمیٹ لیا ہے تو ہم کون ہوتے ہیں

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اس کی برائیوں کو یوں دنیا کے سامنے اچھالنے والے، کیا تم چاہو گی کہ تمہارا مسلمان ساتھی مرنے کے بعد تکلیف میں ہو؟ نہیں ناں، تم یہ نہیں چاہو گی کہ فرشتے تمہارے منہ سے اس کی برائیاں سنے اور اس کے اوپر اور بوجھ ڈالا جائے، البتہ تمہیں چاہیے کہ اس کی مغفرت کی دعا کیا کرو، بے شک میرا اللہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔اس نصیحت کو یاد رکھنا کہ جب کوئی دنیا سے چلا جائے چاہے وہ کوئی بھی ہو چاہے وہ کتنا بھی برا ہو ہمیں اس کی برائی نہیں کرنی چاہیے۔یہ اللہ اور اس کا معاملہ ہے سمجھی سکینہ؟"

سکینہ حیرت سے اس کو دیکھ رہی تھی اس کو لگا کہ زیان کی پہلی بیوی کے ذکر سے اس کا رد عمل کافی سخت ہو گا لیکن وہ تو اس کے بالکل اُلٹ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نکلا، کچن کے باہر کھڑا زیان یہ سب سن رہا تھا، خود بخود اس کے پاؤں زنجیر ہو گئے، ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی۔اس نے ساری گفتگو سنی اور چپ چاپ لان کی طرف چلا گیا۔
جب نگین چائے لے کر لان میں آئی تو دیکھا کہ امل زیان کی گود میں بیٹھی ہوئی کھیل رہی تھی۔وہ بھی بڑے پیار سے اس کے گالوں کو چھو رہا تھا۔دونوں باپ بیٹی کا پیار دیکھ کے اس

کے چہرے پہ خود ہی مسکراہٹ آگئی۔اب اس مسکراہٹ کا راز صرف وہی جانتی تھی البتہ ان کے بیچ کی خاموشی قائم و دائم رہی۔

"بیٹا آپ اپنی امی کی طرف کب جاؤ گے؟" فریحہ نے چائے کا کپ لیتے ہوئے پوچھا۔

"ماما شاید آج اگر ڈاکٹر زیان فارغ ہے تو۔۔۔" زیان کو دیکھے بنا چائے ڈالتے ہوئے سر سری سے کہا۔

"زیان بہو کو دوپہر میں اُن کی امی کے گھر ڈراپ کر دینا اور امل بھی ساتھ جائے گی۔' اُبابا جان نے جیسے حکم سنایا وہ اپنے بیٹے کی سرد مہری کو محسوس کر رہے تھے لیکن خاموش ہی رہے۔

"لیکن بابا امل اس طرح ہمارے بغیر نہیں رہ سکتی اور۔۔۔" باباجان نے اس کی بات کاٹ دی، "اگر وہ زیادہ سے زیادہ وقت نگین کے ساتھ گزارے گی تو جلد مانوس ہو جائے گی اور تم بہو کو ان کی امی کی طرف چھوڑ کر آؤ گے اور رات کو لینے بھی جاؤ گے انڈر سٹینڈ؟" زیان اپنے باپ کو کچھ نہ کہہ سکا، اچھا بول کر اٹھ کے چلا گیا۔

☆☆☆

دوپہر کو جب وہ گاڑی میں بیٹھی تو بالآخر زیان نے چپ کا روزہ توڑ دیا۔

"دیکھیے مس! میں نے آپ کو پہلے دن ہی وارن کر دیا تھا آپ صرف امل کے لیے اس گھر میں آئی ہیں سو اس سے آگے بڑھنے کی کوشش مت کیجیے گا۔۔۔اس غلط فہمی میں نہ رہیے گا کہ رات کو میں آپ کو پک کرنے آؤں گا یا دوسرے شوہروں کی طرح آپ کے نخرے اٹھاؤں گا اور دنیا کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ آپ خوش نہیں، خاص طور پر میرے گھر والوں کو۔۔۔"Accept your Destiny" میں پہلے ہی بہت سفر کر چکا ہوں، اب بس آپ پلیز مجھے اور مزید پریشان مت کیجئے گا آئندہ مجھ سے کوئی امید نہ

ناول کلب
Clubb of Quality Content

رکھیے گا کہ میں آپ کو کوئی فیور دوں گا باقی بابا جان کو اور اپنے گھر والوں کو آپ نے کیسے سنبھالنا ہے یہ آپ خود سوچیے گا امل اب آپ کی ذمہ داری ہے اور میں اس میں کوئی بھی کوتاہی نہ دیکھوں ڈنر کے بعد آپ اپنے بھائی کے ساتھ واپس ٹائم پر آ جایئے گا میں چاہتا ہوں کہ رات کو امل اپنے گھر پر ہو۔"

اس نے ایک سانس میں اپنی بات ختم کی اور گاڑی مین گیٹ سے نکال دی۔ سارا راستہ خاموشی میں گزرا۔ جب نگین کی امی کا گھر آیا تو گیٹ کے پاس گاڑی روک لی اور امل کو پیار کر کے ونڈوسکرین کو دیکھنے لگا یہ اِشارہ تھا کہ اب وہ جاسکتی ہے وہ بنا کچھ کہے گاڑی سے اُتر گئی۔ زیان نے بس اتنا انتظار کیا کہ گیٹ کھل جائے۔ گیٹ کھلتے ساتھ ہی اس نے گاڑی ریورس کی اور وہاں سے چلے گیا۔ نگین نے اپنے آپ کو دو منٹ لگا کے کمپوز کیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ گیٹ برہان نے کھولا۔

"نگو تم۔۔۔" اپنی بہن کو دیکھ کر وہ پھولے نہ سمایا آج اس کی بہنیں بھی آئی ہوئی تھیں۔ گھر میں خوب رونق لگی ہوئی تھیں۔ اس نے اپنے چہرے پر خوشی کا مکھوٹا پہن لیا۔ وہ جانتی تھی اس کے علاوہ پاس کوئی آپشن نہیں ہے۔ اُس کا درد صرف اُسی کا ہے پہلے بھی اپنی تکلیف میں کسی کو شامل نہیں کرتی تھی اور اب بھی اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ جنگ بھی وہ اکیلی لڑے گی۔

"زیان نہیں آیا تمہارے ساتھ؟" عافیہ نے سوال کیا۔

"وہ کیا ہے امی آپ نے میرے شادی ایک ڈاکٹر سے کروادی اور ڈاکٹر کی لائف بہت ٹف ہوتی ہے، انہوں نے ہی مجھے ڈراپ کیا لیکن کال آگئی تو ان کو ہسپتال جانا پڑا۔" اس نے سفید

Clubb of Quality Content

جھوٹ بولا لیکن اس جھوٹ نے اس کی ماں کو مطمئن کر دیا۔ سارا دن ان سب کے ساتھ گزرا۔ امل کو سب بہت پیار کر رہے تھے۔ وہ بھی اس کی بہنوں کے بچوں کے ساتھ بہت خوش نظر آ رہی تھی۔ رات کے کھانے کے بعد اس نے برہان سے اسے گھر ڈراپ کرنے کا کہا۔

"زیان نہیں آئے گا؟" عافیہ نے پوچھا۔

"نہیں امی ہاسپٹل میں کوئی ایمرجنسی آ گئی ہے تو وہ وہاں چلے گئے ہیں اور مجھے ٹیکسٹ کر دیا تھا۔"

"تو کیا رات بھی نہیں رہو گی؟"

"امی آپ تو جانتی ہیں امل کی ذمہ داری ہے مجھ پر۔۔۔ مجھے زیادہ سے زیادہ

امل کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے اور آپ جانتی ہیں کہ اس شادی کو نبھانے کے لیے مجھے کافی زیادہ قربانیاں دینی ہوں گی تو انشاءاللہ جب امل میرے ساتھ مانوس ہو جائے گی تو میں رہنے ضرور آؤں گی۔۔۔ بس آپ مجھے ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا، مجھے آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔" یہ کہہ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"پگلی روتی کیوں ہو؟ اللہ نے سب کچھ تمہیں دے دیا اولاد، اچھا شوہر، اچھا گھر اور کیا چاہیے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اور تمہاری ماں کی دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گی، تم خوش تو ہو ناں؟ زیان خیال رکھتا ہے؟"

"جی امی سب میرا خیال رکھتے ہیں۔" وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر رونے لگی۔

وہ جب گھر واپس آئی تو سب اپنے کمروں میں تھے۔ بابا جان اور فریحہ کو سلام کرنے کے لیے وہ ان کے روم میں گئی۔

"زیان کے ساتھ آئی ہو؟" فریحہ نے حال چال کے بعد نگین سے پوچھا۔

"نہیں ماما برہان کے ساتھ آئی ہوں وہ دراصل۔۔۔" وہ رُکی کیا "ان سے بھی جھوٹ بولوں۔۔۔" اس نے سوچا۔

"ڈاکٹر زیان کو ہسپتال سے کال آگئی تھی تو وہ وہاں چلے گئے اور مجھے ٹیکسٹ کر دیا کہ وہ نہیں آ سکیں گے۔"

بابا جان نے اس کی بات ابرو اُٹھائی کیونکہ زیان کا اپنا کلینک تھا اور وہ ایک سرجن تھا اور اس طرح کبھی کوئی سرجن کو ڈیوٹی کال نہیں کرتا لیکن انہوں نے اس کے پردے کا مان رکھا۔

اپنے بیڈروم میں چلی آئی تو وہاں پر زیان موجود نہیں تھا اس نے امل کو فیڈر دے کر سلا دیا۔

Clubb of Quality Content

"پتہ نہیں اس وقت کہاں جاتے ہیں؟" اس نے سوچا۔ امل آرام سے سو رہی تھی تو وہ کمرے سے نکل کر نیچے چلی آئی۔ چاروں طرف رات کی خاموشی تھی۔ اس نے اپنے قدم سٹڈی روم کی طرف بڑھائے جو لاؤنج کے بائیں طرف تھا، دروازہ بند تھا لیکن اندر لائٹس آن تھیں۔ اُس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو دیکھ کر گھبرا گئی۔ زیان جائے نماز پر سر جھکائے چپ چاپ بیٹھا تھا۔ آہٹ پر اس نے اپنا سر اُٹھایا، سامنے وہ کھڑی تھی، اس کو دیکھ کر وہ حیران ہوا لیکن کچھ ہی پل میں حیرانی غصے میں تبدیل ہو گئی۔ غصہ اس کی آنکھوں میں صاف نظر آ رہا تھا۔

"آپ یہاں؟ کوئی کام تھا آپ کو؟" بھاری آواز پتھریلا سخت لہجہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں وہ بس میں۔۔۔" کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔

"امل کہاں ہے؟"

"جی وہ سو رہی ہے۔" ابھی تک وہ دروازے کی پاس ہی کھڑی تھی۔ زیان کا لہجہ اس کو تکلیف دے رہا تھا۔

"تو پھر؟" ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"وہ میں کہہ رہی تھی آپ کو کچھ چاہیے تو نہیں۔۔۔" کنفیوژن میں سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا بولے کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے۔ جواب دینے کے بجائے وہ اپنی جگہ سے غصے سے اُٹھا اور اس کی کلائی زور سے پکڑی اور دانت پیستے ہوئے بولا۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی سمجھایا تھا آپ اس گھر میں صرف امل کی وجہ سے ہیں۔۔۔اس کی ماں بن کر آئی ہیں، ماں بن کر ہی رہیں بیوی بن کر میرے سر پر مسلط ہونے کی ضرورت نہیں۔" کلائی پر اُس کی گرفت بڑھ رہی تھی، نگین کو اس کی آنکھوں میں سخت نفرت نظر آئی۔

"آئندہ اپنے حد میں رہیے گا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا، ناؤ گیٹ لاسٹ۔" جھٹکے سے اس کی کلائی چھوڑ دی۔ درد کی شدت کو کم کرنے کے لیے اس نے اپنے دوسرے ہاتھ کو اس کلائی پر رکھ دیا۔ وہ حیرت اور صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔" وہ حلق کے بل چلایا اور اس کے جانے کا انتظار نہیں کیا، ہاتھ سے پکڑ کر روم سے باہر نکال دیا۔ صدمے سے ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ نگین نے مڑ کر اس کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔ سٹڈی روم میں زیان خود کو کمپوز کر رہا تھا۔ وہ دوبارہ آکر جائے نماز پر چپ چاپ بیٹھ گیا اس کی آنکھوں میں اب غصہ نہیں ویرانی تھی۔ اس کی

آنکھوں میں درد نظر آرہا تھا۔ بعض پریشانیاں انسان کو بہت سخت بنا دیتی ہیں۔ زیان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا، کرن کے ساتھ گزرا ہوا وقت اس کو یاد آرہا تھا۔ اس کی یادیں تپتی دھوپ میں ننگے پاؤں چلنے کے مانند تھی۔ زیان کی بے لوث محبت کا کرن نے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔ جس رشتے میں عزت اور اعتبار نہ ہو تو ایسے رشتے کا کیا فائدہ؟ اب وہ کسی دوسری عورت پر کبھی بھروسہ نہیں کر سکے گا۔ وہ یہی سوچتا تھا۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نگین واپس اپنے کمرے میں آگئی اور باہر ٹیرس میں جھولے پر بیٹھ گئی۔ اس گھر میں سب سے پر سکون جگہ وہی لگتی تھی۔ اُسے زیان کی باتیں یاد آنے لگی۔ اُس کا یہ رویہ بہت تکلیف دہ تھا۔ اپنے شوہر کی بے رخی عورت کو اندر سے مار دیتی ہے، محبت نہ سہی عزت تو ہو۔ 'محبت' اس لفظ نے اس کے زخم تازہ کر دیے، وہ اس منظر کو یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس نے سر جھٹکا جیسے ماضی کو رفع دفع کرنا چاہ رہی ہوں۔ وہ اپنے حالات کا جائزہ لینے لگی۔ وہ ایسا کیا کرے کہ

اس کو کوئی راستہ نظر آجائے۔ایسا راستہ جو اس کو اس کی منزل تک پہنچا دے کہ اچانک اس کے موبائل پر ایک نوٹیفکیشن آیا اس نے دیکھنے کے لیے موبائل کھولا تو وہ نوٹیفکیشن قیام کا تھا۔

'تہجد' وہ زیر لب مسکرائی۔اس نے تہجد پڑھنے کا ارادہ کیا جس طرح وہ چار سال پہلے پڑھا کرتی تھی چار سال سے ٹوٹا ہوا سلسلہ آج جا کر دوبارہ جڑنے والا تھا۔اس نے وضو بنایا اور نوافل ادا کیے۔تہجد سے فارغ ہو کر اُس نے دعا نہیں کی بلکہ اللہ کو اپنے دل کا حال بتایا چپکے چپکے۔اس کا ایمان تھا کہ اللہ اسے سن رہا ہے۔

"بے شک اللہ آپ سب جانتے ہیں میں ایک بار پھر اکیلی کھڑی ہو،میری مدد فرما،آپ سے کچھ پوشیدہ نہیں بس مجھے ہمت دے میری رہنمائی فرمائیں،اللہ آپ تو سب جانتے ہیں۔۔۔۔بس مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔" وہ اللہ سے باتیں کرتے ہوئے ویسے بھی رو پڑتی تھی، آج بھی وہ خود کو نہ روک سکی۔اس کے دل سے بوجھ اترنا شروع ہو گیا۔

"میں بے بس ہوں،اکیلی ہوں مجھے راستہ دکھائے،بے شک آپ اپنے بندوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتے۔"اس نے اپنی آنکھیں بند کر دیں تو زیان کے الفاظ یاد آئے۔

Accepts your destiny

جھٹکے سے آنکھیں کھولی سب کچھ واضح ہونے لگا،اس کو سب کچھ سمجھ آنے لگا۔

"امل ؟ کیا اللہ تعالی نے اس کو اس دنیا میں اس بچی کی پرورش کے لیے بھیجا ہے؟ وہ بن ماں کی ایک سالہ بچی جو ہر گناہ سے پاک ہے۔ وہ جس کو ایک ماں کی ضرورت ہے۔" اس نے سوچا۔

"اللہ میں جانتی ہوں کہ میں اس کی بائیولوجیکل ماں نہیں ہوں لیکن میں اس کو سگی ماں سے بھی زیادہ پیار کروں گی، بس آپ میری مدد کرنا۔"

اسی دوران اسے اقبال شاہ کی بات یاد آئی، وہ کہا کرتے تھے،

"بیٹے جب انسان اپنے اللہ سے تنہائی میں باتیں کرتا ہے تو اُس کے دل پہ جمع ہوا میل آہستہ آہستہ ہٹنے لگتا ہے تو پھر زندگی کا مقصد سمجھ آنے لگتا ہے۔ اس بات کو یاد رکھنا کہ اللہ ہمیں سن رہا ہے، اس لیے اپنی ساری مشکلیں ساری پریشانیاں اللہ کو ہی بتایا کرو۔ بے شک اللہ مشکل کے ساتھ آسانی بھی دیتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اللہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح لاڈ کرتا ہے۔ انہیں آزماتا ہے، انتظار کرواتا ہے، تکلیفوں سے گزارتا ہے۔ پھر اُن کے لیے سمندر سے راستہ نکالتا ہے اور انہیں فرعون جیسوں سے محفوظ کرتا ہے۔ ہم تو عام انسان ہیں بہت عام۔۔۔ لیکن ہمارا یہ یقین کامل ہونا چاہئے کہ وہ ہمیں سن رہا ہے وہ ہی دعائیں قبول کرے گا اور مشکل وقت میں اللہ کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ اگر وہ ہمیں یہاں تک لے کر آیا ہے تو

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آگے بھی رہنمائی کرے گا۔" اقبال شاہ نے اس کو یہ سبق بہت چھوٹی عمر میں دیا تھا۔اللہ کی محبت سے اس کا دل بھر گیا۔وہ سجدے میں گر گئی اور اس بار اس کے آنسو خوشی کے تھے۔ جب انسان اللہ سے محبت کرتا ہے تو اس کی آنکھیں بھر آتی ہیں۔ جائے نماز تہہ کرنے کے بعد اس نے کمرے کا رخ کیا۔امل آرام سے سو رہی تھی۔دن پہ دن اس بچی سے پیار بڑھ رہا تھا۔

☆☆☆

وہ رات زیان پر بھاری ہو گئی۔دماغ بار بار ماضی کی تلخ یادوں کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا رہا اور دل اس کو روکنے کی۔دل اور دماغ کی جنگ میں بالآخر دل نے ہار مان لی اور وہ خود کو اس اذیت سے نہ روک پایا۔

"تم ایک بدکردار مرد ہو۔"

"تم جیسے انسان کے ساتھ ایک سیکنڈ بھی میں اس گھر میں نہیں رہ سکتی۔" ماضی سے آنے والی آواز پر اس نے اپنے ہاتھ کانوں پر رکھ دیے۔کسی فلیش بیک کی طرح اس کو اپنی زندگی نظر آنے لگی۔اگر وہ اُس وقت باباجان کی بات اور تجربے کا احترام کرتا تو شاید آج وہ اس اذیت

سے نہ گزر رہا ہوتا۔کاش وہ سمجھ سکتا کہ جس راستے کا انتخاب وہ کر رہا ہے،اس راستے کے ہر قدم پر اس کو کانٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس تکلیف کو سہنے کے باوجود بھی آگے ڈیڈ اینڈ ہے،کوئی منزل نہیں لیکن اب اس کاش کا کوئی فائدہ نہیں۔اب وقت ریت کی مانند ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

☆☆☆

زیان سکندر امیر اور تعلیم یافتہ خاندان میں پیدا ہوا تھا۔کامران سکندر اس کے والد کا شمار پاکستان کے جانے مانے بہترین ہارٹ سرجن میں ہوتا تھا۔زیان سکندر کی والدہ فریحہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون تھیں لیکن گھر داری اور کیریئر میں انہوں نے گھر داری کو چنا۔وہ گھر میں رہ کر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر زیادہ توجہ دینا چاہتی تھی۔زیان سکندر کی ایک ہی بہن سارہ سکندر جو اس سے آٹھ سال چھوٹی تھی۔کامران سکندر اور فریحہ نے اپنے دونوں بچوں کی پرورش مل کر بہتر طریقے سے کی،دونوں بچوں کا بچپن بڑے اور خوبصورت گھر میں گزرا جہاں پر چیزوں کی فراہمی تھی،لیکن اِن سب کے باوجود کامران اور فریحہ نے اپنے بچوں کو

کچھ اصولوں پر زندگی گزارنے کا درس دیا تھا۔دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی خاص توجہ دی۔ بچپن سے ہی زیان سکندر معصوم، رحم دل اور خوش اخلاق تھا۔اس میں ہر وہ خوبی تھی جو کسی بہترین انسان میں ہو سکتی ہے۔وہ برائی میں بھی اچھائی کو ڈھونڈتا تھا۔ہر انسان پر اعتبار کرلیتا تھا۔زیان سکندر کو بچپن سے علم اور تحقیق کا شوق تھا۔وہ کامران سکندر کو اپنا مینٹور مانتا تھا۔وہ اس کے لیے انسپریشن تھے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کامران سکندر ایک سمجھدار، ذہین فہیم اور صاحب عقل انسان تھے۔زیان سکندر ان کے تجربے کی قدر کرتا تھا۔زندگی کا کوئی بھی فیصلہ وہ ان کی رائے کے بغیر نہیں کرتا تھا۔زیان سکندر نے اپنے والد کی رہنمائی میں اپنی تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔کامران سکندر ہمیشہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے تاکہ وہ اپنے خوابوں کو پورا کر سکے اور معاشرے میں ایک اہم کردار ادا کر سکے۔ کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ایک آئیڈیل خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔

"بابا جان میں آپ کی طرح سرجن بنوں گا۔" ایف ایس سی کے رزلٹ سے پہلے زیان نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

"انشاءاللہ بیٹے آپ ضرور بنو گے۔" بابا جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔سارہ اپنا چھٹیوں کا کام کر رہی تھی اور فریحہ شام کی چائے کا انتظام، زیان کی بات پر سارہ ایک دم بول پڑی۔

''بھائی آپ اور سرجن؟''آپ سرجن کیسے بن سکتے ہیں۔آپ تو قربانی تک نہیں دیکھ سکتے، لوگوں کے دل کیسے ٹھیک کریں گے۔ بابا جان یہ نہ ہو اپنی

پہلی سرجری میں ہی بھائی بے ہوش ہو جائیں ہاہاہا۔''دس سالہ سارہ نے اپنے بھائی سے مذاق کرنا چاہا اس کی بات پر بابا جان اپنی ہنسی چھپانے لگے۔سارہ کی بات صحیح تھی زیان قربانی کے وقت ہمیشہ غائب ہو جاتا تھا۔

''ہنسنا تھا؟''زیان نے سنجیدگی کے ساتھ سارہ سے پوچھا۔

''نہیں موسنا تھا۔''اور سارا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی۔

''سارہ بری بات بچے آپ کا بڑا بھائی ہے ایسے نہیں کہتے۔'' بابا جان نے سارہ کو ہنستے ہوئے دیکھا تو ٹوکا۔

''سوری بھائی۔''سارہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے بولی۔

''پتہ ہے سارہ میں قربانی کے وقت کیوں چلا جاتا ہوں کیونکہ میں جانور کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا،بے شک یہ میرے اللہ کا حکم ہے لیکن پھر بھی وہ منظر میں نہیں دیکھ سکتا۔''زیان نے اپنی چھوٹی بہن کو اس بات کی وضاحت دی، بابا جان اپنے بیٹے کی معصومیت پر مسکرا دیے۔

Clubb of Quality Content

"اور بائی داوے میں نیورو سرجری کی فیلڈ میں جاؤں گا اور سب سے پہلے تمہارے دماغ کا علاج کروں گا۔" اب کی بار ہنسنے کی باری اس کی تھی۔

"ماما بھائی کو دیکھیں تنگ کر رہے ہیں۔" سارہ نے فریحہ کو آواز لگائی۔

"بری بات زیان چھوٹی بہن کو تنگ نہیں کرتے۔" فریحہ چائے کے ٹرالی کھینچتے ہوئے لاؤنج میں آئی۔

"لیکن ماما سٹارٹ تو اس چوزی نے کیا تھا۔" زیان نے معصومیت سے کہا۔

"چوزی۔۔۔ کون چوزی؟" سارہ اپنے ہوم ورک چھوڑ کر زیان کی طرف بھاگی۔

"تم چوزی اور کون۔" سارہ کو اپنی طرف آتا دیکھ کر زیان نے دوڑ لگائی۔ وہ دونوں بھاگتے ہوئے لان میں چلے گئے۔ دراز کھڑکیوں سے کامران سکندر اپنے بچوں کی مستیاں دیکھ رہے تھے۔

"اللہ ہمارے گھر کی رونقوں کو سلامت رکھے۔" چائے پیالی میں ڈالتے ہوئے فریحہ بولی۔

"آمین!" وہ ابھی بھی باہر کا منظر دیکھ رہے تھے جہاں اب وہ دونوں جھگڑا بھول کر ساتھ کرکٹ کھیلنے میں مصروف تھے۔ ایک لمحے کے لیے کامران سکندر کو اپنی زندگی مکمل اور پرسکون لگی۔

☆☆☆

کچھ دن بعد رزلٹ آ گیا اور زیان بہت اچھے نمبروں سے کامیاب ہوا۔

"مبارک ہو بیٹا یہ بہت بڑی کامیابی ہے، اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟ کس میڈیکل کالج میں فارم سبمٹ کروانا ہے؟" انہوں نے پوچھا۔

"بابا جان تین چار میں سبمٹ کرواؤں گا لیٹ سی کہاں سے کال آ جائے آپ دعا کرنا۔" زیان نے کہا۔

"بیٹا میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گی اللہ آپ کو کامیاب کرے اور آپ وہ حاصل کر لیں جس کی خواہش آپ نے کی۔" اپنے بیٹے کو گلے سے لگاتے ہوئے انہوں نے دعا دی۔

زیان سکندر کا ایڈمیشن پاکستان کی بہترین میڈیکل کالج میں ہو گیا یہاں سے اس کی زندگی کا نیا باب شروع ہوا تھا۔ یہ زندگی کا ایک اہم دور ہوتا ہے جہاں انسان مختلف پہلوں کو دریافت کرتا ہے اور اپنی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔ زیان سکندر کا میڈیکل کالج کا سفر محنت، چیلنجز اور سیکھنے کے مواقع سے بھرپور تھا۔ میڈیکل کی پڑھائی کوئی آسان نہیں تھی۔ اس کو بھی

مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن بابا جان کی گائیڈنس اور اپنی محنت اور لگن سے اُس نے اِن مشکلات پر قابو پانا سیکھ لیا۔

سال کے شروع میں ہی اپنی خوش اخلاقی اور نیک دلی کی وجہ سے وہ مشہور ہو گیا۔ زیان سکندر نے اپنی زندگی میں کچھ اصول بنائے ہوئے تھے۔ جس میں دیانت داری، مخلص تعلق اور مثبت سوچ تھی۔ یعنی اپنی سوچ کو ہمیشہ پازیٹو رکھنا اور ہر مشکل کو ایک چیلنج کی طور پر دیکھنا۔ زیان سکندر کا میڈیکل کالج کا سفر نہ صرف تعلیمی اور پیشہ ورانہ ترقی سے بھرپور تھا بلکہ اس نے دوستوں کے ساتھ بھی کافی یادگار لمحات گزارے۔

کالج کے پہلے سال ہی زیان سکندر کی خوش اخلاقی کی وجہ سے بہت سے دوست بن گئے۔ کلاسز، لیبارٹری اور اسٹوڈنٹس کلب میں شرکت کے ذریعے اس نے مختلف پس منظر سے آئے ہوئے لوگوں سے دوستی کی۔ لڑکیوں سے بس فارمل ہیلو ہائے ہی تھی۔ اگر بات کرنی بھی پڑتی تو وہ صرف اور صرف پڑھائی کے متعلق ہوتی۔ زیان سکندر ہمیشہ لڑکیوں کی عزت اور احترام کو مد نظر رکھتا، بات چیت کے لیے وہ ہمیشہ مناسب موقع اور حالات کا انتخاب کرتا تھا۔ یہ اُس کے اصولوں میں سے ایک تھا۔ زیان سکندر کام اور پڑھائی پر فوکسڈ رہتا اور کسی

Clubb of Quality Content

قسم کی غیر ضروری بات چیت سے بچنے کی کوشش کرتا تھا۔ باباجان نے چھوٹی عمر میں ہی اس کو یہ سکھایا کہ ایسا رویہ اس

کی شخصیت اور اصولوں کا حصہ ہونا چاہیے، جو مذہب اور احترام پر مبنی رویے کی عکاسی کرتا ہو۔

☆☆☆

پلک جھپکتے پانچ سال گزر گئے اور زیان نے نہ صرف میڈیکل کی تعلیم پوری کر لی بلکہ اپنے بیچ کا واحد سٹوڈنٹ بھی تھا جس نے دو گولڈ میڈل بھی حاصل کیے تھے۔ اپنے بیٹے کی کامیابی کی خوشی میں باباجان اپنے گھر میں ڈنر رکھا، جس میں خاندان سمیت دوستوں اور جاننے والوں نے شرکت کی۔ اپنی میڈیکل کی پڑھائی کی وجہ سے زیان سکندر خاندان میں کم ہی نظر آتا تھا۔ لوگوں نے اس کو کافی عرصے بعد دیکھا تھا اور جو اس کو ایک دفعہ دیکھتا، دیکھتا ہی رہ جاتا۔ چھبیس سالہ زیان سکندر ایک خوبصورت نوجوان تھا۔ اس کی ظاہری شکل اور شخصیت میں دلکشی اور پرکشش تھی۔ اس کی خوبصورتی اس کے چہرے کی بناوٹ جسمانی حالت اور خود

Clubb of Quality Content

اعتمادی سے ظاہر ہو رہی تھی۔ماتھے پر بکھرے بال، پر کشش نقوش، دراز قد، چوڑے شانے اور پر کشش بولتی سرمئی آنکھیں۔اس کی آنکھوں میں کوئی خاص چمک اور سحر تھا جو ہر ایک کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا۔سفید شلوار قمیض میں وہ واقعی بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"السلام علیکم! زیان کیسے ہیں آپ؟" زیان انجان آواز پر مڑا، وہ زارا تھی بابا جان کی کزن کی بیٹی تھی۔وہ لوگ ملتان میں رہتے تھے اور کبھی کبھی ہی اسلام آباد آنا ہوتا تھا۔

"وعلیکم السلام! کیسی ہو زارا؟" وہ سارہ کی ہم عمر تھی۔

"کیا کر رہی ہو آج کل؟"

"ایف اے کے پیپر دیے ہیں رزلٹ کا ویٹ کر رہی ہوں۔بائی داوے کانگریچولیشنز۔" اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا لیکن زیان نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا۔زارا کو ایمبریسمنٹ سے بچانے کے لیے اس نے بڑھے ہوئے ہاتھ میں کولڈ ڈرنک کا گلاس پکڑا دیا۔

"تھینک یو زارا اینڈ سوری میں لڑکیوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس زمانے میں رہتے ہیں آپ زیان یہ اکیسویں صدی ہے اور آپ ابھی تک پرانے وقت میں ہی پھنسے ہوئے ہیں۔" اپنی انسلٹ پہ وہ تھوڑا بھڑک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زارا کافی آزاد خیال لڑکی تھی وہ جانتا تھا۔

"دین کی تعلیمات کسی صدی کی محتاج نہیں، چاہے لوگ مجھے دقیانوس سمجھیں یا پرانی سوچ کا، یہی میرا اصول ہے۔" اپنی بات ختم کر کے اس نے کولڈ ڈرنک کا ایک گھونٹ بھرا۔

"بھائی۔۔۔" سارہ نے آواز لگائی وہ اُس کی طرف چلا گیا اور زارا اکیلی کھڑے رہ گئی اس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔

"کوئی کام ہے سارہ؟" زیان نے پوچھا۔

"یہ بلا آج آپ کو چمٹ گئی ہے؟" سارہ نے سرگوشی کی۔

"کون؟" زیان نے حیرت سے اپنے اردگرد دیکھا۔

"زارا اور کون۔" سارہ نے آنکھوں سے اشارہ کیا جہاں وہ بیٹھی تھی۔

"بری بات سارہ ایسے نہیں کہتے۔" زیان نے اس کو ٹوکا۔

"رہنے دیں بھائی آپ بھی جانتے ہیں اس کو اور اس کی حرکتوں کو بس اس سے بچ کر رہیے گا پوری بلا ہے بلا۔۔۔ شرم نام کی کوئی چیز نہیں اس لڑکی میں۔ سب پتہ ہے مجھے۔" سارہ اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ زیان نے زارا کی طرف دیکھا۔ کالے لمبے کھلے بال، آنکھوں میں نیلے لینزز، چہرے پر بے تحاشا میک اپ ریڈ لپسٹک اور ہائی ہیلز۔ وہ بالکل بھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سترہ سال کی لڑکی نہیں لگ رہی تھی، بلکہ اپنی عمر سے کافی بڑی لگ رہی تھی۔اس لمحے زیان کو بھی وہ بلا ہی لگی۔

ڈنر سٹارٹ ہوا تو سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ڈنر کے پورا ٹائم زارا کی نظریں زیان پر تھی۔یہ چیز سارہ کے ساتھ ساتھ زیان بھی نوٹ کر رہا تھا،اس کی نگاہیں زیان کو اچھی نہیں لگیں۔کچھ لمحوں بعد زارا ہاتھ میں پلیٹ پکڑے اپنی انا کو مارتے ہوئے ایک بار پھر زیان کے پاس آئی۔

”تو پھر آگے کا کیا پلان ہے آپ کا؟“

”سپیشلائزیشن کروں گا انشاءاللہ۔“وہ چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

”میں تو شادی کی بات کر رہی ہوں۔“وہ عجیب سا مسکرائی۔

”شادی؟“وہ اس قسم کے سوال کی اُمید نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ اس سے بالکل بھی فرینک نہیں تھا۔

”ہاں۔۔۔کوئی پسند ہے آپ کو، میرا مطلب کسی سے پیار تو نہیں کرتے۔“اس کی بات زیان کو ناگوار گزری۔

"ایسا کچھ نہیں ہے زارا۔۔میں ابھی اپنی ڈگری پر فوکسڈ ہوں۔"اس کی بات پر زارا مسکرائی۔

"کس میں اسپیشلائزیشن کریں گے؟"وہ اپنے بالوں کو انگلیوں سے پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

"نیورولوجی میں۔"وہ مختصر جواب دے رہا تھا۔

"او آئی سی، بیسٹ آف لک پھر تو اچھا ہے۔وہ۔۔۔وہ میں کہہ رہی تھی کیا آپ کا نمبر مل سکتا ہے۔۔۔دراصل۔۔۔؟"زیان نے اس کی بات کاٹ دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ایکسیوزمی! بعد میں بات ہوتی ہے وہ ایکچولی باباجان بلا رہے ہیں۔"زیان نے بہانہ بنایا اور وہاں سے چلا گیا۔وہ دانت پیستی رہ گئی۔اپنی پلیٹ کو میز پر لگ بھگ بٹھکتے ہوئے وہ منہ میں بولی۔

"ہاؤڈیر ہی؟آج تک کسی نے مجھے یوں اِگنور نہیں کیا بلکہ لڑکے تو مجھ سے بات کرنے کے لیے مرتے ہیں اور ایک یہ ہے اس کے نخرے اور انا ہی ختم نہیں ہوتی۔"اس نے سوچا اور زیان کو غصے بھری نگاہوں سے دیکھا۔گھر جاتے ہوئے اس نے زیان کو بائے کہا اور جب وہ سارہ سے ملی تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا پکڑا دیا اور اس کے کان میں کہا۔

”یہ اپنے بھائی کو دے دینا، ضرور یاد سے۔۔۔“ یہ کہہ کر وہ اپنے والدین کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔ سارہ نے کاغذ کو اپنی مٹھی میں دبا لیا۔ وہ کچھ الجھ گئی۔ رات کو جب وہ اپنے کمرے میں واپس آئی تو اس نے کاغذ کھولا جس پر کچھ یوں لکھا ہوا تھا۔

’زیان مجھے آپ سے پیار ہو گیا ہے بس پہلے ہی نظر میں آپ کی دیوانی ہو گئی ہوں۔ آپ کو حاصل کرنا ہی اب میری زندگی کا مقصد بن گیا ہے میں اپنا فون نمبر دے رہی ہوں اس امید کے ساتھ کہ آپ مجھے کال کریں گے۔‘

فقط زارا

یہ تحریر پڑھنے کے بعد سارہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور اس کے منہ سے صرف ایک ہی لفظ نکلا۔ ’پاگل‘ اور پھر اس کے ذہن میں ایک شرارت سوجھی، وہ بھاگتی ہوئی زیان کے کمرے تک آئی۔

”بھائی سو تو نہیں رہے؟“ سارہ نے دستک دے کر پوچھا۔

”نہیں آجاؤ۔“ زیان اس ٹائم موبائل پر ای میلز دیکھ رہا ہے۔

”وہ بھائی آپ کو کچھ دینا ہے بہت قیمتی تحفہ ہے۔ آج کا سب سے بہترین

تحفہ۔''اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے بولی۔

''کیا دینا ہے؟''وہ ذرا مصروف لگ رہا تھا اس لیے بنا دیکھیں بولا۔سارہ نے ہاتھ میں پکڑا کاغذ آگے کیا اور زیان نے اس کے ہاتھ سے لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

''کیا بھائی! دیکھیں تو صحیح کہ اس میں کیا لکھا ہے؟''سارہ نے کاغذ سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا اور زیان کے سامنے لہرایا۔

''اچھا دکھاؤ۔''موبائل سائیڈ پہ رکھا، کاغذ اس کے ہاتھ سے لیا اور کھول کر پڑھا۔جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس کی آنکھوں میں حیرت ابھر رہی تھی پہلے تو معاملہ سیریس لگا لیکن جیسے ہی زیان نے سارہ کو دیکھا دونوں بہن بھائی کی ہنسی چھوٹ گئی وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی۔

''صحیح پاگل لڑکی ہے۔''سارہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ایگری چوزی۔''زیان نے اس کی بات کی تائید کی۔اس بات کو دونوں بہن بھائی نے مذاق میں اڑا دیا لیکن شاید وہ اس بات سے انجان تھے کہ زارا ہر لحاظ سے ان کی زندگی کا ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہو گی۔کچھ دنوں بعد وہ دونوں اس بات کو بھول گئے اور اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے۔

نالوز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆

"پھر بیٹا لندن جانے کی تیاری ہو گئی آپ کی؟" بابا جان نے شام کی چائے پیتے ہوئے زیان سے پوچھا۔

"جی بابا جان تیاری پوری ہے انشاءاللہ جمعہ کی فلائٹ ہے۔"

"ٹھیک ہے اللہ کامیاب کرے گا آپ کو۔۔۔" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بابا جان بولے۔

"سارہ بیٹا ایف ایس سی کا رزلٹ آگیا ہے تو آگے کیا ارادہ ہے؟"

"بابا جان میں تو بالکل بھی میڈیکل کے لیے نہیں بنی میں تو بی ایس انگلش کروں گی پھر آگے کا ابھی نہیں سوچا شاید رائٹر۔۔۔": سارہ نے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔

"صحیح کہا ویسے بھی میڈیکل کوئی بچوں کا کھیل نہیں یہ تو میرا زیان ہے جو ڈاکٹر بن گیا، اب خیر سے چار پانچ سالوں میں سرجن بھی بن جائے گا۔" فریحہ نے اپنے بیٹے کی تعریف کی۔

"صحیح کہا ماما میں بھائی کی طرح ایکسٹرا آڈنری اسٹوڈنٹ نہیں ہوں ناں۔" سارہ کا چہرہ اداس ہو گیا۔ زیان سے اپنی بہن کی اداسی دیکھی نہیں گئی اور بولا۔

"کس نے کہا کہ تم ایکسٹرا آڈنری نہیں ہو بھئی ماما آپ نے کبھی اس کی پوئٹری چیک کی ہے؟ میں تو کبھی بھی نہ لکھ سکوں انشاءاللہ تم بہت بڑی رائٹر اور پوئٹ بنو گی۔"

"انشاءاللہ بہت جلد۔" بابا جان نے زیان کی بات کی تائید کی تو سارہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

☆☆☆

وہ دن بھی آگیا جب زیان سکندر پانچ سالوں کے لیے لندن جا رہا تھا۔ بابا جان اس کو ایئرپورٹ تک چھوڑنے گئے جبکہ فریحہ اور سارہ نے گھر سے ہی سی آف کر دیا۔ فریحہ کی آنکھوں میں اپنے بیٹے کے لیے فکر مندی تھی جبکہ سارہ اُداس تھی وہ صرف اس کا بھائی ہی نہیں بلکہ بیسٹ فرینڈ بھی تھا۔

"بابا جان اور مما کا خیال رکھنا چوزی۔۔۔" سارہ سے ملتے ہوئے زیان نے کہا۔

"اور میرا خیال کون رکھے گا بھائی؟" سارہ نے آنسو صاف کرتے پوچھا۔

"تم میری بہادر چوزی ہو اور تم اپنا خیال خود رکھ سکتی ہو، بس اپنی پڑھائی میں سیریس ہو اور ناول کو چھپا کر رکھنا۔۔۔ ٹھیک ہے؟"

"آپ کو ناول کے بارے میں کیسے پتہ؟" وہ حیران ہوئی۔

"بڑے بھائی ہو تم سب جانتا ہو اور میں نے کسی کو نہیں بتایا تو ریلیکس رہو۔۔" اس نے سرگوشی کی تو وہ روتی آنکھوں سے مسکرائی۔

زیان سکندر پہلے بھی اپنی فیملی کے ساتھ کئی بار لندن جا چکا تھا لیکن اَب کی بار وہ کوئی چار پانچ سالوں کے لیے پاکستان سے جا رہا تھا۔ اس کا دل اداس بھی تھا اور اپنی فیملی کا نام روشن کرنے کے جذبے سے بھرپور بھی۔ اس کا ایڈمیشن یونیورسٹی کالج آف لندن کے کوائن سکالر انسٹیٹیوٹ آف نیورولوجی اور نیوروسرجری میں ہوا، جو اپنی تحقیق اور ترتیب میں مشہور ہے۔ یہ ادارہ نیشنل ہاسپٹل فار نیورولوجی اینڈ نیوروسرجری سے منسلک ہے۔ جو عمدہ کلینیکل تربیت اور جدید تحقیق کے موقع فراہم کرتا ہے۔ زیان سکندر کے لیے نئی جگہ میں اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنا مشکل نہیں تھا وہ تو ہر پانی کی مچھلی تھا۔ اپنی شاندار پرسنلٹی، اخلاق اور تعلیمی معیار

کی وجہ سے وہ بہت جلد اپنے ڈیپارٹمنٹ میں مشہور ہو گیا۔وہاں ہر مذہب اور ہر رنگ کے لوگ تھے، جن میں زیادہ تر کا تعلق عیسائی خاندان سے تھا۔اس کے ڈیپارٹمنٹ میں صرف تین لوگ ہی مسلم فیملی کے تھے۔ایک وہ اور دوسرا ازلان خان، جس کا تعلق کراچی سے تھا۔زیان سکندر کی ازلان سے جلد دوستی ہو گئی کیونکہ دونوں ہی ہم وطن تھے۔ان کی پہلی ملاقات کیمپس میں پہلے دن ہوئی۔

"شکر ہے کوئی تو پاکستانی ملا یار! انگلش بول بول کر منہ ٹیڑھا ہو گیا۔اردو کی بڑی یاد آرہی تھی۔میں ازلان اور آپ؟" ازلان نے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"زیان سکندر آپ سے مل کر خوشی ہوئی ازلان۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"امید کرتا ہوں یہ سفر ہم دونوں کے لیے خوشگوار ثابت ہو گا۔" زیان نے کہا۔

"انشاءاللہ۔۔۔" ازلان نے مسکرا کر کہا۔دونوں نے ایک ہی اپارٹمنٹ شیئر کیا۔زیان کو فائنشلی کوئی ایشو نہیں تھا البتہ ازلان ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتا تھا۔وہ سکالرشپ پر وہاں آیا تھا اور اپنے اپارٹمنٹ کے رینٹ کے لیے پارٹ ٹائم کیفے میں جاب کرنی پڑتی تھی۔

زیان سکندر اور ازلان خان کی پرسنیلٹی میں کچھ خاص فرق نہیں تھا۔دونوں ہم خیال اور ہم مزاج تھے۔زیان سکندر کا یہ ماننا تھا کہ اگر ہم خیال دوست مل جائے تو سفر آسانی سے گزر

جاتا ہے۔ وہ ہر ویک اینڈ پاکستان کال کرتا اور سب سے بات کرتا۔ اپنی فیملی کو ویڈیو کال پر دیکھ کر، ان سے بات کر کے وہ ہمیشہ مطمئن ہو جاتا۔

"ہاں تو چوزی یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے؟" زیان نے ویڈیو کال پہ سارہ سے بات کی۔

"بھائی اب تو مجھے چوزی نہ کہیے یونیورسٹی جاتی ہوں۔" وہ سنجیدگی سے مسکرائی۔

"تم چاند پر بھی چلی جاؤ رہو گی میری چھوٹی پیاری چوزی ہی۔" زیان ہنس پڑا۔

"سو مس یو بھائی۔" سارہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"اینڈ آئی مس یو آل! بس کچھ ٹائم کی بات ہے پھر میں واپس آ جاؤں گا اپنے بھائی کی کامیابی کے لیے دعا کیا کرو۔" وہ اُداسی سے مسکرایا۔

"بھائی آپ میری دعاؤں کا اہم حصہ ہیں۔"

"چلو بہت سینٹی ہو گئی اب سو جاؤ صبح یونیورسٹی بھی جانا ہے اللہ

حافظ۔" بات ختم کر کے فون بند کر دیا۔

☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یونیورسٹی جاتے ہوئے لگ بھگ مہینہ ہو گیا تھا۔ زیان سکندر اپنی پڑھائی میں بزی رہتا کیونکہ نیورولوجی کوئی آسان فیلڈ نہیں تھی، ایک دن زیان سکندر کلاس میں بیٹھا اپنے نوٹس بنا رہا تھا، کلاس مکمل اسٹوڈنٹس سے بھری ہوئی تھی ہر کوئی اپنے باتوں میں مگن تھا کہ اچانک کلاس روم کا دروازہ کھلا اور ایک لڑکی اندر آتی دکھائی دی۔ وہ کرن تھی، وہی تیسری مسلم اسٹوڈنٹ، وہ نہایت خوش اخلاق اور خود اعتماد نظر آ رہی تھی۔ چہرے پر دلکش مسکراہٹ، لمبے سنہری بال وہ بہت خوبصورت تو نہیں تھی لیکن بہت عام بھی نہیں تھی۔ کرن کلاس میں اپنی جگہ تلاش کرنے لگی تو اس کی نظر زیان کے ساتھ والی خالی کرسی پر پڑی، جہاں عموما ازلان بیٹھتا تھا لیکن آج وہ شاید لیٹ ہو گیا تو کرن وہاں جا کر بیٹھ گئی۔ کرن مسلسل گم چپ رہی تھی۔ زیان کے ساتھ بیٹھنا اتفاق نہیں تھا پچھلے ایک مہینے سے وہ اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ اس کی نیچر کو سمجھ رہی تھی۔ اپنے تعاقب سے اس نے جانا کہ زیان کو لڑکیوں سے دوستی کرنے میں کچھ خاص دلچسپی نہیں اور اگر بات بھی کرتا تو وہ زیادہ تر پڑھائی کے متعلق ہی ہوتی تھی۔ کبھی پارٹیز میں بھی وہ نظر نہیں آتا تھا۔ وہ انسان اس کو بہت مختلف اور دلچسپ لگا۔ وہ اسے باقی لڑکوں سے منفرد لگا۔

"السلام علیکم! زیان۔۔۔" زیان نے انجان آواز پر اپنا سر اُٹھا کر دائیں طرف دیکھا۔

"وعلیکم السلام میں آئے نو یو؟" اس نے پوچھا۔

"میں کرن منیر آپ کی کلاس فیلو۔"

"اچھا اچھا نائس ٹو میٹ یو کرن! نیو کمر؟" زیان نے ٹائم دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"رئیلی زیان نیو کمر۔۔۔؟" وہ حیران ہوئی۔

"آپ مجھے پہلی بار دیکھ رہے ہیں؟" وہ ہنس پڑی۔

"میں سمجھا نہیں۔" زیان کنفیوز ہو گیا۔

"پچھلے ایک مہینے سے میں اسی روم میں کلاسز اٹینڈ کر رہی ہوں اور آپ نے مجھے دیکھا تک نہیں۔" زیان کو شرمندگی ہوئی کہ وہ اس کو کتنا ڈم

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

سمجھے گی۔ اب وہ کرن کو کیا بتاتا کہ سٹڈیز میں اتنا مصروف رہتا کہ باقی کچھ ہوش نہیں رہتا تھا۔

"سوری دراصل یہاں میری کافی ٹف روٹین ہے شاید اس لیے۔" اس نے وضاحت دی۔

"اوکے کوئی بات نہیں اب تو دیکھ لیا ناں؟" اُس کی آواز میں عجیب سی خوشی تھی۔

کلاس شروع ہوئی تو زیان نے نوٹس کیا کہ وہ پوری طرح کلاس میں پارٹیسپیٹ کر رہی تھی۔

پروفیسر سے بار بار سوال پوچھ رہی ہے۔ اس سے زیان کو اندازہ ہوا کہ وہ نہ صرف ذہین بلکہ

علم کی جستجو رکھنے والوں میں سے ایک ہے۔ بس وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اگر یہ اتنی ایکٹیو اسٹوڈنٹ ہے تو پھر اس نے اس سے پہلے نوٹس کیوں نہیں کیا۔ خیر اپنے خیالات سے جب وہ باہر نکلا تو پتہ چلا کلاس کب کی ختم ہو چکی ہے۔ آج پہلی بار اتنا غیر حاضر دماغی سے کلاس میں بیٹھا تھا۔ وہ بھی ایک لڑکی کی وجہ، اسے اپنے آپ پر حیرت ہوئی۔

"مس کرن؟" کرن اٹھنے لگی تو زیان کی آواز پر رک گئی۔

"آج کے نوٹس مل سکتے ہیں؟ میں آف ٹائم تک واپس کر دوں گا۔" زیان نے اس کی رجسٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھو۔

"وائی ناٹ!"۔ اور اپنا رجسٹر اس کو دے دیا۔

"شکریہ مس کرن۔" زیان رجسٹر لیتے ہوئے بولا۔

"اس فیور کی بعد آپ کو بھی مجھے ایک فیور دینی ہو گی۔" کرن نے اپنے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"کیسی فیور؟" زیان نے پوچھا۔

"وہ تو وقت آنے پر بتاؤں گی" کرن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کلاس روم سے نکل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆

آف ٹائم پر زیان نے شکریہ کے ساتھ کرن کو اس کا رجسٹر واپس کیا۔

"اور آپ کی فیور؟" زیان جیسے مڑا تو کرن نے پیچھے سے آواز لگائی۔

"آپ کو کس ٹاپک کے نوٹس چاہیے؟" زیان نے اپنے بیگ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

کرن کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"آپ کی ڈکشنری میں فیور صرف نوٹس کے ایکسچینج کو کہتے ہیں۔" زیان کے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چلتے ہاتھ تھمے اور اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"مطلب؟" ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"ارے آپ تو سنجیدہ ہو گئے۔ وہ ایکچولی پروجیکٹ کے لیے ہمیں دو لوگوں کی جوڑی میں مل کر کام کرنا ہے تو کیا آپ میرے ساتھ پروجیکٹ میں ہیلپ کریں گے؟" کرن نے پوچھا۔

"سوری مس کرن میں آل ریڈی ازلان کے ساتھ پیئر اپ کر چکا ہوں تو نیکسٹ ٹائم می بی۔" اب سنجیدہ ہونے کی باری کرن کی تھی۔

"اوکے نو پرابلم۔۔۔" کرن کی آواز گلے میں ہی پھنس گئی۔

یہ کہہ کر وہ مڑ گیا اور ایک پل کے لیے کرن کی آنکھوں میں طیش آ گیا لیکن اگلے ہی پل اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا وہ جانتی تھی کہ زیان کو مینوپلیٹ کرنا آسان نہیں اس لیے اس نے پلان بی شروع کیا۔

پورا سال کرن نے زیان سے کوئی فالتو بات نہیں کی بس جب بھی بات ہوتی سٹڈیز کے متعلق ہی ہوتی۔ کرن کے لیے یہ مشکل تھا کہ جس انسان سے وہ محبت کر بیٹھی ہے اس سے بات کرنے کے لیے بھی موقعے ڈھونڈنے پڑ رہے ہیں۔ یو سی ایل میں ایک سال گزر گیا۔ سال کے اینڈ میں سب امتحان کی تیاری میں مصروف تھے۔ امتحان ختم ہونے کے بعد بریک مل گئی۔ بہت سے اسٹوڈنٹس واپس اپنے شہروں میں چھٹیاں گزارنے چلے گئے۔

"تم پاکستان نہیں جا رہے؟" چھٹیوں سے ایک دن پہلے کرن نے اس سے پوچھا۔

"نہیں مس کرن میں نہیں جا سکتا۔" زیان اپنے لاکر کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں جا سکتے؟" کرن نے پھر سوال کیا۔

"وہ دراصل میرا تین سال کا سٹڈی ویزہ ہے تو اس لیے واپس نہیں جا سکتا۔ یہ ملک اور اس کے قانون۔۔۔" اب وہ کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ خاموش ہو گئی۔

"اور آپ کب جا رہی ہیں؟ آپ مانچسٹر میں رہتی ہیں تو اس لیے پوچھا۔"

"نہیں میں نہیں جا رہی ایکچولی مجھے خود ہی نہیں جانا گھر، جانتی ہوں کسی کو میرا انتظار نہیں ہے وہاں۔" کرن نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے آنسو صاف کیے۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

"ہاں میں ٹھیک ہوں، بس دل بھر آیا۔ سوری اینڈ تھینکس پوچھنے کے لیے۔" وہ اپنا بیگ اُٹھا کر مڑی تو زیان نے آواز دی۔

"لنچ کیا آپ نے؟" اس سوال پر وہ متعجب ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں۔۔۔"

"چلیں ساتھ لنچ کرتے ہیں۔" اپنا لاکر لاک کر کے وہ اس کے ساتھ لنچ کرنے چلا گیا اور کرن کی آنکھوں میں عجیب چمک ابھری۔ یہ پہلی بار تھا جب زیان کسی لڑکی کے ساتھ لنچ پر گیا تھا۔ شاید اس نے کرن کی آنکھوں میں دُکھ دیکھا تھا۔ آرڈر کے بعد زیان کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ بات کہاں سے شروع کرے۔

"اور کرن آپ کی فیملی میں کون کون ہے؟" زیان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"فیملی؟" وہ طنزیہ ہنسی۔

"فیملی کسے کہتے ہیں زیان۔" وہ اس کے ہنسنے پر اتنا حیران ہوا کہ کچھ بول ہی نہ سکا۔

"بتاؤ ناں؟ ایک اچھی فیملی کیسی ہوتی ہے۔" وہ عجیب نظروں سے زیان کو دیکھ رہی تھی۔

"میرے مطابق فیملی وہ ہوتی ہے جو ہر خوشی یا غم میں آپ کا ساتھ دے۔ جن میں پیار محبت اور ہمدردی جیسے جذبات ہوں اور وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے رہیں۔" کرن کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے آنسو آ گئے۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" ٹشو باکس اس کے آگے کرتے ہوئے وہ بولا۔

"تھینکس۔۔۔" بولتے ہوئے کرن نے ٹشو نکال لیا۔ میز پر ایک بار پھر سے خاموشی چھا گئی۔ کافی دیر بعد بولی۔

"زیان کیا ہم دوست ہیں؟ کیا میں تم پر بھروسہ کر سکتی ہوں۔"

"اگر آپ خود مجھے بھروسے کے قابل سمجھتی ہیں تو۔۔۔" زیان نے صاف بات کی۔ کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے بولنا شروع کیا۔

"زیان میرا بچپن ایک مشکل اور پیچیدہ ماحول میں گزرا ہے۔ میرے گھر کا ماحول اکثر تناؤ کا شکار رہتا تھا۔ ممی ہر وقت ڈیڈ پر شک کرتی تھی۔ اس لیے ان دونوں کے درمیان ہر وقت

جھگڑا لگا رہتا تھا۔ میرے گھر میں سکون کبھی نہیں تھا ہم بالکل بھی نارمل فیملی نہیں تھے۔

میرا دل کرتا تھا کاش ہم بھی مل کر ڈنر کریں ایک ساتھ گھومنے پھرنے جائے لیکن ڈیڈ کو اپنے بزنس سے پیار تھا اور ممی کو اُن کی جاسوسی سے، حالانکہ ان دونوں کی لو میرج ہوئی تھی لیکن پھر بھی ممی ڈیڈ پر ہمیشہ شک کرتی رہتی تھی۔ انہوں نے کبھی اُن پر بھروسہ نہیں کیا۔ پتہ ہے زیان جب کوئی مجھے گھر جانے کا کہتا

ہے تو میں ڈر جاتی ہوں۔ آج بھی کچھ نہیں بدلا سب ویسے ہی چل رہا ہے۔" کرن نے اپنے دونوں ہاتھوں پر سر رکھ دیا۔ زیان نے پانی کا گلاس اس کے آگے رکھا۔

"سوری میں نے تمہیں بور کر دیا۔" اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ بولی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں بعض دفعہ دل کی باتیں کہہ دینے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے، انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بابا جان کہتے ہیں کہ جب مشکلوں کا سفر لمبا ہو جائے تو کچھ آرام کر لینا چاہیے وہ کچھ پل کا سکون اور آرام آپ کو ہمت دیتا ہے منزل تک پہنچنے کے لیے۔" اس نے سادگی سے کہا۔

"تم کتنی مشکل باتیں کرتے ہو زیان۔" کرن ہنس پڑی تو زیان بھی مسکرا دیا۔

"تھینکس فار لسننگ۔۔۔" کرن نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔اتنی دیر میں لنچ آگیا اور دونوں نے لنچ کو خوب انجوائے کیا اس دن کے بعد دونوں میں اچھی دوستی ہو گئی۔وہ زیادہ تر وقت ایک ساتھ گزارتے۔ایک دوسرے کی مدد کرتے۔پڑھائی میں تعاون کرتے اور ساتھ ساتھ دوسری سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے اس پہلی تفصیلی ملاقات نے دونوں کے درمیان ایک خوبصورت دوستی کی بنیاد رکھی تھی۔جوزیان کے لیے فرینڈزون لیکن کرن کے لیے کچھ اور ہی تھا۔

☆☆☆

پانچ سال بعد:

بہت محنت اور مشقتوں کے بعد بالآخر زیان سکندر کی زندگی کا اہم دن آگیا۔گریجویشن ڈے کے دن باباجان فریحہ اور سارہ ہال کی دوسری نشست میں بیٹھے تھے۔ان سب کے چہروں پر خوشی واضح تھی۔زیان ہال کے اینڈ میں اپنے باقی کلاس فیلو کے ساتھ بیٹھا تھا۔کرن کے چہرے پر ایک عجیب خوشی تھی،جو وہ محسوس کر سکتا تھا۔جب اس کا نام گولڈ میڈل کے لیے پکارا گیا تو پورے ہال میں جذباتی خاموشی چھا گئی۔زیان نے اِس لمحے کو دل کی گہرائیوں سے

محسوس کیا اور جب وہ سٹیج پر چڑھ کر گولڈ میڈل وصول کر رہا تھا تو اس کی آنکھوں میں فخر اور خوشی جھلک رہی تھی۔ یہ لمحہ اس کی محنت اور عزم کا مظہر تھا۔ ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ بابا جان پر نظر پڑتے ہی اس نے عزت سے سر جھکایا، وہ تینوں زیان کے لیے کھڑے ہو

گئے۔ اناؤنسر نے زیان کو اس کی کامیابی پر دو لفظ کہنے کو کہا۔

First of all thanks Allah Almighty I am truly " humbled and greatful to stand before you today.This moment means alot to me.First and foremost , I want to thank my baba jan, mama and my little sister sarah for their unwavering support and guidance .Thier belief in me has been a constant sourse of inspiration .I also want to express my gratitude to UCL for providing me

with opportunities to learn and grow. Thank you once again for this honor. Lets continue to inspire ".and uplift each other as we move forward

یہ کہہ کر وہ سٹیج سے اُتر گیا اور ہال تالیوں سے گونجنے لگا، اپنے بیٹے کی کامیابی پر بابا جان کا سینہ چوڑا ہو گیا۔ جب وہ میڈل لے کر واپس آیا تو اس نے نوٹ کیا کہ کرن کی آنکھوں میں غصہ تھا لیکن اگلے ہی پل اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا۔ فوٹو سیشن کے بعد سب اپنے گھر والوں سے ملنے لگے۔

"مجھے آپ پر بہت فخر ہے زیان۔" بابا جان نے اس کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"میں بہت خوش ہوں بیٹا آخر کار تم اب گھر واپس آ رہے ہو تمہارے بغیر گھر بہت سونا تھا۔" فریحہ بیگم نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی ماں کو گلے سے لگا لیا۔

"سچ میں بھائی بہت مس کیا آپ کو، آپ ہمارے ساتھ واپس۔۔۔" سارہ کی بات منہ میں رہ گئی۔

"زیان تم یہاں ہو؟ چلو میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے" کرن نے سارہ کی بات کاٹ دی اور اِن سب کو پوری طرح اِگنور کر دیا۔

"کرن ان سے ملو یہ بابا جان، ماما اور اور یہ ہماری پیاری چوزی۔۔"، اس نے سارہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ آج واقعی بہت خوش تھا۔

"بھائی اب تو چوزی نہ کہیں اب تو میں ایک کتاب کی مصنفہ ہوں۔" سارہ نے اِترا کر کہا۔

"اوہ! السلام علیکم! اب چلو زیان سب بلا رہے ہیں۔" سلام کر کے وہ پھر سے زیان کو جانے کا کہنے لگی۔

"آپ جاؤ بیٹا ہم یہی ہیں۔" بابا جان نے زیان کو جانے کے لیے کہا اور وہ اچھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہہ کر اسکے ساتھ چلا گیا۔

"عجیب لڑکی ہے منہ پر سلام مار کے چلی گئی ہے۔ بھائی نے بھی کیسے دوست بنا لیے ہیں۔" سارہ بڑبڑائی۔ بابا جان کسی گہری سوچ میں چلے گئے۔

☆☆☆

کرن زیان کو لے کر بلڈنگ کی دوسری طرف آ گئی۔

"باقی سب کہاں ہیں؟" زیان نے اِدھر اُدھر دیکھا۔

"باقی کون؟" کرن نے مسکرا کر پوچھا۔

"آپ ہی نے تو کہا تھا کہ سب بلا رہے ہیں۔" زیان نے اسے یاد دلایا۔

"کوئی نہیں بلا رہا بس میں نے تم سے کچھ پوچھنا ہے؟" کرن نے اپنے بیگ سے پھول نکال کر اس کے سامنے کیا۔

'Will You Marry Me?'

وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ ایک لمحے کے لیے زیان کو کچھ سمجھ نہیں آیا وہ بس حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"بھئی انگلش نہیں آتی کیا؟ میں پوچھ رہی ہوں مجھ سے شادی کرو گے؟ تم نے تو پوچھنا نہیں ہے، میں نے سوچا میں خود ہی پوچھ لوں۔" وہ ابھی بھی زمین پر گھٹنوں سمیت بیٹھی تھی۔

زیان سوچ میں پڑ گیا۔

"اتنا بڑا فیصلہ میں یوں ہی نہیں کر سکتا کرن۔" اس کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے، وہ اب کھڑی ہو گئی اور پھول زمین پر پھینک دیا۔

"دیکھو! مجھے تم بہت پسند ہو۔ پانچ سالوں سے یہ بات میں نے دل میں رکھی، تمہارے سوا میرے دل میں کوئی نہیں ہے، اور کوئی ہو گا بھی نہیں۔ تمہاری محبت کے آگے مجھے کچھ

دکھائی نہیں دیتا۔مجھے لگتا ہے تم مجھے ماضی سے نکال سکتے ہو اگر تم مجھے نہ ملے تو میں مر جاؤں گی میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز مجھے اپنا لو، اگر تم نے مجھے ٹھکرا دیا تو میں قسم کھاتی ہوں کہ میں اپنی جان لے لوں گی۔"اس کی آنکھوں میں جنون تھا پھر وہ رونے لگی وہ جانتی تھی کہ زیان کو کس طرح قائل کرنا ہے۔

"کیا تمہیں مجھ سے کبھی پیار نہیں ہوا؟ کیا تم نے مجھے صرف ایک دوست کی ہی نظر سے دیکھا ہے؟ کچھ تو بولو خاموش کیوں کھڑے ہو؟"زیان کی خاموشی اس کو تکلیف دے رہی تھی۔

"دیکھیں کرن آپ ایک اچھی لڑکی ہے اس میں کوئی شک نہیں میں کبھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھی آپ کے جذبات کو سمجھ نہیں پایا لیکن یہ اظہار بہت شاکنگ ہے میرے لیے اور۔۔۔"زیان کے پاس جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے۔

"مطلب؟ میں کچھ سمجھی نہیں کہنا کیا چاہ رہے ہو؟"اس آنکھوں میں سرخی دوڑی۔

"مطلب مجھے سوچنے کے لیے کچھ وقت چاہیے۔ بابا جان سے مشورہ کرنا ہے۔۔۔اُن سے بات کرنی ہے۔۔۔اور۔۔۔"زندگی میں پہلی بار اس کے الفاظ ٹوٹ رہے تھے۔

"کیا مطلب اپنی زندگی کا فیصلہ بھی اب تم لوگوں کی اجازت سے کروں گی؟" وہ بھڑک گئی۔

"وہ لوگ نہیں میری فیملی ہے ان کی مشورے کے بغیر میں کوئی فیصلہ نہیں کرتا تو یہ تو پھر ایک اہم اور میری زندگی کا فیصلہ ہے۔" اس نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

"اچھا سوری۔۔۔ایک کام کرتے ہیں میں کل تمہاری فیملی سے ملنے آتی ہوں۔ان کے ساتھ کچھ ٹائم سپینڈ کرتی ہوں، آخر دیکھو تو صحیح فیملیز رہتی کیسی ہیں ورنہ جس ماحول سے میں آئی ہوں اس میں سوائے بے سکونی کے اور کچھ نہ مل سکا، میں کچھ پل کے لیے تمہاری فیملی کے ساتھ رہ کر سکون محسوس کرنا چاہتی ہوں۔" وہ ایک بار پھر رونے لگی۔

"لیکن تب تک تم باباجان یا کسی سے بھی یہ بات نہیں کروگے ٹھیک ہے؟" اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے ڈن، چلو اب آنسو صاف کرو شاباش۔" زیان نے جیب سے ٹشو پیپر نکال کر اس کو دیا تو وہ اداس سی مسکرائی۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگلے دن وہ ٹھیک بارہ بجے اس کے گھر پہنچ گئی زیان نے اپنے گھر والوں کو بتایا تھا کہ اس کی ایک دوست آرہی ہے وہ تینوں منتظر تھے کہ تبھی بیل بجی، سارہ نے دروازہ کھولا اور کرن کو دیکھ کر وہ زیادہ خوش نہیں ہوئی۔ کل کے مقابلے میں کرن آج کچھ زیادہ ہی اچھی بننے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ فریحہ سے جلدی گھل مل گئی سارہ اس کی اتنی خوش اخلاقی دیکھ کر ذرا حیرانی ہوئی۔

"کون یقین کرے گا کہ یہ وہی کل والی لڑکی ہے جس نے ڈھنگ سے سلام تک نہیں کیا تھا چوبیس گھنٹوں میں ایسا کیا ہو گیا ہے کہ اتنی تبدیلی؟ واؤ!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سارہ نے سوچا لیکن کسی کو کہا نہیں، آج وہ زیان کی آنکھوں میں عجیب چمک محسوس کر رہی تھی۔ لنچ کے دوران کرن ایک منٹ بھی خاموش نہیں رہی۔ وہ فریحہ اور زیان کو کوئی قصہ سنا رہی تھی۔ وہ بھی درمیان میں کچھ کچھ گفتگو میں شامل تھی۔ بس ایک بابا جان تھے جو خاموش تھے۔ انہیں کچھ کھٹک رہا تھا۔ کرن کی باتیں ان کو بناوٹی لگی۔ وہ جیسی نظر آرہی تھی ویسی تھی نہیں لیکن انہوں نے فی الحال ظاہر نہیں کیا۔ کرن نے پورا دن وہاں گزارا، پھر رات کو وہ اپنے شہر کے لیے نکل پڑی۔ آج اس نے پروپوزل کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔

زیان کو لگا کہ وہ کچھ تو کہے گی لیکن شاید وہ صرف اس کی فیملی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔ کرن کے جانے کے بعد وہ باباجان کے کمرے میں چلا گیا۔ سارہ فریحہ بیگم کے ساتھ اپنی دوست سے ملنے گئی ہوئی تھیں۔

"باباجان آپ بزی تو نہیں؟ آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے اجازت مانگی۔ باباجان اس وقت کتاب پڑھ رہے تھے۔

"ہاں بولو؟" کتاب بند کرتے ہوئے وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے

"باباجان کل کرن نے مجھے پروپوز کیا۔ میں کافی کنفیوز ہوں، کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔" وہ الجھا ہوا لگ رہا تھا۔ باباجان نے ایک گہری سانس لی ان کا شک صحیح نکلا وہ صرف زیان کی دوست نہیں تھی کیونکہ آج تک وہ کبھی کسی لڑکی کو گھر نہیں لایا تھا۔

"بیٹا آپ بالغ ہو اپنی زندگی کا فیصلہ خود کر سکتے ہو ہم نے کبھی بھی اس بات پر پابندی نہیں لگائی۔" وہ خاموشی سے سنتا رہا۔

"آپ کچھ الجھے ہوئے لگ رہے ہو، سب ٹھیک تو ہے ناں؟" باباجان نے پوچھا۔

Clubb of Quality Content

"میں واقعی الجھا ہوا ہوں میں نے آج تک کرن کو صرف ایک دوست کی نظر سے دیکھا ہے، وہ دوست جس کو شاید تھوڑی توجہ اور ہمدردی کی ضرورت تھی بس اس سے آگے کچھ نہیں لیکن کل جب وہ روئی تو مجھے تکلیف ہوئی۔" وہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو مسلسل مروڑ رہا تھا۔

"آپ کرن کو کتنا جانتے ہو؟" باباجان نے دوٹوک بات کی توزیان نے کرن کی زندگی کا خلاصہ ان کے سامنے رکھ دیا باباجان نے تحمل سے اس کی ساری بات سنی وہ اپنے بیٹے کی کیفیت کو سمجھنا چاہ رہے تھے جب وہ خاموش ہوا تو باباجان بولے۔

"آپ فیصلہ کر چکے ہو یا آپ کو میری رائے بھی چاہیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے آپ کی رائے ہی چاہیے۔" اس کی آنکھوں میں خلجان تھا جسے صاف ظاہر تھا کہ وہ فیصلہ کرنے میں تذبذب کا شکار ہے۔

"دیکھو شاید وہ ایک اچھی انسان ہو تمہاری دوست ہے۔ پانچ سال ایک ہی ڈیپارٹمنٹ میں تھے لیکن۔۔۔" وہ کچھ سوچنے کے لیے رُکے۔

"لیکن جو خلاصہ آپ نے اس کی زندگی کا دیا ہے، جس ماحول میں وہ بڑی ہوئی وہ کافی ٹاکسک تھا۔ عموماً ایسے انسان ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں اس طرح کے ماحول میں رہنے والا انسان

مختلف قسم کے اثرات کا شکار ہو جاتا ہے ایسے انسان کی سوچ منفی ہو جاتی ہے ان میں اکثر ڈپریشن، غصہ اور جذباتی عدم استحکام جیسے مسائل ہوتے ہیں پھر وہ دوسروں پر مکمل اعتبار نہیں کر سکتے۔ان کے لیے اعتبار کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔وہ اپنے ہمسفر کی پوائنٹ زیرو غلطی کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔" باباجان سانس لینے کے لیے رُکے۔

"لیکن یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہر ایک کی صورتحال مختلف ہوتی ہے،بہت سے ان مشکلات کے باوجود اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ان کی سوچ مثبت ہوتی ہے۔ وہ وہاں رہنے کے باوجود اس ماحول کو کبھی خود پر اثر انداز نہیں ہونے دیتے۔" باباجان کی باتیں سن کر وہ اور اُلجھ گیا۔

"اچھا بتائیں آپ کو کیا لگتا ہے اس کی سوچ کیسی ہے،مطلب پانچ سال کافی عرصہ ہوتا ہے کسی کو جاننے کے لیے۔" انہوں نے سوال کیا۔

"مجھے تو اس کی سوچ اور زندگی مثبت ہی لگی باقی دلوں کا حال تو اللہ جانے،یونیورسٹی میں اس کا کوئی سکینڈل نہیں ہوا باقی یونیورسٹی سے باہر اس کی کیا ایکٹیوٹیز رہیں میں نے کبھی نہیں پوچھا۔" زیان نے پانچ سالوں کا خلاصہ چند لفظوں میں بیان کر لیا۔

"کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے بس ایک بار اپنے دل سے پوچھ لینا کہ یہ رشتہ محض ایک ہمدردی میں جوڑ رہے ہو یا محبت میں۔ آج رات اچھی طرح سوچ لینا پھر جو بھی آپ کا فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہے۔" یہ کہہ کر بابا جان نے بات ختم کر دی اس نے بھی پھر کچھ اور نہ پوچھا اور کمرے سے نکل گیا۔

☆☆☆

وہ نہ جانے کن سوچوں میں گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔

"سنو کہاں ہو، اچھا جہاں بھی ہو فوراً تیار ہو میں آ رہا ہوں۔" اس نے ازلان کو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کال ملائی۔

"اپارٹمنٹ میں ہوں اس ٹائم خیریت کیا ہوا؟" ازلان نے ٹائم دیکھا گیارہ بج رہے تھے۔

"وہ مل کر بتاؤں گا، اچھا میں دس منٹ میں تمہاری طرف آ رہا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور گاڑی سٹارٹ کر کے ازلان کے اپارٹمنٹ کی طرف چلا گیا۔

دس منٹ بعد وہ اس کے اپارٹمنٹ کے اوپن کچن کے سامنے ایک سٹول پر بیٹھا ہوا تھا اور ازلان چائے بنا رہا تھا۔

"ازلان مجھے تم سے کچھ ڈسکس کرنا ہے۔" اس کی آنکھیں منتشر تھی۔

؛'کیا بات ہے زیان تم کچھ الجھے ہوئے لگ رہے ہو۔" چائے کا مگ اس کے آگے رکھتے ہوئے وہ بولا۔

"کرن کیسی لڑکی ہے؟" زیان نے ڈائریکٹ سوال پوچھا۔

"اچھی ہے کوئی بوائے فرینڈ نہیں، کافی عرصے سے پارٹیز میں بھی نظر نہیں آ رہی۔ یونیورسٹی میں بھی کوئی سکینڈل نہیں اور خوبصورت بھی ہے۔" ازلان اپنی انگلیوں پہ گن رہا تھا۔

"بھائی پیار و یار تو نہیں ہو گیا کرن سے؟ شادی تو نہیں کر رہے اس سے؟" ازلان نے مشکوک نظروں سے اس کو گھورا۔

"نہیں۔۔۔اس نے مجھے پرپوز کیا۔" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا ازلان کے منہ سے چائے پھوار کی صورت نکلی اور اس کو کھانسی لگ گئی۔

"آرام سے بھائی۔" زیان بولا۔

"تم مذاق کر رہے ہو ناں؟" ٹشو سے چائے صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا۔" وہ کافی سنجیدہ لگ رہا تھا۔ ازلان کو معاملہ ذرا سیریس لگا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟ اس کے لیے کوئی فیلنگز ہے تمہارے دل میں یا تمہارے دل نے، اس سے ہمدردی کرنے کا مشورہ دے دیا ہے۔" ازلان فرصت سے اسے دیکھنے لگا۔

"پتہ نہیں اگر وہ اچھی نہیں لگتی تو بری بھی نہیں لگتی۔" اس نے آخری گھونٹ بھر کر خالی مگ میز پر رکھ دیا۔

"دیکھو وہ اچھی ہے لیکن کبھی کبھی اسے شدید غصہ آ جاتا ہے۔ جیسے کل کا دن ہی لے لو جب تم اسٹیج پر تھے تو میں نے اس کی آنکھوں میں شدید

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غصہ دیکھا تھا۔ مجھے لگا کہ شاید اس کے ڈیڈ نہیں آئے اس لیے وہ اَپ سیٹ ہے۔ پتہ نہیں۔۔۔" اس نے شانے اُچکائے۔ کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ وقت دیکھنے کے لیے جب زیان نے اپنا موبائل نکالا تو دیکھا کرن کی دو وائس میسج آئے ہوئے تھے۔

""زیان تھینک یو آج کے لیے۔ تمہاری فیملی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر کے مجھے بہت مزہ آیا۔ اُمید ہے انہیں بھی میں اچھی لگی ہوں گی۔"" کمرے میں کرن کی آواز گھونج رہی تھی۔ زیان نے ازلان کو دیکھا اور دوسرا وائس میسج کھولا۔

""زیان میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں میں بتا بھی نہیں سکتی کہ اگر تم مجھے نہ ملے تو شاید میں زندہ نہ رہوں مجھے تمہاری ضرورت ہے میں شادی کے بعد تمہارے ساتھ پاکستان چلنے کے لیے بھی تیار ہوں تم ایک بار مجھے اپنا لو ایک بار تم میری زندگی میں شامل ہو جاؤ مجھے تمہاری ضرورت ہے، تم سے جدائی کا سوچ کر، دل کانپ اُٹھتا ہے۔ ہر پل ہر لمحہ تمہاری یاد میں گزرتا ہے۔ میں تم پر بہت بھروسہ کرتی ہوں اس اُمید کے ساتھ تم کبھی میرا بھروسہ نہیں توڑو گے۔"" کرن کی آواز گونجنا بند ہو گئی۔

""بیسٹ آف لک پھر تو۔۔۔"" ازلان اتنا ہی بول سکا۔ شاید اب اس کو فیصلہ کرنے میں مشکل نہیں ہو رہی تھی۔

کچھ دنوں بعد زیان نے بابا جان کو اپنا فیصلہ سنا دیا، فریحہ یہ سن کر بہت خوش ہوئی کیونکہ کرن انہیں اچھی لگی تھی اور سارہ کچھ اُلجھی ہوئی تھی پھر بھی بھائی کے فیصلے کو دل سے تسلیم کر لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انگلینڈ میں ہی اِن دونوں کا نکاح ہوا جن میں کرن کے والدین بھی شامل تھے۔ نکاح کے اگلے دن وہ سب پاکستان آ گئے۔ بابا جان نے پاکستان میں گرینڈ ولیمہ کی دعوت رکھی۔ نکاح سے لے کر ولیمہ تک سب نارمل تھا۔ کرن زیان سے شادی کر کے بہت خوش تھی لیکن ولیمے کے اگلے دن ہی کرن نے سکینہ کو جھاڑ دیا، زیان نے پہلی بار اس کا یہ روپ دیکھا لیکن خاموش رہا کیونکہ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس ماحول میں ایڈجسٹ ہونے کے لیے اس کو وقت لگے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہ اس کے معاملے میں اوورپروٹیکٹڈ ہونے لگی۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زیان اور کرن دونوں کو سرکاری ہاسپٹل میں اسسٹنٹ سرجن کی پوسٹ مل

گئی، دونوں روز ساتھ ہاسپٹل جایا کرتے تھے۔ زندگی معمول کی روٹین میں ڈھل گئی تھی بس کبھی کبھی زیان سکندر کرن کو سمجھ نہیں پاتا تھا۔ اگر کوئی فی میل ڈاکٹر اس سے بات کر لے تو کرن سے برداشت نہیں ہوتا، اور یہ تاثر اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہوتا۔ وہ کسی

بھی لڑکی کو اس کے قریب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ شروع میں زیان نے اس بات کو ہوا میں اڑا دیا، یہ سوچ کر کے ہر بیوی اسی ہی ہوتی ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ کرن کا یہ رویہ عجیب ہوتا گیا۔ اگر کوئی زیان اور اس کے بیچ میں آ جاتا تو وہ آپے سے باہر ہو جاتی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کا غصہ بھی بڑھتا جا رہا تھا لیکن زیان کو اس کے غصے کو ٹیکل کرنا آتا تھا۔

ان کی شادی کو سال ہی ہوا تھا کہ زیان نے اپنی محنت اور بابا جان کے تعاون سے ذاتی کلینک کھول لیا۔ اس اُمید سے کہ ایک دن وہ اس چھوٹے کلینک کو ہسپتال میں بدل دے گا۔ زیان کا کلینک جدید سہولتوں اور پیشہ ورانہ خدمات کے ساتھ مریضوں کے علاج کے لیے بہترین تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بابا جان نے ریٹائرمنٹ کے بعد زیان کا کلینک جوائن کر لیا، ان کی موجودگی کلینک کے لیے ایک بڑا فائدہ ثابت ہوئی۔ تجربہ کار بابا جان کی موجودگی نے کلینک کی سروسز کو مزید بہتر بنایا اور مریضوں کو اعلیٰ معیار کی دیکھ بھال فراہم ہوئی۔ جب نام کی باری آئی تو اس کا نام 'سکندر فیملی ہیلتھ کلینک' رکھا گیا۔

"بھائی اس بورڈ میں کچھ تو کمی ہے۔" کلینک کے افتتاح کے دن بورڈ کو دیکھتے ہوئے سارہ بولی۔ زیان نے دوبارہ غور سے دیکھا۔ بڑے حروف میں کلینک کا نام بائیں طرف بابا کا نام، کوالیفیکیشن اور سپیشلائزیشن اور دائیں میں اس کا نام اور وہی سب۔

"مجھے تو سب ٹھیک لگ رہا ہے کیوں بابا جان کوئی کمی ہے بورڈ میں آپ بتادیں۔"

وہ دونوں باہر آئے تو زیان نے ان سے پوچھا۔ کرن بھی ساتھ تھی۔

"بھئی میری بہو کے نام کی کمی ہے بس۔" فریحہ بیگم نے مسکرا کر کہا۔

"ماما آپ کی بہو ابھی کلینک جوائن نہیں کر سکتی۔" زیان نے سادگی سے کہا۔ کرن ذرا شرما گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وہ کیوں؟" فریحہ نے پوچھا۔

"کیونکہ آپ دادی بننے والی ہیں۔" زیان نے اپنی ماں کو گلے لگاتے ہوئے یہ خبر سنائی۔ فریحہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا۔ بابا جان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ انہوں نے کرن کی سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور زیان کو گلے سے لگایا۔ آج کا دن واقعی خوشیوں کا پیکر تھا۔

"یہ جو آپ کو آج خوشی نصیب ہوئی ہے۔" کلینک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بابا جان بولے،

"یہ سب اس بچے کے نصیب سے ملا ہے اللہ آپ دونوں کو خوش اور آباد رکھے۔"

"بہت مبارک ہو بھائی بھابھی میں بہت ایکسائٹڈ ہوں فائنلی میں پھوپھو بننے والی ہوں۔" سارہ خوشی سے بولی۔

"ویسے چوزی اس بورڈ میں کیا کمی تھی۔" واپسی پہ زیان نے اس سے پوچھا۔

"(ہم دل اور دماغ دونوں کو درست کرنے میں ماہر ہیں) اس جملہ کا اضافہ کر لیں لوگوں کی قطاریں لگ جائیں گی۔" سارہ نے سادگی سے کہا اور سب ہنسنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆

زندگی ایک خوشگوار روانی میں چلنے لگی۔ زیان اب بہت زیادہ کرن کا خیال رکھتا اور اس کے غصے کو جلدی ٹیکل کر لیتا۔ اس دن ڈنر پر سارہ نے خوشی اور ایکسائٹمنٹ میں نام بتانے لگی جو اس نے سوچے تھے۔

"لڑکا ہوا تو زہیم اور لڑکی ہوئی تو امل۔۔۔" میز پر چاولوں کی ڈش رکھتے ہوئے بولی۔

"تم اکلوتی پھپھو ہو نام تو تم ہی رکھو گی۔" زیان نے مسکرا کر کہا، فریحہ اور بابا جان نے اس بات کی تائید کی۔

"تمہیں نہیں لگتا یہ میرا اور زیان کا حق ہے جو تم ہم سے چھین رہی ہو۔" کھانے سے اپنا ہاتھ روکتے ہوئے کرن بولی۔ اس کی بات پر ٹیبل پر سناٹا چھا گیا۔

"سوری بھابی وہ ایکسائیٹمنٹ میں بھول گئی تھی۔" سارہ کو شرمندگی محسوس ہوئی اور پھر اس کے چہرے پر اُداسی آگئی۔

"یو شوڈ بی" پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی۔

"نام تو میری چوزی ہی رکھے گی اور یہ فائنل ہے۔" زیان کو اپنی بہن کی انسلٹ اچھی نہیں لگی۔ سارہ جبراً مسکرائی۔ زیان کی بات سن کر کرن نے

گلاس ٹیبل پہ پٹخا اور کھانا چھوڑ کے چلی گئی۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر سب دنگ رہ گئے۔

"بیٹا وہ اس حالت میں نہیں ہے کہ اس کو سٹریس دیا جائے اور اس نے کھانا بھی نہیں کھایا چلو شاباش اُٹھو، ٹرے اوپر لے کر جاؤ، اسے ٹینشن سے دور رکھا کرو۔" فریحہ بیگم نے معاملہ

سنبھال لیا۔زیان کو مجبوراً اپنی ماں کی بات ماننی پڑی، وہ اٹھا اور ٹرے لے کر کمرے میں چلا گیا۔

زیان کے جاتے ساتھ ہی فریحہ بیگم سارہ کی طرف گھومی۔

"سارہ آئندہ احتیاط کرنا کوئی فضول بات مت کیا کرو۔"فریحہ نے سارہ کو غصے کے ساتھ جھڑکیاں دیں۔

"ماما میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا؟" وہ حیران ہوئی۔

"بس میں نے کہہ دیا، آگے سے بحث مت کرو۔۔۔"فریحہ نے اسے ٹوکا۔

"باباجان؟"سارہ نے اُمید بھری نگاہوں سے اپنے باپ کو دیکھا۔

"آپ نے کوئی غلط بات نہیں کی، چلیں کھانا کھائیں۔" باباجان کسی گہری سوچ میں چلے گئے۔اوپر کمرے میں زیان نے کرن کو منایا اور کھانا کھلایا۔

"اس ٹائم سٹریس لینا چاہیے آپ کو کیا؟"

"اپنی بہن کو بھی کچھ سمجھالیں۔"کرن نے جواباً کہا۔

"وہ میری اکلوتی بہن ہے۔"

"اور میں؟ میں کون ہوں؟ بیوی کے بجائے اپنی بہن کی حمایت کر رہے تھے تم" آنکھوں میں شدید غصہ تھا۔

"اچھا ریلیکس ہو جائیں اور کھانا کھا لیں پلیز۔۔" پتہ نہیں کیسے لیکن زیان کو اس کو سنبھالنا آتا تھا۔

☆☆☆

الٹرا ساونڈ سے پتہ چلا کہ ان کے ہاں بیٹی ہے۔ کرن کچھ خاص خوش نہیں تھی لیکن زیان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ گھر آکر جب یہ خبر سب کو سنائی تو گھر میں خوشی سا سما چھا گیا۔

یہ اس شام کی بات تھی جب سارہ اور بابا جان شہر سے باہر گئے ہوئے تھے اور گھر پر کرن اور فریحہ بیگم تھے۔ زیان کلینک سے واپس آیا تو دیکھا کہ اس کی ماں مغرب کی نماز پڑھ رہی تھیں۔ زیان ان کے پاس بیٹھ گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ زیان کی طرف مڑی تو دیکھا کہ وہ زمین پر نظریں جمائے کسی

گہرے سوچ میں غرق تھا۔

Clubb of Quality Content

''کیا پریشانی ہے؟''فریحہ نے پوچھا۔زیان نے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

''آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے؟''وہ اداسی سے مسکرایا۔''ماں ہو تمہاری چلو بتاؤ کیا ہوا؟''وہ مسلسل اس کے سر پر پیار کر رہی تھی۔

''ماما مجھے کبھی کبھی کرن کی سمجھ نہیں آتی ایک دم سے اس کو اتنا غصہ آ جاتا ہے، آپے سے باہر ہو جاتی ہے۔باہر تک تو ٹھیک تھا میں برداشت کر لیتا تھا لیکن اب وہ آپ لوگوں کے ساتھ بھی وہی رویہ اختیار کر رہی ہے۔جب کہ اس گھر میں اسے کوئی روک ٹوک نہیں پھر ایسا کیوں ہے؟''وہ الجھا ہوا اپنی ماں سے پوچھ رہا تھا۔اسی پل کرن اپنے کمرے سے نکلی اور زیان کے سوال پر رک گئی۔

''بیٹا حمل کے دوران موڈ سوئنگز ایک عام بات ہے۔عورت کے لیے ذرا مشکل وقت ہوتا ہے ایسے میں تمہیں چاہیے کہ اس کا خیال رکھو،اسے سنبھالو اور اس کی نادانیوں کو اِگنور کرو۔''فریحہ نے پیار سے سمجھایا۔کرن نے ایک دو دفعہ فریحہ سے بھی بدتمیزی کی تھی لیکن وہ گھر کے سکون کے لیے خاموش ہو گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پر ماما یہ عادت پریگننسی سے پہلے کی ہے وہ میرے معاملے میں کافی خبطی ہے۔میں کسی سے بات نہیں کر سکتا،ہمیشہ اس کی آنکھوں میں شک ہوتا ہے۔"اوپر کھڑی کرن کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔

"دیکھو زیان جس طرح کے ماحول سے وہ آئی ہے اسے ٹائم لگے گا نارمل ہونے میں یہ بچپن کا ٹراما وقت لیتا ہے۔اس میں انسان آسانی سے اعتبار نہیں کر سکتا۔تم اپنی محبت اور وفا سے اس کو اس کے خوف سے نکالو اور جب تم دونوں کی اولاد اس دنیا میں آئے گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"کرن کی بدتمیزی دن پہ دن زیادہ ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے بیٹے کو تسلی دے رہی تھیں۔

"شاباش ویری گڈ!"کرن تالیاں بجاتے ہوئے نیچے آئی۔تالیوں کی گونج اتنی زور کی تھی کہ گھبرا کر وہ دونوں اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔

"یعنی آپ کے کہنے کا مطلب ہے میں پاگل ہوں،میں نارمل نہیں ہوں اب آپ مجھے میرے ماحول اور گھر کا طعنہ دیں گی؟"وہ ان دونوں کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔اس کا چہرہ سرخ اور آنکھوں میں فریحہ کے لیے شدید نفرت

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نظر آ رہی تھی۔

"بیٹا میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا آپ کو غلط فہمی ہوئی۔۔۔۔" فریحہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

"غلط فہمی مائی فٹ! آپ ہوتی کون ہے میرے اور زیان کے بیچ میں آنے والی ہاں۔۔۔؟ اپنے کام سے کام رکھیں۔ آئندہ ہمارے بیچ میں آئی تو میں زیان کو لے کر واپس انگلینڈ چلی جاؤں گی، پھر تڑپتی رہنا اپنے بیٹے کے لیے۔" وہ حیرت سے کرن کی باتیں سن رہی تھی۔

"اینف!" زیان زور سے چلایا۔

"اسی وقت آپ اپنے کمرے میں چلی جائیں یہ نہ ہو کہ میں اپنے سارے اصول بھول جاؤں۔"

کرن نے ٹیبل پہ رکھا گلدان ہاتھ میں پکڑا اور زور سے دیوار پہ دے مارا اور پیر پٹکتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر فریحہ بیگم دنگ رہ گئی۔ ان کے گھر میں آج تک کسی نے اونچی آواز میں بات نہیں کی، چیزیں توڑنا تو پھر دور کی بات تھی۔ وہ اس ٹوٹے ہوئے گلدان کو صدمے سے دیکھ رہی تھی۔ زیان نے جلدی سے پانی کا گلاس لا کر اپنی ماں کو پلایا۔

Clubb of Quality Content

”سوری ماما۔۔۔“بس وہ اتنا ہی کہہ سکا۔اس رات وہ اپنے بیڈروم میں نہیں گیا بلکہ سٹڈی میں ہی سو گیا۔ صبح اٹھا تو دیکھا کرن اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔آنکھوں میں ندامت تھی۔

”مجھے معاف کر دو زیان۔“اس نے زیان کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن اس نے ہاتھ پیچھے کر دیا۔

”آئی ایم سوری پتہ نہیں مجھے کیا ہو جاتا ہے؟جب بھی کوئی ہمارے درمیان آتا ہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔“وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

”وہ کوئی نہیں میری ماں ہیں کرن!آپ کو اتنا تو احساس ہونا چاہیے تھا۔معافی مانگنی ہے تو جا کے ماما سے مانگیں ان کو بہت تکلیف ہوئی آپ کے رویے سے۔“اس نے دوٹوک بات کی اور سٹڈی سے نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”آج بھی اپنی ماں کا ہی خیال ہے میں کدھر ہوں؟اس نے مجھ سے تو نہیں پوچھا کہ کیا میں نے کل رات کا کھانا کھایا بھی ہے کہ نہیں؟بس ہر وقت اپنے گھر والوں کی فکر لگی رہتی ہے۔“ماتھے پر شکن واضح ہوا۔

”بس ایک باری یہ بچہ پیدا ہو جائے تو زیان کو لے کر یہاں سے چلی جاؤں گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے سوچا۔

☆☆☆

کچھ دنوں میں کرن کی ڈیلیوری ہو گئی اور اللہ نے کرن اور زیان کو چاند سی بیٹی سے نوازا۔ سب بہت خوش تھے۔ دادا بننے کی خبر پر بابا جان کی آنکھیں بھر آئیں اور فریحہ بیگم نے سب بھولا کر کرن کو گلے سے لگا لیا۔ سارہ اور فریحہ دونوں نے ہی کرن کا بہت خیال رکھا۔ زیان نے اپنی بیٹی کا نام امل رکھا، کرن خاموش رہی کیونکہ آج اگر وہ اس کی ایک بات کا مان رکھے گی تو کل کو وہ بھی اس کی بات ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ کرن کی طبیعت جب سیٹ ہوئی تو انہوں نے ایک چھوٹا سا فنکشن رکھا صرف فیملی کے لوگ تھے۔

زیان اور کرن امل کے ساتھ سب سے مل رہے تھے۔ کرن آج بہت خوش اور پر سکون نظر آ رہی تھی۔ زیان کو اپنی زندگی مکمل اور پر سکون لگی لیکن یہ طوفان سے پہلے کا سکون تھا، جس سے وہ انجان تھا۔

یہ اُسی رات کی بات تھی جب زیان اپنے روم میں امل کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اس کو اپنی بیٹی سے بہت پیار تھا، دل میں اپنے رب کا بہت شکر ادا کیا کہ اس کو ہر وہ نعمت ملی جس کی اس نے خواہش کی۔ کرن کی پرانی باتوں کو وہ معاف کر چکا تھا۔ امل کی پیدائش کے بعد اس کی زندگی

میں مزید ٹھہراؤ آ گیا۔اچانک کمرے کا دروازہ زور سے کھلا زیان نے مڑ کر دیکھا تو وہاں کرن کھڑی تھی اس کی سانس پھولی ہوئی تھی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔وہ بالکل بھی نارمل نہیں لگ رہی تھی۔الماری کی طرف بھاگی،اپنا سوٹ کیس نکالا اور اپنے کپڑے اس میں ڈالنے لگی۔زیان کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

"کرن یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟"امل کو کاٹ میں لٹا کر اُس کی طرف بھاگا وہ دیوانہ وار اپنے کپڑے بیگ میں ڈال رہی تھی۔

"کرن میری بات تو سنیں ہوا کیا ہے؟"اب زیان کو پریشانی ہونے لگی اس نے اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی لیکن ایک جھٹکے سے اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کر دیا۔

"ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹچ می۔"ہاتھ سے اُسے آگے آنے سے روکا۔

"کہاں جا رہی ہیں آپ؟سن بھی رہی ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟"زیان زور سے چلایا۔

"گھر اور تمہیں چھوڑ کر جا رہی ہوں،ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔"وہ بھی جواباً چلائی۔یہ سن کر زیان کو جھٹکا لگا۔وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔کرن کے شور کی وجہ سے امل ڈر کر اٹھ گئی اور رونے لگی۔زیان امل کی طرف بھاگا اور اس کو اُٹھا لیا۔

اسی دوران کرن نے دراز سے اپنا پاسپورٹ نکالا اور بیگ اٹھا کر کمرے سے نکل گئی۔ زیان بھی اس کے پیچھے بھاگا۔ نیچے آیا تو سارہ پر نظر پڑی، اس کا رنگ اڑا ہوا تھا اور ساتھ کھڑی کرن کسی کو فون ملا رہی تھی۔ امل کو سارہ کے حوالے کر کے اس نے کرن کے ہاتھ سے موبائل چھینا اور اس کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑا۔

"ہوا کیا ہے کرن کرنا کیا چاہ رہی ہیں آپ؟ پاسپورٹ لے کر کہاں جا رہی ہیں؟ خدارا کچھ تو بتائیں؟" زیان کی سانس پھول رہی تھی۔ آوازوں پر بابا جان اور فریحہ بھی اپنے روم سے نکل آئے۔

"سننا ہے تمہیں۔۔۔ تو سنو مجھے تم جیسے بد کردار انسان کے ساتھ نہیں رہنا۔" وہ گلہ پھاڑ کر چلائی۔ زیان کو سنائی دینے والی بات پر یقین نہیں آیا۔

"تم ایک گھٹیا، بیچ اور بد کردار انسان ہو، تم نے مجھے دھوکہ دیا مجھ سے چیٹ کیا تم بھی ڈیڈ کی طرح ہی نکلے۔" اس کی سانس پھول رہی تھی اور آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

"میں ایک منٹ بھی اس گھر میں نہیں رہو گی میں واپس انگلینڈ جا رہی ہوں، دوبارہ اپنی یہ شکل مجھے مت دکھانا مجھے تم سے گھن آ رہی ہے، نفرت ہو رہی ہے۔ ساری زندگی شرافت کا لبادہ اوڑھ کر ہم سب کو بے وقوف بنایا۔" زیان کو صدمہ لگا وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہا تھا۔

''فی الحال میں یہاں سے جا رہی ہوں لیکن بہت جلد میرا وکیل تم لوگوں سے بات کرے گا امل کی کسٹڈی کے لیے۔ میں تم جیسے گھٹیا لوگوں میں اپنی بیٹی کو نہیں چھوڑوں گی۔'' وہ بنا سوچے سمجھے پاگلوں کی طرح بولے جا رہی تھی۔

''کرن بیٹا آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں ہوا کیا ہے؟'' پہلی بار بابا جان بولے۔

''بس انکل اب اور نہیں میں اس شخص کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی اس کے وجود سے ہی مجھے وحشت ہو رہی ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے پرس سے گاڑی کی چابی نکالی اور وہاں سے چلی گئی۔ کوئی اس کے پیچھے نہیں گیا۔ گھر میں عجیب سا سناٹا چھا گیا۔ کچھ دیر پہلے والی رونق ماتم میں بدل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''اس نے مجھے بدکردار کہا بابا جان۔'' زیان بار بار یہی بولے جا رہا تھا۔ جب آپ کا کوئی اپنا اس طرح کی بات کرتا ہے تو کہ وہ کانوں سے ٹکرا کر نہیں گزرتی وہ تیزاب کی طرح پورے جسم میں پھیل جاتی ہے اور انسان کی روح تک کو جھلسا دیتی ہیں۔

''سنا آپ لوگوں نے؟ اس نے مجھے بدکردار کہا۔'' صدمے کے عالم میں وہ بار بار ایک ہی جملہ دہرائے جا رہا تھا۔ امل اب سارہ کی گود میں سو رہی تھی۔ وہ سب بہت دیر اپنی جگہ سے حل نہ سکے۔

زیان نے سارہ کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں دکھ نہیں بلکہ گہرا راز تھا جو اُس نے فوراً محسوس کر لیا۔ ابھی وہ کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ اس کا فون بجا۔ انجان نمبر سے کال آ رہی تھی۔

''ہیلو ڈاکٹر زیان سکندر بات کر رہے ہیں؟''

''جی میں ہی ڈاکٹر زیان ہوں فرمایئے۔۔۔'' اپنی آواز کو نارمل کر کے وہ بولا۔

''سر میں جنرل ہاسپٹل سے انسپکٹر آدم بات کر رہا ہوں یہاں ایک لڑکی کی لاش آئی ہے اس کے بیگ سے ہمیں آپ کا کارڈ ملا ہے۔ آپ کو ہاسپٹل آ کر لاش کی شناخت کرنا ہو گی۔''

زیان کا رنگ سفید پڑ گیا۔ پھر بہت ہمت کر کے وہ بولا۔

''میں آتا ہوں۔'' جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی موبائل اس کے ہاتھ سے گر گیا۔

''کیا ہوا بیٹا کچھ تو بتاؤ کس کا فون تھا۔'' بابا جان کی آواز میں پریشانی تھی۔

''انسپکٹر آدم کا فون تھا کسی لڑکی کی لاش کو شناخت کرنے کے لیے بلا رہے ہیں۔ مجھے شاید جانا ہو گا۔'' وہ کسی روبوٹ کی طرح بولے جا رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یا اللہ خیر "فریحہ بیگم کی آنکھوں میں خوف اُبھرا۔

چلیں میرے ساتھ۔۔۔" باباجان نے چابی اٹھائی اور زیان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو گاڑی کی طرف لے آئے وہ اس وقت گاڑی ڈرائیو کرنے کی حالت میں نہیں تھا اس لیے باباجان نے ڈرائیو کی۔ ہاسپٹل پہنچ کے زیان کے قدم زنجیر ہو گئے۔ وہ مزید ایک قدم بھی نہیں بڑھا سکا۔ باباجان نے انسپیکٹر سے بات کی۔ وہ دور کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ باڈی کو شناخت کرنے کے لیے بھی باباجان اندر گئے تھے۔ وہ واپس آئے تو زیان کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔

"باباجان۔۔۔؟ "وہ منتظر آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔

"وہ کرن ہی تھی تیز گاڑی چلانے کی وجہ سے گاڑی ان بیلنس ہو گئی اور ایکسیڈنٹ ہو گیا، موقع پر ہی اس کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔" اپنی جوان بہو کی لاش کو دیکھ کر باباجان ٹوٹ گئے۔ زیان خاموشی سے ان کی بات سنتا رہا۔ اُس کی آنکھیں بالکل خشک تھی جسے صحرا میں پانی خشک ہو جاتا ہے۔ ساری فارمیلٹیز باباجان نے پوری کی اور وہ کرن کی ڈیڈ باڈی لے کر گھر واپس آ گئے۔ تدفین سے پہلے ہی کرن کے والدین پاکستان پہنچ گئے اور تین دن رہ

کے واپس چلے گئے اور وہ تعلق وہی ختم ہو گیا۔ صدمے پر صدمہ ملا، تکلیف پہ تکلیف۔ زیان کو لگتا تھا کہ وہ راز کرن کے ساتھ ہی دفن ہو گیا جس کی وجہ سے اس نے اس پر سنگین الزامات لگائے تھے لیکن وہ راز بہت جلد سب کے سامنے آنے والا تھا۔

☆☆☆

زیان نے بہت مشکل سے اپنے آپ کو ماضی سے نکالا۔ جب جب وہ ماضی کو یاد کرتا وہ اسی طرح اذیت سے گزرتا۔ بعض دفعہ ماضی کی تلخیاں ہمارے حال اور مستقبل دونوں کو بدل دیتی ہیں۔ انسان پھر پہلے جیسا کبھی نہیں رہتا۔ اس میں بھی بہت کچھ بدل گیا۔ اس حادثے کے بعد بہت سنجیدہ اور خاموش رہنے لگا۔ کرن کے لگائے ہوئے الزام اسے روز انگاروں سے گزارتے۔ اس حادثے کو سال ہو گیا ہے لیکن کرن کی آوازیں آج بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ ان آوازوں نے زیان کا دل برف کا بنا دیا ایسی برف جس کو پگھلانے کے لیے شاید صدیاں درکار ہو۔

☆☆☆

اگلی صبح نگین سو کر اٹھی تو خود کو ہلکا اور مطمئین محسوس کیا۔ امل کو تیار کر نیچے آگئی۔ جہاں سب اس کا ناشتے پر انتظار کر رہے تھے۔

"ارے آؤ بیٹا ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔" فریحہ نے بڑے پیار سے اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔ ان کے درمیان ہلکی پھلکی گفتگو چل رہی تھی۔ ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے سوائے زیان کے لیکن شاید اب اس کو خاص فرق نہیں پڑتا۔ شاید۔۔۔۔!

"تمہارا ناول کہاں تک پہنچا؟" ناشتے کے دوران نگین نے سارہ سے پوچھا۔

"جی بھابی بس ایڈیٹنگ رہتی ہے۔" سارہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پتہ ہے میں نے تمہارے دونوں ناولز پڑھے ہیں بہت اچھا لکھتی ہوں ماشاءاللہ۔" ساتھ ساتھ وہ امل کو بھی میش ہوا انڈا چمچے سے کھلا رہی تھی۔

"سچ میں بھابی؟" ایک دم سے اس کا چہرہ کھل اٹھا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے تاثرات بدل گئی۔ نگین اس کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ کو سمجھ نہ سکی۔

"سچ میں!" اس نے مسکرا کر کہا۔

"میں کتابیں بہت شوق سے پڑھتی ہوں، شادی سے پہلے کتابوں سے ہی میری سب سے اچھی دوستی تھیں۔امی اکثر مجھے ڈانٹتی تھی کہ تمہارا کمرہ کم لائبریری زیادہ لگ رہا اور ابو بنا کہے بنا مانگے ہر کتاب لا کر دیتے تھے، وہ بھی امی سے چھپ کر، اگر کبھی امی دیکھ لیتی تو سب کی کلاس لگتی کہتی تھی کہ پہلے آنکھوں میں اتنا موٹا چشمہ لگا ہوا ہے باقی کی کسر یہ کتابیں پورا کر دیں گی۔ابو ہمیشہ ان کی باتوں پر ہنس دیتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مجھے کتابیں پڑھنے کا کتنا شوق ہے۔کتابیں پڑھنے سے مجھے بہت سکون ملتا ہے لیکن یہ ہماری دیسی مائیں یہ کیا سمجھے۔"

وہ اداس سا مسکرائی اور کسی گہری سوچ میں چلی گئی۔ بابا جان اس کی معصوم باتوں پر مسکرا دیے لیکن اگلے ہی پل اس معصوم چہرے پر گہری افسردگی چھا گئی۔

"تو پھر طے ہوا جب بھی آپ کو کوئی کتاب چاہیے ہو گی تو آپ اپنے بابا جان سے فرمائش کریں گی ٹھیک ہے؟" انہوں نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ نگین کی آنکھیں بھر آئیں مگر اس نے آنسوؤں کو بہنے نہیں دیا۔

"شکریہ بابا جان۔"

"تو پھر بچوں آج کا کیا پلان ہے؟ کیا کرنا ہے آج سارا دن" وہ سارہ اور نگین دونوں کو دیکھ کر بولے۔سارہ تو خاموش رہی لیکن نگین ایک دم بول پڑی۔

"باباجان میرا تو یہ دل ہے کہ آج میں پورا دن اپنی نئی دوست کے ساتھ گزاروں سٹڈی میں۔" وہ سارہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"آخر پہلی بار مجھے کوئی کتاب دوست ملی ہے۔ سارہ دوگی میرا ساتھ پھر؟" نگین نے نرمی سے پوچھا۔ اسی پل سارہ کا چہرہ کھل اٹھا۔

"جی بھابی بس ناشتہ کر لیں اسٹڈی میں تو چلتے ہیں۔ میں آپ کو اپنی کتابوں کی کلیکشن بھی دکھاؤں گی اور اپنی نئی کتاب کی تفصیلات بھی بتاؤں گی۔" وہ خوشی سے بولے جا رہی تھی۔ اس کی ہچکچاہٹ کچھ کم ہوئی۔

باباجان اپنی بیٹی کو اتنے عرصے بعد خوش دیکھ کر مطمئن ہوں گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کو اُمید تھی کہ ایک دن نگین زیان کو بھی زندگی کی طرف واپس لے آئے گی۔

جب دو کتابوں کے شوقین دوست ملتے ہیں تو ان کی گفتگو کتابوں کی دنیا میں گم ہو جاتی ہے۔

ساری دوپہر دونوں سٹڈی میں بیٹھی رہیں۔ سارہ کو نگین کی کمپنی بہت پسند آئی۔

"شکریہ بھابی۔" سارہ کتابیں سمیٹتے ہوئے بولی۔

"کس بات کا شکریہ؟" نگین حیران ہوئی۔

"آپ کی دوستی کا شکریہ۔ یہ میرے لیے بہت اہم ہے۔" سارہ نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تمہاری بھابی نہیں دوست، بہن اور اس سے بھی بڑھ کر ہوں۔" نگین نے اس کی گال پیار سے تھپتھپائی۔

"آپ کو پتہ ہے بھائی اور میں بیسٹ فرینڈ ہوا کرتے تھے ہم ہر بات ایک دوسرے سے شیئر کرتے تھے اور وہ مجھے سارہ نہیں میری چوزی کہہ کر پکارتے تھے لیکن عرصہ ہوا انہوں نے مجھے اس نام سے نہیں پکارا۔ اس حادثے نے بھائی کو اندر سے توڑ دیا ہے۔ میرا وہ بھائی جس کا دل چڑیا کی طرح نرم تھا آج اس کا دل پتھر بن گیا ہے کیونکہ انہوں نے تنہائی اور خاموشی سے دوستی کرلی ہے۔ کتنے عرصے سے ہم نے بھائی کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں دیکھی جیسے ان کی مسکراہٹ کہیں کھو سی گئی ہو۔" سارہ افسردہ سی کتابیں شیلف پر جوڑتے ہوئے بولی۔

نگین اس کے پیچھے کھڑی تھی اس لیے وہ نگین کی آنکھوں میں تکلیف نہیں دیکھ سکی۔ ابھی وہ کتابیں سمیٹ رہی تھی کہ فریحہ بیگم کی آواز پر وہ دونوں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر سٹڈی سے نکلیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆☆☆

یہ شام کی چائے کا وقت تھا۔جب نگین باہر آئی تو دیکھا کہ زیان باباجان کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھا تھا۔ان کو آتا دیکھ کر اس نے نگین کی جگہ سارہ کو آواز لگائی کہ وہ امل کو اس کے پاس لے کر آئے جبکہ وہ تو نگین کی گود میں تھی۔سارہ تھوڑا حیران ہوئی۔نگین نے خود ہی امل اس کو پکڑا دی اور کچن میں چلی گئی۔دور بیٹھے باباجان یہ سب دیکھ رہے تھے۔انہیں اپنے بیٹے کی اس حرکت پر دکھ ہوا لیکن فی الحال وہ کچھ سمجھنے کی پوزیشن

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں نہیں تھا۔

کچن میں داخل ہوتے ہی نگین نے گہری سانس لی اور چائے بنانے لگی۔چائے کی ٹرالی سیٹ کر کے سکینہ کو پکڑا دی اور خود امل کے لیے فیڈر بنانے لگی۔وہ فیڈر بنا کر واپس آئی تو دیکھا سارہ پیالوں میں چائے ڈال رہی تھی۔باباجان اور فریحہ کھڑکیوں کے آگے تخت پر بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔امل اس وقت زیان کی گود میں تھی نہ چاہتے ہو بھی اس کو زیان کے پاس جانا پڑا۔خاموشی سے اس نے فیڈر اس میز پر رکھ دیا جہاں زیان نے چائے کا مگ رکھا ہوا

تھا۔زیان نے نگین کی طرف دیکھے بغیر فیڈر کی بوتل اٹھائی لیکن بہت کوششوں کے باوجود وہ زیان کے ہاتھ سے فیڈر نہیں پی رہی تھی۔ مجبوراً زیان کو نگین کو آواز لگانی پڑی۔

”سنیے مس! شاید یہ آپ کے پاس آنا چاہ رہی ہے۔“ فیڈر کی بوتل میز پر رکھتے ہوئے بولا اور اُٹھ کر امل نگین کو تھما دی۔ گود میں آتے ہی بچی نے رونا بند کر دیا اور بڑے آرام سے فیڈر پینے لگی۔ نگین اسی صوفہ پر بیٹھ گئی جہاں زیان بیٹھا تھا لیکن زیان نے اپنا مگ اٹھایا اور دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔ نگین کو دُکھ ہوا لیکن شاید یہی اس کی قسمت میں لکھا تھا۔زیان کو نگین کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھنا بھی گوارا نہیں تھا۔جب تک وہ وہاں موجود رہا نگین نے ایک دفع بھی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا کیونکہ اس شخص کی آنکھوں میں عجیب سا سحر تھا۔ اگر پھر اس کی آنکھوں کو دیکھ لیا تو اس کے لیے اس سحر سے نکلنا تھوڑا مشکل ہو جاتا۔

☆☆☆

ان کی شادی کو مہینہ ہو گیا تھا۔ان دونوں کے درمیان اگر بات ہوتی بھی تو وہ امل کے متعلق ہی ہوتی۔ وہ ایک ہی کمرے میں اجنبیوں کی طرح رہ رہے تھے۔شاید کمرے میں اسے رہنے

کی اجازت بھی امل کی وجہ سے تھی۔زیان سکندر نے اب کلینک میں زیادہ وقت گزارنا شروع کر دیا۔اگر دیر سے آنے پر بابا جان پوچھتے تو وہ مریضوں کی کثرت کا بہانہ بنا لیتا تھا۔

"بابا جان کیا آپ مجھے پبلشر کے آفس تک ڈراپ کر دیں گے؟" سارہ نے ناشتے کی ٹیبل پر بابا جان سے پوچھا۔

"ٹھیک ہے اور نگین بچے آپ اور امل بھی تیار ہو جائیں۔"

"کہیں جانا ہے ہم نے بابا جان؟" اس نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کلینک۔۔۔آپ نے ابھی زیان کا کلینک نہیں دیکھا اس لیے آج آپ میرے ساتھ چلیں گیں۔زیان نے بڑی محنت سے اس کلینک کی بنیاد رکھی ہے اور آپ کا حق ہے کہ آپ بھی جا کر دیکھیں۔" بابا جان نے نرمی سے کہا۔وہ تھوڑا گھبرا گئی۔

"ڈاکٹر زیان کیا سوچیں گے وہ تو مجھ سے بات تک نہیں کرتے۔اگر انہوں نے ڈانٹ دیا یا ان کو غصہ آ گیا مجھے دیکھ کر تو۔۔۔۔کیا کروں جاؤں یا بابا جان سے معذرت کر لوں؟" وہ مخمصے میں مبتلا ہو گئی۔لیکن اس کے پاس انکار کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔

"باباجان کی موجودگی میں شاید خفا نہ ہوں۔" اس نے خود کو تسلی دی۔ سارہ کو ڈراپ کر کے وہ کلینک آ گئے۔ پارکنگ ایریا میں پہنچ کر وہ واقعی حیران ہوئی۔ اس کی پہلی نظر کلینک کا نام اور لوگو پر پڑی جو واضح طور پر نظر آرہا تھا۔ 'سکندر فیملی ہیلتھ کلینک' پھر اُس نے ساری عمارت کا جائزہ لیا۔ عمارت کی بیرونی شکل صاف اور سادہ تھی۔ جو ایک پیشہ ورانہ طبّی مرکز کی پہچان بناتی تھی۔ شیشے کی کھڑکیاں اور دروازے روشنی کی آمد و رفت کو بڑھانے میں مدد دیتے تھے۔ وہ باباجان کے ساتھ کلینک کے اندر داخل ہوئی امل اس کی گود میں ہی تھی۔

عمارت کے اندر مختلف کمرے تھے۔ جیسے ویٹنگ روم، او پی ڈی اور ایمرجنسی وارڈ وغیرہ اور علاج کے لئے مخصوص روم مریضوں کی سہولت کے مطابق ترتیب دیے گئے تھے۔ وہ کلینک واقعی بہت شاندار تھا۔ اس کی خوبصورتی اور جدید سہولیات نے نگین کو متاثر کیا۔

"کلینک کی پہلی منزل پر کارڈیولوجی ڈپارٹمنٹ ہے جہاں دل کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے اور دوسری منزل پر نیورولوجی ڈپارٹمنٹ جہاں اعصابی مسائل سے متعلق مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا، اس انتظام سے مریضوں کو دونوں شعبوں میں معیاری طبّی سہولتیں فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ سوچ بھی زیان کی تھی۔" باباجان کلینک کا ٹور کرواتے ہوئے نگین کو بتا رہے تھے۔

”لاجواب ماشاءاللہ“، نگین داد دیے بغیر نہ رہ سکی۔

”پتہ ہے سارہ کیا کہتی ہے؟“ لفٹ کا بٹن دباتے ہوئے باباجان بولے۔

”کیا؟“ اس نے منتظر آنکھوں سے باباجان کو دیکھا۔

”کہتی ہے کے کلینک کے مین بورڈ کے آخر میں (ہم دل اور دماغ دونوں کو

درست کرنے میں ماہر ہیں) لکھوادو۔“ باباجان کچھ سوچتے ہوئے مسکرائے۔ نگین کی ہنسی چھوٹ گئی۔ نگین کو پہلی بار اس طرح ہنستا دیکھ کر امل بھی خوش ہو کر ہنسنے لگی۔ بابا کو وہ منظر بہت قیمتی لگا۔ جب وہ اس کے کمرے تک پہنچے تو پیچھے سے نرس فرزانہ نے آواز لگائی۔

”اسلام علیکم! ڈاکٹر کامرانؒ“ اس کی آواز پر وہ مڑی۔

”وعلیکم السلام مس فرزانہ ڈاکٹر زیان کہاں ہے؟“ باباجان نے پوچھا۔

”جی وہ آپریشن تھیٹر میں ہیں۔“ فرزانہ نے کہا وہ ایک چالیس پینتالیس سال کی عورت تھی جو مسلسل نگین کو دیکھ رہی تھی۔

”ڈاکٹر کامران یہ لڑکی کون ہے؟“ فرزانہ سے رہا نہیں گیا تو پوچھ لیا۔

”یہ نگین ہیں ڈاکٹر زیان کی بیوی۔“ باباجان وقت دیکھتے ہوئے بولے۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت پیاری ہے آپ اور امل کو تو دیکھو کتنی بڑی ہو گئی ہے۔" وہ امل کو پیار کرتے ہوئے بولی۔

"نگین بچے میں ایک مریض کو دیکھ کر آتا ہوں تب تک آپ زیان کے کمرے میں انتظار کریں۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلے گئے۔ نگین امل کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئی۔

زیان کا کمرہ سادہ لیکن پیشہ ورانہ انداز میں ترتیب دیا گیا تھا۔ کمرے میں ایک بڑی میز اور کرسیاں موجود تھیں جہاں مریضوں سے بات چیت کی جاتی تھی۔ دیواروں پر مختلف طبّی چارٹس اور سرٹیفکیٹس لگے ہوئے تھے، جو زیان کی قابلیت اور تجربے کا اظہار کرتے تھے۔

ایک دیوار پر اسکی چند فریم کی ہوئی تصویریں لگائی ہوئی تھی جن میں کالج کے وقت کی کچھ تصاویر، باباجان کے ساتھ ڈگری اور میڈل پکڑتے ہوئے کی تصویریں شامل تھی۔ ایک تصویر کو دیکھ کر اُس کا سانس رُک گیا، وہ مسلسل اس تصویر کو دیکھے جا رہی تھی۔ چند لمحوں کے لئے وہ بالکل کھو گئی۔

زیان سکندر جس وقت آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا تو پردے کے پیچھے سے فرزانہ کی آواز آئی۔

"ڈاکٹر زیان کی بیوی آئی ہوئی ہیں۔" وہ دوسری نرس کو بتا رہی تھی۔

"اچھا کیسی ہے تم نے دیکھی ہیں؟" دوسری نرس نے تجسس سے پوچھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"ہے تو بڑی خوبصورت اور پردے کی پابند بھی لگتی ہے اتنی گرمی میں بھی برقعہ پہنا ہوا تھا۔" اب وہ نگین کا حلیہ بیان کر رہی تھی۔

"تمہیں معلوم ہے یہ ڈاکٹر زیان کی دوسری بیوی ہے۔" فرزانہ نے سرگوشی کی۔

"اچھا تو پہلی والی کہاں ہے؟" نرس نے سراغ رسائی کی۔

"پہلی بیوی کو تو مرے ہوئے سال سے بھی زیادہ ہو گیا۔ لوگ کہتے ہیں وہ اس دن خود ڈاکٹر زیان کو چھوڑ کر جا رہی تھی واپس اپنے ملک لیکن راستے میں ہی ایکسیڈنٹ ہو گیا اور موقع پر ہی اس کی موت ہو گئی۔" زیان نے پردے کے پیچھے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔

"واقعی فرزانہ؟" وہ حیران ہوئی۔

"میں اس سے ملی تھی ایک دو دفعہ یہاں آتی جاتی رہتی تھی۔ اللہ معاف کرے بڑی مغرور اور غصے کی تیز عورت تھی۔ جاتے ہوئے اپنی ساری سختی ڈاکٹر زیان کو دے گئی۔" فرزانہ نے برا سا منہ بنایا۔

"کیا ڈاکٹر زیان شروع سے اسی طرح سخت نہیں تھے۔" نرس نے فرزانہ سے پوچھا۔

Clubb of Quality Content

"ارے کہاں ڈاکٹر زیان کی حلیم مزاجی تو ہر جگہ مشہور تھی لیکن جب سے ان کی بیوی مری ہے بڑے سخت سے ہو گئے ہیں۔ سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتے۔" فرزانہ نے افسوس سے گردن جھکائی۔

"سچ کہتے ہیں لوگ عورت انسان کو بدل دیتی ہے۔" نرس انجیکشن بھرتے ہوئے بولی۔ پردے کے پیچھے زیان کی آنکھوں میں سرخی دوڑی۔ ماضی نے ایک بار پھر اس کو جکڑ لیا۔ باہر نکل کر وہ اپنے کمرے کی طرف گیا۔ دروازہ کھلتے ساتھ ہی اسے نگین تصویروں والی دیوار کے آگے گم سم کھڑی نظر آئی۔ دروازے کی آواز نے اس کی توجہ اس خوابناک حالت سے ہٹا دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو سامنے زیان کھڑا تھا۔

"وہ بابا جان کے کہنے پر۔۔۔۔۔۔۔" اس کے لفظ ٹوٹنے لگے کیونکہ اس نے زیان کے چہرے پر بے تحاشہ غصہ دیکھ لیا تھا۔ اپنے باپ کو دیکھ کر امل چہچہا اٹھی۔ امل کی آواز سے زیان نے نگین سے نظریں ہٹا دی۔ کچھ لمحے پہلے والا غصہ نرمی میں بدل گیا۔ امل اپنے باپ کو دیکھتے ہی خوشی سے چمک اُٹھی۔ نگین نے اسے گود سے اتار دیا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے اپنے باپ کی طرف بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ابھی بھی اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ وہ گرتی پڑتی، ہنستی اور خوشی سے چیختی ہوئی اپنے باپ کی طرف بڑھی جیسے کہ

اسے دنیا کی سب سے بڑی خوشی مل گئی ہو۔زیان نے آگے بڑھ کے اپنی بیٹی کو گود میں اٹھا لیا۔امل اپنے باپ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں باتیں کرنے لگی۔زیان نرمی سے اسے جواب دینے لگا۔ نگین یہ منظر اپنی

آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔زیان کو مسکراتا دیکھ کر اس کے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آ گئی۔کچھ دیر اپنی بیٹی سے باتیں کرنے کے بعد ایک بار پھر نگین کو سخت آنکھوں سے دیکھا۔ اس کی نظروں میں ناراضگی صاف جھلک رہی تھی۔اس نے تیزی سے اپنا موبائل نکالا اور فوراً ڈرائیور کو کال ملائی کہ وہ گاڑی تیار رکھے۔موبائل جیب میں رکھ کر وہ نگین کی طرف مڑا اور سختی سے کہا۔"باہر ڈرائیور انتظار کر رہا ہے اور آئندہ آپ میرے کلینک میں نہیں آئیں گی سمجھی آپ؟"

زیان کے لہجے میں ایسی شدت تھی کہ نگین کچھ لمحے کے لیے خاموش ہو گئی۔اس کی نظروں میں غصے کی چنگاریاں تھیں اور اس کے جملے نے ماحول کو بوجھل کر دیا۔ نگین نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن اس کے چہرے پر ایک سایہ سا چھا گیا گویا وہ زیان کے الفاظ کی سنگینی کو محسوس کر رہی ہو۔اس نے امل کو گود میں اٹھایا اور چپ چاپ کمرے سے نکل گئی۔

Clubb of Quality Content

ابھی وہ کوریڈور سے لفٹ کی طرف جا رہی تھی کہ سامنے سے بابا جان آتے دکھائی دیے۔ان کے علاوہ وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

”ظاہر گل بتا رہا تھا کہ آپ گھر واپس جانا چاہ رہی ہیں۔بچے ابھی تو آپ آئی ہیں خیریت کیا ہوا؟زیان نے کچھ کہا ہے؟“ بابا جان ذرا حیران ہوئے لیکن اگلے ہی پل اس کے چہرے کی اُداسی محسوس کر لی۔

”زیان کہاں ہے؟“ان کے لہجے میں ملال تھا۔نگین نے اس کے کمرے کی طرف اشارہ کیا کیونکہ آواز اس کے گلے میں پھنس گئی تھی۔بابا جان کے چہرے پر نگین نے پہلی بار غصہ دیکھا۔انہوں نے کمرے کا رخ کیا ہی تھا کہ نگین کی آواز پر وہ رُک گئے۔

”بابا جان جانے دیں۔“نگین کی آواز میں تکلیف تھی کہ وہ وہیں رُک گئے۔اپنا موبائل نکال کر انہوں نے ظاہر گل کو کال ملائی۔

”ظاہر گل سارہ بی بی کو پبلشر کے آفس سے پک کر کہ گھر لے جاؤ۔“اور پھر نگین کی طرف مڑے۔وہ خلاء میں ایک مخصوص نقطے کو دیکھ رہی تھی۔

”بچے آپ میرے ساتھ چلے مجھے راستے میں آپ سے ضروری باتیں کرنی ہیں۔“

گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی امل سو گئی۔کچھ دیر خاموشی رہی پھر بابا جان بولے۔

"بچے آپ کے صبر کا سفر شاید طویل ہو جائے لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ اس سفر کے ہر مشکل موڑ پر آپ اپنے بابا جان کو ساتھ پاؤ گی۔"

"اگر آپ کا شفقت والا ہاتھ میرے سر پر ہو گا تو پھر منزل مل ہی جائے گی۔" وہ اُداسی سا مسکرائی۔

"بچے آپ اپنی الجھنے اور دکھ کس کے شیئر کرتی ہیں؟": بابا جان نے سادہ سا سوال کیا۔

"اپنے اللہ سے۔۔۔" اُس نے اُسی سادگی سے جواب دیا۔

"پتہ ہے بابا جان دکھ تو ہوتے ہی چھپانے کے لئے ہیں۔ جب انسان اپنے دکھ لوگوں کو بتاتا ہے تو وہ دکھ تماشا بن جاتے ہیں اور تماشا تو رسوائی کا سبب بنتا ہے۔ میں نے اپنی زندگی سے ایک بات ضرور سیکھی ہے کہ اپنے دکھ اور تکلیفیں صرف اللہ کو بتانے چاہیے ورنہ یہ دنیا آپ کو جینے نہیں دے گی۔" بابا جان اس کی دانائی پر متعجب ہوئے۔

"اور اس سفر کا پاور سورس تو امل ہے۔ جب جب میں کمزور پڑوں گی یہ بچی مجھے طاقت دے گی۔" امل کے ماتھے کو چومتی ہوئی بولی۔ "کیا میں آپ سے ایک درخواست کر سکتی ہوں؟"

اس نے پوچھا۔ گاڑی گھر کی گیٹ کے سامنے کھڑی تھی اور باباجان چوکیدار کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ گیٹ کھولے۔

"کیا؟" باباجان نے پہلی دفعہ گردن موڑ کر اس کو دیکھا۔

"آپ ڈاکٹر زیان سے کچھ نہیں کہیے گے شاید وہ ابھی آپ کی باتوں سے قائل نہ ہو۔ باباجان میں نے اُن کی آنکھوں میں گہرا کرب اور اذیت کو محسوس کیا ہے۔ کرن کی اچانک موت کے علاوہ بھی کچھ اور ہے جو ان کو اذیت دے رہا ہے۔ انسان جب اذیتوں اور تکلیفوں سے گزرتا ہے تو وہ ایک خشک لکڑی کی مانند ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی خشک ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح ایک انسان جب مشکلات سے گزرتا ہے، تو وہ بھی اندرونی طور پر کمزور ہو جاتا ہے، اور زیادہ دباؤ برداشت نہیں کر پاتا۔" وہ سانس لینے کے لیے رُکی

"اس لیے ہمیں ڈاکٹر زیان کو تھوڑا وقت دینا ہوگا اور اس کام میں آپ میری مدد کریں گے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ باباجان کا دل بھر آیا۔

☆☆☆

ڈنر کے وقت زیان کو لگا کہ آج صبح جو ہوا بابا اس کا ذکر کریں گے لیکن انھوں نے جیسے چپ کا روزہ رکھ لیا۔

"بھابھی آج کا دن کیسا رہا اور آپ کو کلینک کیسا لگا؟": سارہ روٹی کا نوالہ توڑتے ہوئے بولی۔ اسی لمحے زیان کا ہاتھ تھم گیا۔وہ نگین کے مقابل بیٹھا تھا۔اس نے بے چین نگاہوں سے نگین کو دیکھا۔ نگین نے اس کی نظروں کو خود پر محسوس کیا لیکن وہ سارہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"کلینک واقعی بہت شاندار ہے اور اس سے بھی زیادہ شاندار تمہارا مشورہ تھا۔" ڈونگے سے سالن اپنی پلیٹ میں ڈالتی ہوئے بولی۔سارہ الجھ گی۔

"اس نے آپ کو کونسا مشورہ دے دیا؟ نگین ویسے سارہ کے مشوروں سے اللہ بچائے۔"

فریحہ بیگم کی بات پر سب مسکرا اٹھے۔

"وہی (ہم دل اور دماغ دونوں کو درست کرنے میں ماہر ہیں)" نگین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ایک دم ٹیبل پر خاموشی چھا گئی۔زیان ادھورا کھانا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

زیان ٹیبل سے اٹھ کر گیا تو نگین الجھن میں پڑ گئی۔

"کیا میں نے کچھ غلط کہہ دیا؟"

Clubb of Quality Content

"نہیں بیٹا آپ کھانا کھائیں۔" باباجان نے اس کی آنکھوں میں فکر کی جھلک دیکھی وہ متفکر لگ رہی تھی۔

☆☆☆

"سارہ ایک بات پوچھوں؟" وہ دونوں لان میں بیٹھیں قہوہ پی رہیں تھیں جب نگین نے پوچھا۔اس وقت باباجان اور فریحہ اپنے کمرے میں جا چکے تھے اور امل سکینہ کے ساتھ لاؤنج میں کھیل رہی تھی۔

"جی بھابی۔" اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ نگین کے سوال سے واقف ہے۔

"میری بات پر ڈاکٹر زیان کا یہ ردعمل مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔" سارہ کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی۔

"اس دن کلینک کی افتتاح تھی جب ہمیں پتہ لگا کہ کرن پریگننٹ ہے۔اسی دن میں نے یہ والی بات کہی تھی شاید بھائی کو وہ منظر یاد آ گیا ہو۔" قہوے کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے بولی۔

"کیا ڈاکٹر زیان کرن سے بہت محبت۔۔۔۔۔۔" لفظ اس کی زبان پر رک گئے۔ وہ اپنا جملہ مکمل نہ کر پائی۔

"پتہ نہیں۔۔۔ شاید۔۔" اس نے شانے اُچکائے۔

"آپ کے خیال میں محبت کے قاعدے کا سب سے اہم سبق کیا ہے؟" سارہ کے سوال سے وہ چونکی۔

"عزت۔" نگین چاند کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"اور عشق کا؟" نگین کے چہرے پہ ایک سایہ سا گزرا وہ کافی دیر ان کیاریوں کو دیکھتی رہی جہاں پھول مہک رہے تھے اور ان کی خوشبو اس کی سانسوں کو معطر کر رہی تھی۔

"انتظار۔۔۔" سارہ انگشت بدنداں رہ گئی۔

"ڈاکٹر زیان نے ڈنر بھی نہیں کیا تو تم ان سے پوچھ لو کہ کچھ کھائیں گے؟" وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔

"او ہاں میں تو بھول ہی گئی اچھا میں پوچھ کر آتی ہوں۔"

اپنا ہاتھ ماتھے پر مارتے ہوئے بولی اور تیزی سے اندر چلی گئی۔ نگین وہاں اکیلی رہ گئی۔ اسے رات کا یہ منظر بہت پرسکون اور دلکش لگا۔ چمکتے ہوئے ستارے آسمان کو روشنی دے رہے تھے اور چاند کی ہلکی سی روشنی زمین پر پھیل رہی تھی۔ ہوا میں ایک نرم ٹھنڈک تھی جو رات کی خاموشی کو اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی۔ رات کی گہرائی اور سکوت نے ماحول کو جادوئی سا بنا دیا تھا۔ نگین نے کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں اور اس سکون کو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کرنے لگی۔

"بھابی؟" سکینہ کی آواز نے سکون میں خلل ڈالا۔

"ہوں۔۔۔" اس نے ابھی تک آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔

"وہ شاید امل کو نیند آرہی ہے۔" اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور اٹھی۔

"جاؤ سکینہ اب تم بھی آرام کرو۔" اس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے وہ بولی اور اندر چلی گئی۔

☆☆☆

"میں اور بابا جان اگلے پندرہ دنوں کے لیے سوات میں ایک میڈیکل کیمپ میں جا رہے ہیں۔ میک شیور کہ تم نے ماما اور امل کا بہت خیال رکھنا ہے۔امل کے معاملے مجھے کسی انجان انسان پر بھروسہ نہیں ہے۔" ناشتے کی ٹیبل پر زیان نے جیسے سارہ کو تاکید کی۔

نگین کچن میں کام کر رہی تھی کہ زیان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

زیان کے لفظوں سے اسے بہت تکلیف ہوئی۔اچانک اسے زندگی میں پہلی بار تشویش کا حملہ ہوا۔اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔شدید بے چینی اور خوف نے اسے گھیر لیا اور آنکھوں کے سامنے سیاہی چھا گئی۔ہاتھوں اور پیروں میں کپکپاہٹ محسوس ہونے لگی اور پسینے کے قطرے اس کے ماتھے پر بہنے لگے۔اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر شدید اضطراب نے اسے پوری طرح جکڑ لیا اس کا دم گھٹ رہا تھا۔ وہ وہی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔کچھ منٹ لگے اسے نارمل ہونے میں۔اس نے زمین سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اٹھ نہ سکی۔اُس کی زندگی کی کتاب آزمائشوں اور تکلیفوں کی سیاہی سے بھری پڑی تھی لیکن ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا اس نے صبر، تحمل اور برداشت سے کیا تھا لیکن اس بار زیان کے لفظوں نے اسے اندر سے توڑ دیا۔اگرچہ ان

دونوں کے درمیان میں نہ محبت کا رشتہ تھا نہ میاں بیوی کا لیکن اس کو لگا تھا کہ بھروسے اور اعتبار کا رشتہ تو ہو گا لیکن وہ غلط ثابت ہوئی۔ وہ اکثر سوچتی تھی کہ امل اس فاصلے کو ختم کرنے کا ذریعہ بنے گی جو پچھلے دو مہینوں سے ان دونوں کے درمیان میں ہے لیکن زیان نے اس کی یہ خوش فہمی بھی دور کر دی۔ جس وقت سکینہ امل کو ہائے چیئر پر بیٹھا کر کچن میں آئی تو دیکھا کہ نگین گم سم زمین پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

"بھابی۔۔۔بھابی" سکینہ اس کو اس حال میں دیکھ کر گھبرا گئی۔

"آپ ٹھیک تو ہیں؟" سکینہ نے اس کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلایا، وہ بری طرح چونکی۔

"آپ کو تو بہت پسینے آرہے ہیں۔" اس کا چہرہ دیکھ کر سکینہ کا رنگ اڑ گیا۔

"پانی۔۔۔ٹھنڈا۔۔۔" وہ مشکل سے بولی۔ سکینہ فوراً ڈسپنسر کی طرف بھاگی اور پانی کا ٹھنڈا گلاس اس کو پلایا۔ وہ ایک ہی گھونٹ میں سارا پانی پی گئی۔

"میں اب ٹھیک ہوں۔۔ امل کو لے آئی؟" اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی۔ کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ابھی بھی اس کے پاؤں میں لرزش تھی۔ وہ مشکل سے چل کر واش بیسن

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تک پہنچی اور اپنے منہ پر تین چار بار ٹھنڈے پانی کے چھپاکے مارے، وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"زیان بھائی کو بلاتی ہوں۔" سکینہ مڑنے لگی کہ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے منع کر دیا۔

"سکینہ کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں میں اب ٹھیک ہوں اور ہاں باہر جا کر بھی کسی کو کچھ بتانے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی؟" وہ رُک رُک کر بات کر رہی تھی۔

"اور یہ چائے ٹیبل پہ رکھ آؤ میں امل کا ناشتہ لے کر آتی ہوں۔" اس کی بات سن کر سکینہ نے سر ہلایا جیسے وہ سمجھ گئی۔

وہ جب امل کا ناشتہ لے کر ڈائیننگ ہال میں آئی وہاں بابا جان اور فریحہ موجود تھے۔ سب ناشتے میں مصروف تھے۔

اس نے امل کو ناشتہ کروایا اور پھر خود کچھ کھانے کی کوشش کی لیکن نوالہ اس کے حلق سے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ سارہ کا رنگ بھی اُڑا ہوا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بھائی بھی کمال کرتے ہیں کچھ تو لحاظ کرتے بھابی کچن میں ہی تھیں اگر انہوں نے سن لیا ہوتا تو؟" وہ سوچ کر ہی گھبرا گئی۔

"لیکن کیا بھائی ان پر ابھی بھی بھروسہ نہیں کرتے؟ وہ امل کا کتنا خیال رکھتی ہیں اس سے کتنی محبت کرتی ہیں۔

میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ اکیلے میں بھی وہ امل کا کتنا خیال رکھتی ہیں تو پھر؟" اپنی ہی سوچوں نے الجھا دیا۔

"تو کل کتنے بجے کیمپ کے لیے نکل رہے ہیں؟" فریحہ بیگم نے پوچھا۔

"گیارہ بجے۔۔" زیان نے جواب دیا۔

"فریحہ میری تینوں بیٹیوں کا آپ نے بہت خیال رکھنا ہے۔" بابا جان مسکرا کر بولے لیکن جیسے ہی نگین پر نظر پڑی تو ان کی مسکراہٹ غائب ہو گی۔ وہ ٹیبل پر بے خیالی کے عالم میں بیٹھی ہوئی تھی جیسے اس کی توجہ مکمل طور پر منتشر ہو گئی ہو یا جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں ہو۔

"سوات سے واپسی پر میں اپنی بیٹیوں کے لیے کیا لاؤں؟" نگین کو دیکھتے ہوئے انہوں نے پوچھا تا کہ اس کا سکتہ توڑ سکے لیکن ناکام رہے۔

"بھابی۔۔۔بھابی؟" سارہ کی آواز سے وہ چونکی۔

"بابا جان آپ سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔"

"کیا؟" وہ جیسے کسی خواب سے بیدار ہوئی۔

"بچے آپ ٹھیک تو ہیں؟" بابا جان کی آنکھوں میں فکر تھی۔

"میں ٹھیک ہوں بابا جان۔" وہ بمشکل مسکرائی۔ زیان نے اس پل پہلی بار نگین کو آنکھ اٹھا کر دیکھ۔ اسے نگین کا چہرہ بے جان اور مدھم لگا اس کے چہرے

پر پژمردگی دیکھ کر واضح تھا کہ وہ اس کی بات سن چکی تھی۔ وہ پہلی بار اس کے صبر پر حیران ہوا ایک پل کے لیے وہ اپنی بات پر نادم ہوا لیکن اگلے ہی پل پھر وہی برف کا مجسمہ۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اگلے دن وہ ناشتہ کر کے ایئرپورٹ جانے کے لیے تیار ہوئے تو امل اس وقت سو رہی تھی اور سکینہ اس کے ساتھ تھی۔ بابا جان نے سارہ اور نگین کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اپنا اور اپنے گھر کا خیال رکھنا۔" بابا جان نگین کو دیکھ کر بولے۔

"اللہ آپ کا سفر مبارک کرے بابا جان اور خیر کی واپسی ہو۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ نگین کو مسکراتا دیکھ کر سارہ بھی مسکرا اٹھی بلاشبہ نگین کی مسکراہٹ بہت دلکش تھی۔

"اللہ میری دونوں بیٹوں کو اسی طرح ہی ہنستا مسکراتا رکھے۔"

”آمین!“ فریحہ بیگم بولیں۔

بابا جان جا کر گاڑی میں بیٹھ گئے تو زیان باہر آیا۔

”چلیے ماما ہم چلتے ہیں اپنا اور۔۔۔“ ایک پل کے لیے وہ رُکا، ”اور سب کا خیال رکھنا۔“ اپنی ماں سے مل کر اس نے سارہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور نگین کو اِگنور کرتا نکل گیا۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ ایک پل کے لیے رکا۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل وہ مڑے بغیر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ یہ منظر نگین کے لیے نیا نہیں تھا۔ وہ کبھی بھی اس کے لیے نہیں مڑتا تھا۔ اس کے دل میں ٹھیس اُٹھی۔

فریحہ بیگم کو یہ منظر غیر معمولی لگا جبکہ سارہ کچھ کچھ سمجھ پا رہی تھی۔

”نگین کیا زیان تم سے ناراض ہے؟“ ایسے اچانک سوال کے لیے وہ تیار نہیں تھی۔ فریحہ ہائی بلڈ پریشر کی پیشنٹ تھی اس لیے ان کو سب بتانا بیوقوفی تھی۔

”نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔“ وہ ذرا گھبرا گئی

”تو پھر تم سے مل کر کیوں نہیں گیا؟“ اب وہ کیا بتاتی۔

”ماما آپ کی دوائی کا وقت ہو گیا ہے اگر بھائی کو پتہ چل گیا کہ آپ نے وقت پر دوا نہیں لی تو پھر میری خیر نہیں۔“

سارہ ایک دم بول پڑی اور فریحہ بیگم کو اندر لے گئی۔ نگین نے سکھ کا سانس لیا۔

"ماما کیا ہم آپ کے ساتھ سو سکتے ہیں؟" ڈنر کے بعد نگین نے اپنے اور امل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ سارہ کو اب یقین ہو گیا کہ اس نے کل زیان کی بات سن لی ہے۔ "وہ کیا ہے نا ہمیں اوپر اکیلے ڈر لگتا ہے۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"بالکل میرے بچوں جب تک زیان اور کمران واپس نہیں آتے تم دونوں میرے ساتھ رہو گی۔" فریحہ بیگم نے خوشی سے کہا۔

☆☆☆

جب فریحہ بیگم امل کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی تو سارہ نے اپنی خاموشی توڑی۔

"سوری بھابی۔" اس نے سر جھکا کر کہا۔ نگین بھی سمجھ گئی۔

"اس میں تمہارا کیا قصور؟" وہ اداسی سے مسکرائی۔

"کل سے آپ کا چہرہ مرجھایا ہوا ہے۔"

"میں ٹھیک ہوں اور وقت کے ساتھ باقی سب بھی اللہ ٹھیک کر دے گا پریشان نہ ہو۔" وہ اب کھل کر مسکرائی۔ سارہ بھی مسکرا اٹھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا آج رات کا کیا پلان ہے امل کو سلا کر کیوں نا لاؤنج میں بیٹھ کر ہارر مووی دیکھی جائے۔" نگین نے بات بدلی۔

"واہ۔۔۔ کیا پلان ہے میں سیٹ اپ برابر کرتی ہو آپ امل کو سلا کر آ جائے بہت مزہ آئے گا۔" وہ خوشی سے اچھل پڑی۔ نگین اسے مینیوپلیٹ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ وہ امل کو سلانے چلی گئی اور سارہ کچن میں پاپ کورن بنانے جب اس کا موبائل بجا۔

"اسلام علیکم زیان بھائی۔" فون اسپیکر پر رکھ کر وہ بات کرنے لگی۔

"وعلیکم السلام" زیان کی آواز میں تھکاوٹ نمایاں تھی۔

"سفر کیسا رہا اور باباجان کیسے ہیں؟" وہ ساتھ ساتھ پاپ کورن اور چپس ٹرے میں سجا رہی تھی۔

"سفر کے دوران خیر رہی اور باباجان بھی ٹھیک ہیں اپنے روم میں سو رہے ہیں۔ یہ آوازیں کیسی ہیں؟" وہ پیچھے سے آنے والی آوازوں سے چونکا۔

"کچن میں ہوں بھائی سنیکس اور کولڈ ڈرنک کا ٹرے سیٹ کر رہی ہوں۔" سارہ اپنی مصروفیات میں بولی۔

"اس وقت کیوں؟ ڈنر نہیں کیا؟" اس نے گھڑی دیکھی رات کے پونے بارہ بج رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”وہ تو نو بجے ہی کر لیا تھا در اصل میرا اور بھابی کا پلان بنا ہے مووی نائٹ کا اس کے لیے سنیکس تیار کر رہی ہوں۔“

زیان نے بہت عرصے بعد اپنی بہن کی آواز میں خوشی محسوس کی۔

”اور ماما؟“ اس نے پوچھا۔

”مووی کا نام سن کر ہی وہ سونے چلی گئیں ہیں۔“ سارہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

”ہارر مووی ہے کیا؟“ وہ جانتا تھا اس کی ماں ہارر کنٹینٹ نہیں دیکھ سکتی۔

”تو تیاری ہو گئی؟ امل بھی سو گئی اور ماما مووی کا نام سن کر ہی بستر پر لیٹ گئیں۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ مووی بہت ڈراؤنی ہے اس لیے سوچ لو پھر نا کہنا کہ میں نے وارن نہیں کیا تھا۔“

وہ کچن میں آتے ساتھ بولی۔

”سب تیار ہے بھابی اور ایک گیم کھیلیں؟“ سارہ دلچسپی سے بولی۔

”کیسی گیم؟“ نگین سوچ میں پڑ گئی۔

”جو پہلے ڈر کر اُٹھ گیا وہ جیتنے والے کو شاپنگ کروائے گا۔“

''تو پھر اپنے کریڈٹ کارڈ پر فاتحہ پڑھ لو کیونکہ میں تو نہیں ڈروں گی۔'' نگین نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

''میں تو ابھی سے ڈر گئی۔۔۔'' سارہ کی بات پر نگین دل کھول کر ہنسی تو زیان اس کی ہنسی میں کھو سا گیا۔

''بھائی پھر بات ہوتی ہے میرے پیسوں کی حفاظت کے لیے دعا کرنا۔'' سارہ کو یاد آیا کہ زیان کی کال ابھی بھی کنیکٹڈ تھی۔

''مزے کرو۔'' بس وہ اتنا ہی کہا سکا اور فون بند کر دیا۔

''ڈاکٹر زیان تھے؟'' نگین کی مسکراہٹ مدھم ہوئی۔

''جی بھابی۔'' ٹرے اٹھا کر لاؤنج میں آ گئی۔

''بابا جان سے بات ہوئی تھی، شکر ہے سفر میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی۔۔ اور ڈاکٹر زیان ٹھیک ہیں؟'' نگین نے بظاہر لاپرواہی سے پوچھا لیکن وہ سارہ کے جواب کی منتظر تھی۔

''آپ خود پوچھ لیں۔'' سارہ نے چپس کا پیکٹ کھولتے ہوئے بولا۔

''مووی لگاؤ۔'' ریموٹ اس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے بولی۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی آج بھی میسج کر دیتے۔" زیان کے کال اٹھاتے ہی سارہ بولی۔

"سارہ یہاں سگنل کا بہت مسئلہ اس لیے کال نہیں کر سکا۔" وہ اپنے کمرے کی

دراز کھڑکیوں کے سامنے بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ وہاں سے باغات کا منظر صاف نظر آ رہا تھا جہاں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے اور درختوں پر پھل لٹک رہے تھے۔ ہوا میں پھولوں کی خوشبو رچی بسی ہوئی تھی اور پرندوں کی چہچہاہٹ اس منظر کو اور بھی دلکش بنا رہی تھی۔ دور کہیں بادل آسمان پر تیر رہے تھے جو کبھی کبھی پہاڑوں کی چوٹیوں کو چھو کر گزرتے تھے۔ زیان نے محسوس کیا کہ یہاں کی ہر چیز میں قدرت کی شان اور سکون کا رنگ گھلا ہوا تھا۔ یہ منظر دل کو ایک عجیب سا سکون اور روح کو تازگی بخش رہا تھا۔ زیان نے ایک گہری سانس لی اور اس قدرتی حسن کے منظر کو اپنے دل میں بسا لیا۔ وہاں کی شامیں یقیناً بہت حسین ہوتی تھی۔

"دس دن بعد بات ہو رہی ہے ہماری اور بابا جان سے تو تقریباً روز ہی بات ہوتی ہے وہ بتا رہے تھے کہ آپ کے پاس کھانا کھانے کا بھی وقت نہیں اس لیے آپ کی دیالو بہن نے تمام

ثبوتوں اور گواہوں کی موجودگی میں آپ کو اس کیس سے بری کیا۔" زیان کو لگا کہ وہ پرانی زندہ دل سارہ سے بات کر رہا ہے۔

"اور سناؤ گھر پر سب کیسے ہیں؟"

"ماما مل دونوں بالکل ٹھیک ہیں۔" سارہ نے جواب دیا۔

"اور باقی سب۔۔۔۔؟" اس بار بھی اس نے نگین کا نام نہیں لیا۔

"باقی کون۔۔۔۔؟ اچھا سکینہ اور ظاہر گل وہ دونوں بھی سیٹ ہیں۔" سارہ نے سادگی سے کہا وہ اپنے بھائی کو جانتی تھی باقی سب میں وہ نگین کا پوچھنا چاہ رہا تھا اور اس کی سوچ غلط نہیں تھی۔

"اور بتاؤ تم نے اپنے کریڈٹ کارڈ پر فاتحہ پڑھ لیا یا نہیں؟" زیان نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"نا پوچھیں بھائی کریڈٹ کارڈ پر میں نے فاتحہ پڑھ لی۔ آپ یقین نہیں کریں گے وہ فلم اتنے ڈراؤنی تھی کہ میں گھنٹے سے زیادہ نہیں دیکھ سکی لیکن نگین بھابی نے پوری دیکھی۔ وہ اپنی جگہ سے ایک منٹ بھی نہ اٹھیں۔" وہ نگین کی بہادری کو سراہتے ہوئے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بڑی بات ہے، میں نے انٹرنیٹ میں ایک آرٹیکل پڑھا تھا کہ 80% لوگ اس مووی کو بیچ میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اس حساب سے تو وہ کافی بہادر نکلیں۔" انجانے میں وہ اس کی تعریف کر بیٹھا۔

"اور پتہ ہے بھائی جب میں نے ان سے پوچھا کہ پوری کیسے دیکھ لی تو انہوں نے بہت عجیب جواب دیا۔" سارہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہوئی۔

"کیا جواب دیا؟" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ انہوں نے اپنی زندگی میں اس سے بھی زیادہ دہشت ناک اور خطرناک جنوں کا سامنا کیا ہے لہذا یہ نقلی جن انھیں کوئی خوف نہیں دلا سکتے۔"

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں" وہ الجھ گیا۔

"مجھے بھی سمجھ نہیں آئی تھی جب میں نے پوچھا تو کہتی ہیں کہ پھر کبھی فرصت میں بتاؤں گی۔" اس کی باتوں میں ابہام تھا جس کی وجہ سے سارہ کو سمجھنے میں مشکل پیش آئی۔

"اور سناؤ خوب مزے ہو رہے ہیں ابھی تمہارے پوسٹ دیکھیں بھئی بڑے مزے کر رہی ہو۔" زیان نے فوراً بات بدلی۔

"سچ میں بھائی اگرچہ میں شرط ہار گئی لیکن پھر بھی اگلے دن ہم نے خوب مزے کیے۔ ہم نے سارا دن باہر گزارا، شاپنگ کی باہر ڈنر بھی کیا۔ بابا جان اور آپ کو بہت مس بھی کیا لیکن یہ گرلز ڈے آؤٹ جو ہم پچھلے دس دنوں سے کر رہے ہیں اس میں بہت مزہ آرہا ہے۔ اس سب کا کریڈٹ نگین بھابی کو ہی جاتا ہے۔ بھائی ان کی وجہ سے اس گھر کی رونقیں واپس آگئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی زندگی میں بھی وہی روشنی لائیں گئیں۔"؟" سارہ مسلسل بول بول کر تھک گئی اور انجانے میں کی ہوئی بات پر وہ سکتے میں آگیا۔ وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہا تھا۔

"چلیں بھائی انشاء اللہ پھر دو دن بعد ملاقات ہوتی ہے۔ اپنا اور بابا جان کا بہت خیال رکھنا اللہ حافظ۔" یہ کہہ کر سارہ نے فون رکھ دیا۔

زیان بہت دیر تک سوچوں میں ڈوبا رہا۔ کرن کے لگائے ہوئے الزامات اس کی زندگی میں ابھی بھی تازے تھے اور وہ زخم پہ زخم کھانے کے لیے تیار نہیں تھا۔ تبھی اس نے نگین سے فاصلہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس کو لگتا تھا کہ شاید فاصلے اس کی تکلیف اور بے چینی کو کم کر دے گے لیکن اس کی بے چینی کم ہونے کے بجائے بڑھنے لگی تھی۔ وہ اپنے اور نگین کے رشتے کی پیچیدگی کی وجہ سے کنفیوژن کا شکار ہو گیا تھا۔ زیان نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنی

کنپٹیوں کو مسلا اس تذبذب کی حالت میں کہ کیا فیصلہ کرے لیکن وہ کسی نتیجے پہ نہ پہنچ سکا کمرے میں اس کا دم گھٹنے لگا تو تازہ ہوا کے لیے کمرے سے باہر ہی چلا گیا۔

☆☆☆

"بھابی آپ کا موبائل مسلسل بج رہا ہے۔" وہ تینوں لان میں بیٹھی شام کی چائے پی رہیں تھیں کہ سکینہ اس کا موبائل کچن سے لان میں لاتی ہوئی بولی۔

"کس کا فون تھا سکینہ؟" وہ امل کو فیڈر پلا رہی تھی۔اس کے دونوں ہاتھ فی الحال بند تھے۔

"سارہ دیکھو کس کی کال تھی۔" سکینہ نے موبائل سارہ کو پکڑا دیا۔

"بھابی آپ کے بھائی کی دس مس کالز۔" اس نے حیرت سے نگین کو دیکھا۔ نگین کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا۔ خطرے کی گھنٹی بجنے لگی کچھ تو غلط ہوا ہے۔

"کال بیک کرو جلدی اور فون اسپیکر پر لگاؤ۔" نگین مشکل سے بولی اور دل ہی دل میں درود شریف پڑھنے لگی۔

کال اٹھاتے ہی برہان بولا۔

"کہاں ہو تم؟ کب سے کال ملا رہا ہوں۔" اس کی آواز لڑکھڑا کر آ رہی تھی۔

"برہان کیا ہوا ہے؟ تم اتنا گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟" نگین بے چین ہو گئی۔

"امی کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے میں ان کو ہسپتال لے کر جا رہا ہوں تم فوراً جنرل ہاسپٹل پہنچو۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

برہان کی بات سن کر نگین کا دماغ صدمے سے ماؤف ہو گیا وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی اور جیسے پتھر کی مورت بن گئی ہو۔

"ظاہر گل گاڑی نکالو" اس نے فریحہ بیگم کو کہتے سنا۔ سارہ نے امل کو اس کی گود سے لے لیا اور فریحہ اُسے ہاتھ سے پکڑ کر گاڑی کی طرف لے کر جانے لگی۔ اسے امل کی رونے کی آوازیں آ رہی تھی شاید وہ اس کے پاس آنا چاہ رہی ہو۔ فریحہ بیگم نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اس کو بیٹھا کر دروازہ بند کر دیا اور دوسری طرف کا دروازہ کھول وہ دونوں بھی ساتھ ہی بیٹھ گئیں اور ظاہر گل نے فوراً گاڑی کو ہسپتال کی جانب دوڑا دیا۔

ہسپتال پہنچتے ہی وہ ایمرجنسی وارڈ کی طرف بھاگی وہاں پہنچ کر اس کی پہلی نظر برہان پر پڑی جو پریشان حالت میں چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ اس کی طرف تیزی سے بھاگی۔

"کہاں ہیں امی؟ کیا ہوا ان کو؟ خدا کے لیے کچھ تو بولو۔" اس کی سانس اکھڑ رہی تھی، لفظ ٹوٹ رہے تھے۔ اپنی بہن کو دیکھ کر برہان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔

Clubb of Quality Content

"کیوں رو رہے ہو تم؟ کیا ہوا ہے امی کو بولو! بولتے کیوں نہیں؟" وہ برہان پر چلائی۔

"مجھے نہیں پتہ میں جب گھر آیا تو امی زمین پر گری ملیں، میں بہت گھبرا گیا۔۔۔۔اسما اور انابیہ آپی بھی کراچی گئی ہوئی ہیں میں نے ایمبولنس کو کال کی اور پھر تمہیں کال کی، مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔" اسے نگین بالکل بھی نارمل نہیں لگ رہی تھی۔

"امی کو کچھ نہیں ہو گا۔اللہ پر بھروسہ رکھو وہ ہمارے ساتھ کبھی بھی نا انصافی نہیں کرے گا۔وہ ہم پر ایسی آزمائش نہیں لائے گا جس سے ہم گزر نہ سکے اس لیے آرام سے وہاں بیٹھو آنٹی؟ اس کو بٹھائیں یہ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔" برہان نے فریحہ بیگم سے کہا۔فریحہ نے اسے بینچ پر بٹھا دیا۔سارہ بھی ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گی۔امل اب اس کی گود میں سو رہی تھی۔ سارہ کو واقعی وہ نارمل نہیں لگ رہی تھی۔اس کے ہاتھ پاؤں لرز رہے تھے اور اس کا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔آنکھوں میں تکلیف واضح نظر آ رہی تھی۔وہ بے چینی اور اضطراب سے بار بار اس دروازے کو دیکھ رہی تھی جس کے پار اس کی ماں زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی تھی۔اُسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے منہ میں کچھ پڑھے جا رہی تھی۔

"نگین اپنے آپ کو سنبھالو اور اللہ سے دعا کرو انشاءاللہ عافیہ بہن بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔" فریحہ بیگم سے اس کی بے چینی دیکھی نہ گئی۔

"بیٹا بہن کے لیے پانی لے کر آؤ۔" اُنہوں نے برہان سے کہا اور وہ جلدی سے پانی لینے چلا گیا۔

اچانک ایمرجنسی وارڈ کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلا۔ ڈاکٹر کو دیکھتے ہی وہ اس کی طرف بھاگی۔

"ڈاکٹر صاحب وہ میری امی۔۔۔ کہاں ہیں وہ؟ وہ ٹھیک تو ہیں؟" اس کا دل کوئی بری خبر سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔

"آرام سے بی بی یہ اسپتال ہے۔" کمرے سے نکلتے ہوئے نرس نے اس کو چپ کروایا۔

"ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔" اس کی سانس اُکھڑ رہی تھی وہ ڈاکٹر کے جواب کی منتظر تھی۔ اس پل اسے لگا کہ جیسے وہ کٹہرے میں کھڑی ہے اور اس کی زندگی موت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔

"آرام سے بیٹا آپ کی امی بالکل ٹھیک ہیں بس ان کا بلڈ پریشر کنٹرول میں نہیں آرہا تھا یہ شکر ہے کہ وقت پر ہسپتال لے آئے ورنہ جان کو بھی خطرہ ہو سکتا تھا۔ یوں سمجھیں کہ اللہ نے انہیں دوسری زندگی دی ہے گھر میں ان کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟" ڈاکٹر نے سوال پوچھا

لیکن نگین کچھ بول ہی نہ سکی۔اس پر سکتہ طاری تھا۔لگ رہا تھا کہ وہ بے ہوشی کے عالم میں ہے۔ڈاکٹر کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرا کر دماغ تک پہنچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"گھر میں ان کے ساتھ ان کا بیٹا اور ایک ملازمہ ہوتی ہے۔کیا کوئی مسئلہ ہے ڈاکٹر صاحب؟"

نگین کی جگہ فریحہ بیگم بول پڑی۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ دوائیں نہیں لے رہیں اس لیے ان کا بلڈ پریشر کنڑول میں نہیں آ رہا تھا۔ خطرے کی کوئی بات نہیں بس دوائیں وقت پر لیں گی تو انشاءاللہ وہ سیٹ رہیں گی۔ تھوڑی دیر میں ان کو روم میں شفٹ کرتے ہیں پھر آپ اُن سے مل سکتے ہیں لیکن ایک رات ہم ان کو انڈر آبزرویشن میں رکھیں گے، اگر سب نارمل رہا تو صبح تک وہ گھر جا سکتی ہیں۔" اپنی بات مکمل کر کے ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا۔

"وہ بالکل ٹھیک ہیں۔" فریحہ بیگم نے اسے تسلی دینے کے لیے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے اس کے ہاتھ برف سے بھی زیادہ سرد تھے۔

"آپ نے سنا ماما ڈاکٹر نے کیا کہا؟ وہ ٹھیک ہیں میں جانتی تھی۔مجھے یقین تھا کہ میرا اللہ مجھے اس آزمائش سے بچا لے گا۔ماما آپ جانتی ہیں وہ میرا سب سے قیمتی اثاثہ ہیں۔اگر امی کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔نہیں انہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ ہمیں چھوڑ کر نہیں جائے گی ابو چلے گئے

تھے تو وہ بہت بڑا نقصان ہوا تھا میرا، میں۔۔میں۔۔۔" الفاظ اس کے گلے میں الجھ گئے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ فریحہ بیگم نے اسے گلے سے لگا لیا۔ نگین کی آواز میں درد تھا اور آنسوں میں شکر۔

اپنی بھابھی کو پہلی دفعہ روتا دیکھ کر سارہ کی بھی آنکھیں اور دل بھر آیا۔ جب برہان واپس آیا تو نگین فریحہ کے گلے لگ کر رو رہی تھی۔ برہان کو رکتا دیکھ کر سارہ اس کے پاس چلی گئی۔

"سارہ امی؟" اس کی سانس تھم گئی۔

"ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے آنٹی بالکل ٹھیک ہیں برہان۔ تھوڑی دیر میں روم میں شفٹ کر دیں گے، وہ بھابی بہت دیر سے اپنے آنسو ضبط کر کے بیٹھی تھی

Clubb of Quality Content

باقی آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔" سارہ کو پانی کی بوتل دیتے ہوئے برہان نے آنکھیں بند کر لی جیسے اپنے رب کا شکر ادا کر رہا ہو۔ وہ چند لمحے ان دونوں بہن بھائی پر بہت بھاری گزرے تھے۔ کچھ دیر بعد عافیہ بیگم کو شفٹ کر دیا تو وہ سب روم میں آ گئے۔ نگین کو اپنی ماں چند دنوں میں ہی بہت کمزور لگی۔

"ماما اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں رات امی کے ساتھ ہسپتال میں رہ سکتی ہوں؟" اپنی ماں کو دیکھنے کے بعد وہ تھوڑا مطمئن ہو گئی تھی۔

:"اس میں اجازت کی کیا بات ہے بیٹا آپ اپنی امی کے ساتھ یہیں پہ رہیں، اگر آپ چاہو تو سارہ بھی ساتھ رُک سکتی ہے۔" فریحہ بیگم نے مزید کہا۔

"نہیں پھر تو آپ اکیلی ہو جائیں گی بس آپ اتنا کر دیں کہ ظاہر گل کے ہاتھ امل کا بیگ تیار کر کے بھجوا دیں آپ جانتی ہے کہ وہ اب میرے بغیر سو نہیں سکتی تو آپ لوگوں کو تنگ کرے گی۔"

"ٹھیک ہے بھابی میں بیگ بھجواتی ہوں آپ اپنا بھی خیال رکھنا چند ہی گھنٹوں میں آپ کا چہرہ کتنا مرجھا گیا ہے۔" سارہ کی فکر بجا تھی اس کا چہرہ چند ہی گھنٹوں میں پژمردہ ہو گیا تھا۔

"میں اب ٹھیک ہوں سارہ اور آپ کا بہت شکریہ ماما۔" نگین فریحہ بیگم سے ملتے ہوئے وہ بولی۔

"ماں کا شکریہ ادا نہیں کرتے بیٹا۔" انہوں نے نگین کے سر پر پیار کیا اور وہ دونوں وہاں سے چلی گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ دیر بعد ظاہر گل امل کا بیگ اور کھانا کمرے میں چھوڑ کے چلا گیا۔وہ دو چار ہی نوالے کھا سکی۔

"برہان اب تم بھی گھر جاؤ، میں یہاں ہوں امی کے پاس جا کر آرام کرو تھوڑا صبح آ جانا چلو شاباش۔"

"نگو! میں تمہیں یہاں اکیلا چھوڑ کے نہیں جاؤں گا۔" وہ جانتی تھی کہ اس کا بھائی اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا اس لیے پھر اس نے اصرار نہیں کیا۔

"اچھا پھر اس خالی بیڈ پر جا کے سو جاؤ۔" وہ بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"اور تم کہا سو گی؟"

"میں آج دیر سے اُٹھی تھی اس لیے نیند نہیں آ رہی چلو اب جا کر سو جاؤ بڑی بہن کی بات مانتے ہیں۔" وہ اداس سا مسکرائی۔

"اچھا میری پانچ منٹ بڑی بہن۔۔" برہان اس کے کندھے پر چپت کرتا بولا۔اس کی بات پر وہ مسکرائی لیکن اس کی مسکراہٹ میں بھی اداسی تھی۔

☆☆☆

نگین صوفہ پر بیٹھی تھی اور امل ساتھ سو رہی تھی شاید رات کے دو بج رہے تھے جب اسے اپنی ماں کی دھیمی آواز سنائی دی۔ وہ اُٹھ کر اپنی ماں کے بیڈ کے طرف آئی۔

”امی آپ ٹھیک تو ہیں؟ کچھ چاہیے آپ کو؟“ اپنی ماں کی کھلی آنکھیں دیکھ کر اس کی روح کو ایسی تسکین ملی جیسے جلتے زخم پر کسی نے مرہم رکھ دیا ہو۔

”پانی۔۔۔“ کمزوری کے باعث وہ مشکل سے بول پائی۔ نگین نے جلدی سے ان کو دو چار گھونٹ پانی کے پلائے۔

”کچھ اور چاہیے؟“ ان کو دوبارہ لیٹا کر پوچھا۔

”نہیں کچھ نہیں چاہیے۔ نگین میری بچی تم کیسی ہو؟ اپنے آپ کو دیکھو کیا حال بنا لیا ہے۔“ وہ رُک رُک کر بول رہی تھیں۔

”آپ بھی کمال کرتی ہیں امی ہم سب کو ڈرا ہی دیا تھا۔ پھر دوبارہ ایسا مت کرنا ورنہ میں آپ سے خفا ہو جاؤں گی۔ میں کیا چلی گئی آپ نے اپنا خیال ہی رکھنا چھوڑ دیا۔ امی ہم سب کو آپ کی ضرورت ہے آپ کی دعاؤں کی وجہ سے ہم سروائیو کر پا رہے ہیں۔“ نگین اپنے آنسوؤں پر قابو نہ پا سکی۔ عافیہ بیگم ہلکا سا مسکرائی وہ ابھی بھی دوائیوں کے زیر اثر تھی۔ نگین نے اپنی

ماں کا ماتھا چوما تو انہوں نے آنکھیں بند کر دیں اور پھر گہری نیند میں چلی گئی۔ماں کے چہرے کو دیکھ کر اس کو دلی سکون ملا وہ واپس امل کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

☆☆☆

صبح ہوئی تو ڈاکٹر نے چیک اَپ کر کے گھر بھجوا دیا۔اس وقت انابیہ اور اسماء بھی کراچی سے واپس آ گئیں تھیں۔وہ تو رات کو ہی واپس آنا چاہ رہیں تھیں لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے کوئی فلائٹ نہیں ملی۔برہان عافیہ بیگم کو اندر لے کر چلا گیا جبکہ وہ امل کو لے کر لان کی طرف مڑ گئی۔ان پھولوں کی خوشبو نے اُسے زندگی کے بہترین دن یاد کرا دیے۔اُس نے

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اپنی آنکھیں بند کی اور گہری سانس لے کر اس خوشبو کو اپنے اندر تک اتارا۔یہ وہ گھر تھا جہاں وہ پیدا ہوئی بڑی ہوئی زندگی کے اُتار چڑھاؤ دیکھے۔یہ وہ گھر تھا جہاں کبھی ان سب کی کلکاریاں گونجا کرتی تھیں لیکن آج اس گھر میں ایک عجیب سی خاموشی تھی۔

پانچ سال پہلے ہونے والے حادثے نے اس کی زندگی بدل دی کہ پہلے جیسا کچھ نہ رہا۔وہ سر جھکائے گھر کے اندر چلی گئی۔انابیہ اور اسماء سیدھا ایئرپورٹ سے پہنچی۔سارا دن انہوں نے اپنی ماں کی خدمت میں گزار دیا۔

"امی اب آئندہ آپ کوئی بھی بداحتیاطی نہیں کریں گی۔ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ یہ سب دوائی وقت پر نہ لینے کی وجہ سے ہوا ہے۔پلیز امی کم سے کم دوائیں وقت پر لے لیا کریں اور یہ ساجدہ کہاں ہے؟آج تو میں اس کی کلاس لوں گی آپ کی دیکھ بھال کے لیے اِس کو رکھا ہے لیکن وہ ہے کہاں؟" نگین نے عافیہ سے پوچھا۔

"بیٹا ساجدہ تو میرا بہت خیال رکھتی ہے۔پرسوں صبح ہی میری اجازت سے اپنے گاؤں گئی تھی دراصل اس کی نواسی ہوئی ہے اس لیے میں نے اسے دو چار دنوں کے لیے بھجوا دیا۔" ساجدہ ان کی پرانی ملازمہ تھی جس پر وہ سب آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتے تھے۔

"اور نگین تم کب خوشخبری سنا رہی ہو اپنی ماں کو؟کان ترس گئے ہیں خوشی کی خبر سننے کے لیے۔" عافیہ بیگم کی بات سن کر اس کے چلتے ہاتھ تھم گئے۔دل کی کیفیت عجیب سی ہونے لگی ایک پل کے لیے اس کا دل چاہتا کہ پھٹ پڑے اور ان تین مہینوں کی ساری تکلیفوں اور

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اذیتیں جو اس نے سہی ہیں اپنی ماں کو بتا دے لیکن بعض اوقات اپنی تکلیفیں اپنوں کو بتانے سے ہم انہیں بھی اذیت میں مبتلا کر دیتے ہیں لہذا وہ خاموش رہی۔

"انشاءاللہ آپ دعا کریں، فی الوقت امل ابھی بہت چھوٹی ہے تو اس لیے۔" وہ بمشکل بول پائی۔

☆☆☆

اسی شام زیان سوات سے واپس آگیا جبکہ بابا جان سوات سے واپسی پر پشاور رک گئے تھے کیونکہ انہوں نے ایک میڈیکل کانفرنس اٹینڈ کرنی تھی۔ گھر میں داخل ہوتے ہوئے اسے کافی خاموشی محسوس ہوئی۔ ابھی وہ سارہ کو آواز لگانے ہی والا تھا کہ سکینہ کچن سے نکلتی ہوئی لاؤنج کی طرف آئی۔

"السلام علیکم زیان بھائی آپ کب آئے؟" سکینہ نے اسے لاونج میں بیٹھا دیکھا تو پوچھا۔

"وعلیکم السلام بس ابھی، سب کہاں ہیں؟ گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے؟"

"بڑی باجی تو ساتھ پڑوس میں گئی ہیں وہ ہے، راشد انکل ان کی بیوی بیمار ہے تو وہاں گئی ہوئی ہیں اور سارہ باجی تو سو رہی ہیں۔"

"اور امل کہاں ہے؟ اوپر سو رہی ہے؟" زیان اوپر اپنے کمرے میں جانے کے ارادے سے اٹھا کہ سکینہ بول پڑی۔

"نہیں زیان بھائی وہ تو نگین بھابی کے ساتھ اُن کی امی کے گھر پر ہے میری ابھی بات ہوئی ہے اور۔۔۔۔" ایک دم سکینہ کا موبائل بجنے لگا اور وہ بات ادھوری چھوڑ کر کچن کی طرف جانے لگی تو زیان کی آواز سے رکی۔

"کب گئی تھیں؟" زیان کے ماتھے پہ بل واضع ہوئے۔

"کل شام اور۔۔۔" اس کا موبائل مسلسل بجے جا رہا تھا اس لیے وہ بات کو ادھورا چھوڑ کر کچن کی طرف چلی گئی۔

زیان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس نے جیب سے موبائل نکالا اور ظاہر گل کو فون ملایا۔

"ظاہر گل گاڑی نکالو اور نگین بی بی کو ان کے گھر سے واپس لے کر آؤ۔" حکم دے کر اس نے فون بند کر دیا اور اگلا فون اس نے نگین کو کیا۔ وہ اس وقت کچن میں کھڑی سوپ بنا رہی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھی کہ اس کا موبائل بجا چولہے کو آہستہ کر کے اس نے موبائل سکرین دیکھی تو اس کا ہاتھ تھم گیا۔

"ڈاکٹر زیان۔۔۔؟" اس کے منہ سے نکلا۔ وہ اس لیے حیران تھی کیونکہ شادی کے بعد پہلی بار زیان نے اسے کال کی تھی۔ کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے فون اٹھا کے کان سے لگایا۔

"ہیلو! السلام علیکم۔۔۔" آواز لرز رہی تھی۔

"دس منٹ میں ظاہر گل آپ کو پک کرنے آ رہا ہے بیس منٹ کے اندر اندر آپ گھر میں موجود ہو ایک منٹ بھی لیٹ ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" یہ کہہ کہ اس نے غصے سے فون بند کر دیا۔ نگین نے اس کے لفظوں میں غصہ محسوس کر لیا تھا لیکن اس کے غصے کو سمجھ نہ پائی۔

"اب تم نے کیا کر دیا نگین۔۔۔" اس نے خود کلامی کی اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔ فوراً سے بیشتر اس کا بیگ سیٹ کیا اور بالکل تیار کھڑی ہو گئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" انابیہ نے پوچھا۔

نادر کلب
Clubb of Quality Content

"آپی ڈاکٹر زیان سوات سے واپس آ گئے ہیں اور امل۔۔۔میرا مطلب ہے ہمیں بلا رہے ہیں تو ابھی میں چلتی ہوں۔امی ابھی سو رہیں ہیں ان کا خیال رکھنا میں آؤں گی انشاءاللہ،اس وقت مجھے جانا ہو گا ظاہر گل آنے والا ہے۔"اس کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

"تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو اور زیان نہیں آئے گا امی کو دیکھنے؟"

"وہ آ ہی نا جائے۔۔"اس نے سوچا۔

"نہیں بس تھکاوٹ ہے اور کچھ نہیں ساری رات سوئی نہیں گھر جا کر ذرا آرام کر و گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی اور ڈاکٹر زیان کہہ رہے تھے کہ وہ چکر لگائیں گے۔ابھی سفر سے آئے ہیں تھک گئے ہوں گے،امی سو رہی ہیں تو میری طرف سے خدا حافظ کہہ دینا۔"

یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئی ابھی پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ ظاہر گل آ گیا۔وہ تیزی سے گاڑی کی طرف سے بڑھی اور پیچھے کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

"ظاہر گل بابا جان بھی ساتھ آئے ہیں؟"

"نہیں چھوٹی بہو بابا جان تو پشاور میں رُک گئے تھے ان کی شاید کوئی میٹنگ شیٹنگ تھی وہاں۔"ظاہر گل نے اپنے سادے انداز میں اسے سمجھایا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

''اچھا اور گاڑی ذرا تیز چلاؤ۔۔۔'' سارے راستے وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔ جس وقت وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ زیان صوفہ پر سر جھک کر بیٹھا ہوا تھا۔

''اسلام علیکم!'' زیان نے اپنا سر اٹھایا اور نگین کو تیز نظروں سے گھورا۔ اس کی آنکھیں غصے سے انگارہ بنی ہوئی تھیں، کانوں کی لوئیں شعلے کی طرح سرخ ہو چکی تھیں اور کنپٹی کی رگیں نمایاں ہو کر دھڑکنے لگی تھیں۔ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے۔

''سکینہ۔۔۔ سکینہ'' وہ چلایا۔ سکینہ کچن سے بھاگتی ہوئی آئی۔

''جی زیان بھائی۔۔۔۔ ارے بھابی آپ۔۔۔۔''

''ایک سیکنڈ ضائع کیے بغیر امل کو لے کر اوپر چلی جائیں مجھے ان سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔'' زیان نے سکینہ کی بات کاٹی۔ سکینہ اس کا غصہ دیکھ کر ڈر گئی اور چپ چاپ امل کو لے کر اوپر کمرے میں چلی گئی۔

نگین لاؤنج کے دروازے کے پاس آنکھیں جھکائے کھڑی تھی۔ آگے بڑھنے کی

ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی اچانک اسے زیان کے قدم اپنی طرف بڑھتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اس نے جیسے ہی آنکھ اٹھا کر دیکھا تو ایک جھٹکے سے، زیان نے اس کی کلائی مضبوطی

سے پکڑی اور اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے سٹڈی روم تک لے آیا۔اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ نگین کو تکلیف ہونے لگی۔زیان کے چہرے پر غصے کی شدت صاف نظر آرہی تھی اور اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی تپش تھی۔ نگین نے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کی مگر اس کی گرفت اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئی۔اس کو سٹڈی روم میں لا کر دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔ نگین کی سانسیں پھول گئیں۔وہ زیان کی گرفت میں بے بس تھی۔زیان کا غصہ بڑھتا جارہا تھا اور نگین کی بے چینی اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھی۔سٹڈی روم کی خاموشی میں صرف ان کی سانسوں کی آواز گونج رہی تھی۔ نگین کبھی زیان کے مضبوط ہاتھوں کو دیکھتی جو اس کی کلائی پر گرفت کیے ہوئے تھے اور کبھی پیچھے بند دروازے کو جس سے فرار کی کوئی راہ نظر نہیں آرہی تھی۔اس کی آنکھوں میں خوف اور بے چینی کی جھلک صاف دیکھی جاسکتی تھی۔

"کس کی اجازت سے آپ امل کو اپنے ساتھ لے کر گئیں تھیں؟" وہ بالکل اس کے روبرو آ کر کھڑا تھا ہاتھ ابھی تک نہیں چھوڑا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ ہوتی کون ہیں میری اجازت کے بغیر میری بیٹی کو لے کر جانے والی؟ آپ نے مجھ سے پوچھنا بھی گوارا کیا؟ میں نے آپ کو پہلے ہی دن وارن کیا تھا لیکن شاید آپ کو میری بات سمجھ نہیں آئی۔" اس کی آواز بلند ہو رہی تھی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے کہ جس طرح آپ نے میرے سارے گھر والوں کو شیشے میں اُتارا ہے اسی طرح میری بیٹی کو ہتھیار بنا کر آپ مجھے بھی قابو کر لے گی تو یہ آپ کی بھول ہے۔" ایک جھٹکے سے اس کی کلائی چھوڑ دی۔ نگین اس وقت یہ سوچ رہیں تھی کہ اس کو کہاں درد زیادہ ہو رہا ہے۔ کلائی میں یا دل میں؟ وہ فیصلہ نہ کر پائی۔

"آئندہ اگر میری اجازت کے بغیر امل کو کہیں بھی لے کر گئیں تو نتائج کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی۔ وہ میری بیٹی ہے، میری اجازت کے بغیر وہ کہیں بھی نہیں جائے گی مجھے مجبور مت کریں کہ میں سارے لحاظ بھول جاؤں اگر اس گھر میں رہنا ہے تو پھر انسانوں کی طرح رہیے دوبارہ اپنی من مانی کرنے کی کوشش کی تو میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کروں گا یہ آخری وارننگ ہے اب آپ یہاں سے جا سکتی ہیں۔۔۔لیو۔۔" وہ چلایا۔ نگین کا دل ٹوٹا

Clubb of Quality Content

تھا کہ اس کے ٹوٹنے کی آواز آسمانوں تک سنائی دی۔ وہ خاموشی سے سٹڈی سے نکل گئی لیکن باہر آتے اس کے قدم رُک گئے۔ سٹڈی کے دروازے کے پاس سارہ کھڑی تھی اس کی نظروں میں ملال تھا۔ نگین نے بس ایک نظر اس کو دیکھا اور واپس سر جھکا کر اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ سارہ سے برداشت نہیں ہوا وہ بنا سوچے سمجھے سٹڈی میں چلی گئی۔

"کون ہیں آپ؟ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میرا بھائی کہاں ہے؟" دروازہ کھلتے ساتھ ہی وہ بولی۔

"سارہ کیا کہہ رہی ہو؟" زیان سکندر حیرت سے اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا۔

"صحیح کہہ رہی ہوں آپ ہیں کون؟ آپ میرے بھائی نہیں ہو سکتے میرا بھائی تو مہربان تھا، نرم تھا، ہمدرد تھا، شفیق تھا وہ اتنا رحم دل تھا کہ انسانوں کی تکلیف تو چھوڑ جانوروں کے درد کو بھی محسوس کر لیتا تھا۔ اس کی شفقت اور ہمدردی کی مثالیں ہر جگہ ملتی تھیں۔" زیان سر جھکا کر اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"پتہ نہیں کیوں لیکن آج مجھے کرن اور آپ میں کوئی فرق نہیں لگا۔" اس کے چہرے پر تنقیدی مسکراہٹ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سارہ بس! تم حد پار کر رہی ہو۔" زیان نے اسے خاموش کروانے کی کوشش کی لیکن وہ بولتی رہی۔

"آپ کی کہانی میں وہ ولن تھی اور نگین بھابی کی کہانی میں آپ ہیں، جو کچھ میں نے آج سنا ٹرسٹ می بھائی مجھے یقین نہیں ہو رہا۔" سارہ کی آنکھوں میں درد تھا۔

"ایک بات بتائیں بھائی کیا ان تین مہینوں میں نگین بھابی نے کبھی آپ کا مان توڑا؟ آپ تو ان سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے کبھی انہوں نے شکایت کی؟ وہ اس دن جب آپ نے یہ تک کہہ دیا کہ آپ کو ان پر بھروسہ نہیں کیا وہ آپ سے اس بات پر لڑیں نہیں تو پھر وہ بری کیسے ہوئی اور کیا کہا تھا آپ نے بھابی نے ہمیں شیشے میں اتار رکھا ہے۔ چلو مان لیتے ہیں لیکن وہ ڈیڑھ سال کی بچی کا کیا جو ایک سیکنڈ بھی ان کے بغیر نہیں رہ سکتی کیا اس بچی کو بھی بھابی نے شیشے میں اتارا ہے؟ سیریسلی بھائی میں تو آپ کی سوچ پر حیران ہوں۔" کچھ پل وہ اپنی سانسیں بحال کرنے کے لیے رکی۔

"نا آپ پوچھیں گے نا ہی بھابی آپ کو بتائیں گی، میں جانتی ہوں آپ دونوں کو تو چلیں میں ہی بتا دیتی ہوں کہ کل بھابی آپ کی سو کالڈ اجازت کے بغیر

کیوں گئی تھیں۔" اجازت لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی لیکن اگلے ہی پل وہ رُک گئی کیونکہ اس نے زیان کے چہرے پر اذیت محسوس کی۔ وہ لگاتار اپنی بہن کو تعجب سے دیکھ رہا تھا۔

"بھائی۔۔۔؟" وہ اس کے پاس گئی اور کرسی پر بیٹھا دیا اور ساتھ والی کرسی پر خود بیٹھ گئی۔

"آئی ایم سوری بھائی لیکن کل جس تکلیف سے بھابی گزری ہیں میں بیان بھی نہیں کر سکتی۔"

سارہ نے سر جھٹکا۔

"کیا ہوا تھا کل؟" سارہ نے زیان کے چہرے پر پہلی بار نگین کے لیے فکر دیکھی تھی۔

"کل اُن کی امی کو ایمر جنسی میں ہسپتال لے جایا گیا اور ان کی حالت بہت نازک تھی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ موت سے لڑ کر واپس آئی ہیں۔ اگر تھوڑی دیر اور گزر جاتی تو شاید وہ انہیں بچا نہ پاتے اور کل پہلی بار میں نے نگین بھابی کو اتنا ٹوٹا ہوا دیکھا ہے ان کی وہ بے چینی، ان کی وہ حالت میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی۔ مسکراتے چہرے کو میں نے پہلی بار روتے دیکھا۔ ان سب کے باوجود وہ امل سے غافل نہیں ہوئی ساری رات جاگ کر گزاری پتہ نہیں کچھ کھایا بھی ہے کہ نہیں۔" سارہ کی بات سن کر زیان کو اپنے رویے پر شرمندگی ہوئی۔

"بھائی وہ بے قصور ہو کر بھی مجرموں کی طرح آپ کی باتیں سنتی رہی، پتہ نہیں آپ کے سامنے ان کی زبان کیوں بند ہو جاتی ہیں۔"

"سارہ میں کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتا ہوں تو دروازہ بند کر کے جانا۔" یہ سارہ کیلئے اشارہ تھا تو وہ خاموشی سے وہاں سے چلی گئی۔

اوپر نگین نے امل کو فیڈر دے کر لیٹا دیا، وہ سونے ہی والی تھی۔ خود زمین پر بیٹھ گئی۔ زیان کی باتیں اب اس کے ذہن میں نہیں تھی وہ تو ابھی تک اپنے گھر کے لان میں کھڑی تھی۔ اس کی زندگی صبر اور تحمل کی داستان تھی۔ جہاں اگر کوئی غیر زخم دیتا تو مرہم کے لیے پہلے سے اس کے اپنے موجود ہوتے تھے۔

2

اقبال شاہ اپنے علاقے کے معزز شخصیت تھے۔ عافیہ سے شادی کے بعد اللہ نے ان کو جڑواں بیٹیوں سے نوازا تھا۔ دونوں کے لیے وہ خوشی کا دن تھا۔ بیٹیاں تو اللہ کی رحمت ہوتی ہیں اور ان کے گھر پہ تو پھر دو دو رحمتیں آئی تھیں۔

جڑواں بیٹیوں کا سن کر جہاں بہت سے لوگوں نے مبارکباد دی وہی کچھ لوگوں نے دل جلی باتیں بھی سنائی۔

"اس دور میں ایک بیٹی کو سنبھالنا مشکل ہو گیا عافیہ بہن تمہاری تو پھر خیر سے دو دو ہیں۔ بیٹیوں کی پرورش کرنا وہ بھی اس دور میں، بس! اللہ اقبال بھائی کو ہمت دے۔" عافیہ بیگم کے دل کو تکلیف ہوئی، لوگوں کی باتوں نے انھیں الجھا دیا تھا۔

"اقبال؟ کیا بیٹیاں بوجھ ہوتی ہیں؟" گھر آ کر اپنے شوہر سے سوال کیا تو اقبال شاہ مسکرائے وہ جانتے تھے عافیہ بیگم نے لوگوں کی باتوں کو دل پہ لے لیا ہے۔

"نہیں عافیہ بیگم! بیٹیاں تو رونق اور عزت ہوتی ہیں۔ وہ والدین کی شفقت محبت اور خوشی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ بیٹیاں تو اللہ کی رحمت ہوتی ہیں اور اللہ یہ رحمت ہر ایک کے گھر میں نہیں بھیجا کرتا۔ ہم تو خوش نصیب ہیں کہ ایک وقت میں ہمیں دو بیٹیوں سے نوازا گیا۔ شکر ادا کرو بیگم کہ ہمیں اس ذات نے اس رحمت کے لیے چن لیا۔" وہ بہت پیار سے سمجھا رہے تھے۔

اقبال شاہ کو اتنا خوش اور مطمئن دیکھ کر عافیہ بیگم کا دل سکون میں آ گیا۔ انابیہ اور اسماء ابھی پانچویں سال میں تھی کہ عافیہ بیگم پھر سے اُمید سے ہو گئیں۔ ان کے دل نے بیٹے کی خواہش جنم لی۔ عافیہ بیگم کو اپنی بیٹیاں پیاری تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ ہمارا معاشرہ کس قسم کی سوچ رکھتا ہے۔ خیر وقت گزرا اور الٹرا ساؤنڈ سے پتہ چلا کہ اس بار بھی جڑواں بچے ہیں البتہ صنف واضع نہیں تھی۔ عافیہ بیگم گھبرا گئیں، ان کو ڈر تھا کہ کہیں پھر سے جڑواں بیٹیاں نہ ہو جائیں

عام طور پر وہی ڈر جو ہر مشرقی عورت کو ہوتا ہے۔اقبال شاہ نے اپنی بیوی کی فکر مندی بھانپ لی۔

"یہ سب اللہ کے فیصلے ہیں۔اللہ کے فیصلوں میں راضی رہو گی تو وہ تمہیں بن مانگے بہت کچھ عطا کرے گا۔بس اپنی صحت کا خیال رکھا کرو ٹینشن سے بچوں پر برا اثر پڑے گا۔" وہ اقبال شاہ کو دیکھتی رہ گئیں۔اتنا سکون اس شخص میں، اتنا صبر اتنا توکل ان کی باتیں عافیہ بیگم کے سکون کا ذریعہ بنتی۔ بالآخر بچوں کی پیداش کا دن آگیا، ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئی۔ دونوں کے لیے وہ لمحہ انتہائی خوشی، محبت اور شکر گزاری سے بھرپور تھا۔بچوں کی آمد سے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ پڑی اور سب لوگوں نے بچوں کو پیار دعائیں اور نیک تمناؤں سے نوازا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

لڑکے کا نام عافیہ بیگم نے برہان شاہ

رکھا جبکہ لڑکی کا نام اقبال شاہ نے نگین اقبال رکھا۔اقبال شاہ نے جب نگین کو پہلی بار اپنی گود میں لیا تو محبت سے ان کی آنکھیں بھر آئی پتہ نہیں کیوں اقبال شاہ کو اپنے سب بچوں میں نگین پر زیادہ پیار آیا۔جب اس نے اپنی ننھی ننھی آنکھیں کھولی تو اس کی آنکھیں اقبال شاہ کی آنکھوں سی تھی۔انہوں نے اپنی بیٹی کا ماتھا چوما اور بڑی ہی دیر اس کو محبت سے دیکھتے رہے۔

”بیٹا بھی آپ کا ہے اقبال صاحب، اس کو بھی دیکھ لیں۔“ عافیہ نے خوشی سے برہان کو ان کی طرف بڑھایا برہان کو بھی انہوں نے بہت پیار کیا۔ عافیہ بیگم کو اب اپنی زندگی خوش اور مکمل لگی۔

وقت گزرا دونوں بچے چلنے کی عمر میں پہنچ گئے۔ وہ دونوں گھر کی رونق تھے۔ انابیہ اور اسماء بہت پیار کرنے والی بہنیں ثابت ہوئی۔ وہ ان دونوں کا بہت خیال رکھتی تھی زندگی میں سکون تھا لیکن طوفان سے پہلے کا سکون ہر کوئی نہیں بھانپ سکتا۔

☆☆☆

یہ اُن دِنوں کی بات تھی جب برہان اور نگین سال کے ہو گئے تھے۔ برہان تو اور بچوں کی طرح چلنے کی کوشش کرتا لیکن نگین کوشش کے باوجود بھی نہ چل پاتی ان دونوں کو لگا کے بعض بچے دیر سے چلنا شروع کرتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ برہان چلنے لگا جبکہ نگین کو چلنے میں مشکل ہوتی تھی۔ چلتے چلتے گر جاتی اور اکثر بیمار رہتی۔ بالآخر وہ نگین کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے اس وقت وہ ڈیڑھ پونے دو سال کی تھی۔

اس کا پورا چیک اپ ہوا۔ رپورٹس آنے تک وہ کافی پریشان رہے خاص کر اقبال شاہ ان کو نگین سے بہت محبت تھی۔ وہ اپنے بیٹی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔ والدین اولاد کی

تکلیف کبھی نہیں دیکھ سکتے۔رپورٹ آنے سے ایک رات پہلے اقبال شاہ نے اُٹھ کر تہجد ادا کی اور اپنے پروردگار سے اپنی بیٹی کی صحت مند زندگی کی دعائیں مانگی ان کو یقین تھا کہ تہجد کی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتی بس پورے خلوص سے دعا مانگی جائے اور یہ یقین ہو کہ میرا رب سن رہا ہے اور وہی ذات پریشانیوں کو راحت میں بدلنے پر قادر ہے جلد یا بدیر دعائیں ضرور قبول ہو جاتی ہیں۔دعا کرنے کے بعد وہ نگین کی پاس گئے اور اس پر دم کر کے پھونک دیا۔

عافیہ بیگم اس وقت جاگ کر یہ منظر دیکھ رہی تھیں۔ان دونوں باپ بیٹی کی محبت مثالی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نگین کو جووینائل اوسٹیوپوروسس ہے۔یہ ایک نایاب بیماری ہے جس میں ہڈیاں کمزور اور بھر بھری ہو جاتی ہیں۔جس سے فریکچر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔یہ عموماً بچوں اور نوجوانوں میں پایا جاتا ہے۔"رپورٹ دیکھنے کے بعد ڈاکٹر نے بتایا۔یہ بات سن کر وہ دونوں بہت پریشان ہو گئے،ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ڈاکٹر نے اپنی بات جاری رکھی۔

"لیکن گھبرانے کی بات نہیں ہے انشاءاللہ یہ ٹھیک ہو جائیں گی۔بس آپ لوگوں نے اس بچی کا بہت خیال رکھنا ہے۔یہ بیماری بہت کم بچوں میں پائی جاتی ہے لیکن یہ وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جاتی ہے۔بس ایکسٹرا کیئر اور میڈیکیشن سے یہ جلدی صحت یاب ہو جائیں

گی۔" اپنی ماں کی گود میں بیٹھی نگین بے خبر اپنے کھلونے سے کھیل رہی تھی۔ اپنی بیٹی کو دیکھتے ہی اقبال شاہ کی آنکھوں میں ایک گہرا درد چھلک اٹھا۔ ان کی سب سے پیاری اولاد پر امتحان آگیا تھا۔ جس عمر میں بچے کھیلتے ہیں، اس عمر میں وہ اس بیماری سے لڑے گی۔ نگین کبھی اپنے کھلونے سے کھیلتی تو کبھی اپنے سامنے بیٹھے ڈاکٹر کو دیکھتی۔ چھوٹی سی عمر میں بھی اس کی آنکھوں میں سمجھداری تھی۔

"بس اقبال صاحب آپ نے ریگولر چیک اپ کبھی مس نہیں کرنا باقی فی الحال اس کو تھراپی کی ضرورت تو نہیں لگ رہی۔ دوائیوں سے ہی ٹریٹمنٹ شروع کرتے ہیں۔" وہ اس ٹائم پاکستان کے بہترین پیڈیاٹریشن ڈاکٹر امجد کی کلینک میں بیٹھے تھے جن کی باتوں نے انہیں تھوڑا حوصلہ دیا۔

☆☆☆

"دیکھو انابیہ اور اسماء نگین آپ کی چھوٹی بہن ہے اور تھوڑی بیمار بھی ہے تو آپ دونوں نے اپنی بہن کا بہت خیال رکھنا ہے۔ ہر کام میں اس کی مدد کرنی ہے بیمار بچہ تو اللہ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لیے اس کو کبھی تنگ نہیں کرنا اور ہاں ان سب میں بیچارے برہان کو نہ بھول

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جانا۔" اقبال شاہ اپنی سات سالہ بیٹیوں کو اتنا سنجیدہ دیکھ کر بولے وہ ماحول کو نارمل کرنا چاہتے تھے۔

"ابو نگین ٹھیک ہو جائے گی ناں؟" اسماء نے اپنے باپ سے سوال کیا۔

"انشاءاللہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔" شاید وہ ان سے زیادہ خود کو تسلی دے رہے تھے۔

"چلو اب آپ دونوں اپنے روم میں جاؤ شاباش۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شب بخیر ابو۔"

"شب بخیر۔" بچوں کو بھیج کر جب وہ کمرے میں آئے تو برہان اپنے کارٹ میں سو رہا تھا جبکہ عافیہ بیگم نے نگین کو اپنے ساتھ ہی لٹایا ہوا تھا۔ رونے سے ان کی آنکھیں سوج گئی تھیں اور پریشانی سے نیند غائب۔

"روتی کیوں ہو عافیہ بیگم؟" اقبال شاہ نے ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیسے نہ روؤں اقبال صاحب لڑکی ذات ہے اگر کسی کو پتہ چل گیا تو خاندان میں یہ بات جنگل کی آگ کی طرح پھیل جائے گی۔ لوگ کیا کہیں گے؟ آپ کو یاد نہیں انابیہ اور اسماء کی

پیدائش پر لوگوں نے کس کس طرح کی باتیں سنائی تھی اور اب تو تیسری بیٹی وہ بھی بیمار ہم اس کو کہاں کہاں اور کس کس سے چھپائیں گے؟ ایک نہ ایک دن لوگوں کو سمجھ آہی جائے گی۔ بڑی ظالم دنیا ہے میری بچی کو جینے نہیں دے گی۔ اللہ یہ کس آزمائش میں ڈال دیا۔" وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔

"اللہ پر بھروسہ رکھو عافیہ بیگم اور مجھے دنیا کی کوئی پرواہ نہیں اور جہاں تک آزمائش کی بات ہے تو وہ زندگی کا حصہ ہے اور ہر انسان کو اپنی زندگی میں مختلف قسم کی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ کسی پر بھی آسکتی ہے۔ اگر ہم اس وقت کو صبر اور تحمل سے گزاریں گے تو تم دیکھنا اللہ ہمارا صبر ضائع نہیں ہونے دے گا۔ وہ اس صبر کے بدلے ہماری بیٹی کو لمبی عمر اچھی صحت اور خوشحالی عطا کرے گا۔ تم بس اپنے اللہ پر توکل رکھو دنیا کی باتوں پر غور مت کرنا۔ اب شاباش سو جاؤ۔" عافیہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کیے اقبال شاہ کی باتیں عافیہ کے لیے تھراپی کا کام کرتی تھی۔ اقبال شاہ سے باتیں کر کے انہیں لگتا تھا جیسے ان کے کندھوں سے بوجھ ہی اتر گیا ہو۔ کچھ لوگوں کی باتیں مرہم کی مانند ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھا کر وہ واش روم کی طرف چلے گئے عافیہ بیگم جانتی تھیں کہ وہ تہجد ادا کرنے جا رہے ہیں۔

☆☆☆

Clubb of Quality Content

دو تین سالوں تک نگین کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ گھر والے اس کا اتنا خیال کیوں رکھ رہے ہیں لیکن جب وہ پانچ سال کی ہوئی اور برہان سکول جانے لگا تب پہلی بار اس پانچ سال کی بچی کو کچھ احساس ہوا وہ سمجھدار تو تھی لیکن بچے تو بچے ہی ہوتے ہیں۔ برہان کو سکول جاتا دیکھ کر اس نے

بھی ضد پکڑلی کہ وہ بھی جائے گی۔روز برہان کو سکول جاتے دیکھ کر اس کے دل میں مزید سوال اٹھتے تھے کہ وہ کیوں نہیں جاسکتی۔ تین سالوں کے علاج نے اس کو کافی بہتر بنادیا تھا لیکن ابھی تک ڈاکٹر امجد کی طرف سے اوکے رپورٹ نہیں آئی تھی وہ ذرا بھی بھاگتی تو تھک کر وہیں بیٹھ جاتی۔وہ جانتی تھی کہ وہ بیمار ہے۔اپنی عمر کے بچوں سے کافی سمجھدار بھی تھی لیکن پھر بھی اس نے ضد پکڑلی کہ اس نے بھی سکول جانا ہے جس طرح اس کے باقی بہن بھائی جاتے ہیں۔

”ابو ایک بات پوچھوں؟“ ناشتے کے بعد جب سب سکول چلے گئے تو اس نے بڑی معصومیت سے اپنے باپ سے سوال کیا۔گلابی فراک کے ساتھ بال دو پونیوں میں باندھے ہوئے تھے، گلابی گال موٹی موٹی خوبصورت ہیزل آنکھیں جن میں کافی سوال تھے۔

"جی ابو کی جان پوچھیں۔" اقبال شاہ اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولے۔

"میں کیوں نہیں سکول جا سکتی؟ برہان کی طرح، کیا میں بہت بیمار ہوں ابو؟ کیا میں کبھی سکول نہیں جاؤں گی۔ میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں بھی برہان کی طرح یونیفارم پہن کے سکول جاؤں۔ کیا میں اچھی بچی نہیں ہوں۔ وہ اس دن مریم کہہ رہی تھی کہ میں بیمار ہوں اور کبھی سکول نہیں جاؤں گی۔" اس کی خوبصورت آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"بیٹا مجھے ایک بات بتاؤ ہم کس کی عبادت کرتے ہیں؟ کس سے مدد مانگتے ہیں؟ کون ہے جو ہماری پرابلم کو حل کرتا ہے؟" انہوں نے اپنی بیٹی سے الٹا سوال پوچھ لیا۔

"اللہ تعالیٰ اور کون۔" اس نے بہت معصومیت سے جواب دیا اور بڑے اطمینان سے اپنی کرسی سے ٹیک لگا لی۔

"ویری گڈ میری بیٹی تو بہت انٹیلی جینٹ ہے۔ تو پھر آج میری ایک بات یاد رکھنا بچہ، اللہ سے جب ہم کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہمیں عطا کرتا ہے یا پھر اس سے بھی بہتر سے نوازتا ہے تو بس آپ اللہ سے دعا کیا کرو کہ وہ آپ کو جلدی سے ٹھیک کر دے اور آپ بھی سکول جانے لگو اور آپ کو پتہ ہے اللہ تعالیٰ بچوں کی دعائیں بہت جلدی قبول کرتا ہے۔ تو آپ مجھ سے ایک پرومس کرو گی؟"

"جی ابو۔۔۔" وہ ایک دم الرٹ ہو کر سیدھی ہو گئی۔

"آئندہ کسی کی باتوں کو دل پہ نہیں لے گئی۔۔۔۔وعدہ۔" اقبال شاہ نے اپنے ہاتھ

آہستہ سے نگین کی طرف بڑھائے جیسے وہ ایک اَن کہی بات کو ان دونوں کے بیچ کے خاموش عہد میں باندھنا چاہتے ہوں۔ نگین نے لمحہ بھر کے لیے توقف کیا پھر دھیرے سے اپنے ہاتھ اقبال شاہ کے ہاتھوں پر رکھ دیے، اور ان کے درمیان ایک نیا وعدہ قائم ہو گیا۔

"پکا والا وعدہ۔" وہ خوشی سے بولی۔

"آپ بہت جلد سکول جاؤ گی۔" عافیہ بیگم نے پیچھے سے آواز لگائی۔

"برہان کی طرح یونیفارم پہن کر امی؟" اس نے پھر پوچھا۔

"بالکل اور ساتھ میں نیا سکول بیگ اور کتابیں بھی لے کر۔" یہ بات سن کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔

"امی آپ بہت اچھی ہیں۔"

"اور ابو؟" اقبال شاہ نے کہا تو وہ اُن کی طرف بھاگی اور گلے لگ کر کہا۔

"آپ ڈبل اچھے ہیں ابو۔۔۔" اس نے معصومیت سے کہا اور پھر لان کی طرف بھاگ گئی۔

☆☆☆

نگین کو پڑھنے کا بہت شوق تھا اس لیے وہ گھر میں موجود بے شمار کتابوں کا مطالعہ کرتی رہتی تھی۔اس کے اس شوق میں اقبال شاہ اور اس کے گھر والے بھی اس کی بھرپور مدد کرتے تھے۔وقت کے ساتھ ساتھ اللہ کے کرم سے وہ تیزی سے صحت یاب ہونے لگی۔وہ اس وقت آٹھ سال کی تھی جب ڈاکٹر امجد کی طرف ان کا لاسٹ وزٹ تھا۔اس کی ساری رپورٹ صحیح آئی تھی اور اب وہ اپنی نارمل زندگی شروع کر سکتی ہے۔اقبال شاہ نے ڈاکٹر صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا انہوں نے کافی سال ان کی بہت مدد کی وقت بے وقت گھر آکر نگین کو ٹریٹ کیا۔

"مبارک ہو اقبال صاحب اللہ نے آپ کی دعائیں سن لی اب نگین نارمل زندگی شروع کرنے کے لیے پوری طرح سے تیار ہے۔کیوں نگین سکول لائف کے لیے تیار ہو؟"انہوں نے بہت شفقت سے پوچھا۔

"جی ڈاکٹر انکل میں تیار ہوں۔" وہ عام بچوں سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ تھی۔اس کی شخصیت میں ٹھہراؤ تھا۔

"دیکھو بیٹا آپ ایک سمجھدار بچی ہو تو بس یہ بات یاد رکھنا کہ اب آپ بالکل ٹھیک ہو گئی ہیں اپنے آپ کو کبھی اس احساس میں نہ ڈالنا کی آپ کسی سے کم ہو۔" نگین کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ بلاشبہ اس کی

مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔ ڈاکٹر کے کلینک سے نکل کر اقبال شاہ نے سب سے پہلے اپنی بیٹی کو سکول بیگ اور یونیفارم خرید کر دیا۔ دونوں باپ بیٹی نے اس دن خوب شاپنگ کی پہلے کے برعکس اب وہ آرام سے گھوم پھر سکتی تھی۔ نگین خوشی خوشی اپنے لیے شاپنگ کر رہی تھی۔ پہلی بار اپنی بیٹی کو اتنا خوش اور صحت مند دیکھ کر وہ پھولے نہ سمائیں۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

☆☆☆

بالآخر اس کے سکول کا پہلا دن آ ہی گیا۔ نگین حد سے زیادہ پر جوش اور خوشی کے ساتھ تیار ہو رہی تھی۔ اس کی تیاری میں اقبال شاہ اور گھر والوں نے بھی پوری دلچسپی سے اس کا ساتھ دیا۔ وہ مختلف احساسات سے گزر رہی تھی جن میں خوشی، تجسس، بے چینی اور گھبراہٹ شامل تھی۔ وہ نئے دوست بنانے اور نئی چیزیں سیکھنے کے لیے پُر جوش تھی۔ اس کا داخلہ برہان کے سکول میں ہی کروایا گیا تھا۔ برہان تیسری کلاس میں گیا تھا جبکہ اسے پہلی کلاس میں

داخلہ ملا تھا، حالانکہ اس نے ٹیسٹ بھی کامیابی سے پاس کر لیا تھا۔ مگر سکول کی پالیسی کے تحت نئے آنے والوں کو ابتدا سے ہی آغاز کرنا ہوتا تھا تاکہ وہ بہتر طریقے سے سکول کے نظام میں ڈھل سکیں۔ عافیہ نے بہت پیار اور دعاؤں سے اسے سکول بھیجا۔ سکول پہنچ کر وہ پہلے تو کنفیوز ہو گئی لیکن برہان کے ساتھ نے اس کو تھوڑی ہمت دی۔ برہان اس کو کلاس تک چھوڑنے آیا۔

"تو کیا تم تیار ہو؟" برہان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"بالکل۔۔" اس نے گہری سانس لے کر کہا اور اپنی کلاس میں چلی گئی۔ کلاس میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر مریم پر پڑی، مریم اس کی چچازاد بہن تھی اور وہ اس سے سال بھر ہی چھوٹی تھی۔ نگین اس کے پاس چلی گئی۔ دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ سکول کا پہلا دن ہمیشہ ایک دلچسپ اور مختلف تجربہ ہوتا ہے۔ نگین دیکھ رہی تھی کی کچھ بچے خوشی سے آرہے تھے جبکہ کچھ بچے نئی جگہ پر جانے کی وجہ سے پریشان یا روتے دھوتے نظر آرہے تھے۔

نگین یہ منظر بڑی دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ کلاس شروع ہوئی ٹیچر نے انٹروڈکشن دیا۔ سکول کا پہلا دن اس نے خوب انجوائے کیا۔ چھٹی کے وقت برہان نے اپنی بہن کے چہرے پر

بے حد خوشی دیکھی تو ذرا مطمئین ہو گیا۔گھر آکر بھی نگین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور اس کی آنکھیں چمک رہی

تھی۔وہ اقبال شاہ کے انتظار میں تھی کیونکہ وہ اپنے والد کے ساتھ ہر بات شیئر کرتی تھی اور اقبال شاہ بھی اس کی باتیں سننے کے لیے ہمیشہ وقت نکالتے تھے۔یہ ادا باپ بیٹی کے تعلقات کو مزید مضبوط بناتی تھی اور نگین کو یہ احساس دلانے میں مدد کرتی تھی کہ اس کا والد ہمیشہ اس کے ساتھ ہے اور اس کی باتیں سننے کے لیے تیار ہے۔شام کو جب وہ واپس آئے تو نگین نے ان سے اپنے دن کی تفصیلات شیئر کی۔اپنی بیٹی کو یوں خوش دیکھ کر اقبال شاہ کو راحت ملی۔ باپ کی خوشی اکثر اس کی اولاد کی خوشیوں اور کامیابوں سے جڑی ہوتی ہیں ان کے دل کی خوشی ان تمام چیزوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

☆☆☆

اس کے کلاس فیلو جانتے تھے کہ وہ برہان کی بہن ہے لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ دونوں جڑواں ہیں کیونکہ کبھی بتانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی لیکن جب یہ راز کھولا تو نگین کی زندگی میں نئے احساسِ کمتری نے جنم لیا۔یہ رزلٹ کے دن کی بات تھی جب مریم سمیت

سب کافی کنفیوز تھے۔البتہ نگین قدرِ مطمئن تھی اس کے ایگزامز کافی اچھے ہوئے تھے۔

رزلٹ اناؤنس ہوا تو پتہ چلا کہ نگین کلاس میں فرسٹ آئی۔سب بچوں نے اس کے لیے تالیاں بجائیں، پرنسپل نے اس کو سٹیج پر بلا کر ٹرافی دی۔وہ بہت خوش تھی لیکن یہ خوشی زیادہ دیر تک نہیں رہی۔مریم کی چھپی ہوئی ضد اس دن سامنے آگئی۔وہ اس کی پوزیشن کو ہضم نہ کر سکی اور تقریب کے بعد اس نے اپنی کلاس کی ہر بچی کو یہ بتادیا کہ نگین بچپن سے بیمار ہے اور وہ برہان کی جڑواں بہن ہے۔جب نگین کلاس میں آئی تو سب بچوں نے اسے بہت تنگ کیا،اس کو جھوٹا کہا جبکہ سچ یہ ہے کہ اس نے کبھی خود نہیں کہا تھا کہ وہ برہان کی چھوٹی بہن ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے وہ دیکھو نگین آئی ہے تم تو ہماری ایج کی ہو ہی نہیں تو آج سے سب تمہیں نگین باجی کہیں گے۔" پیچھے سے کسی نے آواز لگائی۔

"کیا تم واقعی بیمار تھی یا سکول نہ جانے کا بہانے تھے۔" پوری کلاس اس پر ہنس رہی تھی سوائے ایک بچی کے اس کا نام عیناہ تھا۔سب اس کو ایج شیم کر رہے تھے اور مریم سب کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی۔اس کو باقیوں سے گلا نہیں تھا لیکن مریم کے اس رویے سے وہ بہت افسردہ ہو گئی۔

"کین یو گائز پلیز سٹاپ دس؟" عیناہ سے برداشت نہیں ہوا۔ اتنا کہہ کر وہ

اپنی جگہ سے اُٹھ کر نگین کے پاس گئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کلاس سے باہر لے آئی۔

"کانگریچولیشنز" ہاتھ ملاتے ہوئے ٹرافی کی طرف اشارہ کیا۔

"تھینک یو۔" مسکراہٹ اس کے لبوں پر واپس آ گی۔ عیناہ اپنا بیگ سنبھالے وہاں سے چلی گئی۔ وہ مڑی تو دیکھا کہ برہان سب سن چکا تھا۔ مریم کو ٹھیک کرنے کے ارادے سے وہ آگے بڑھا کہ نگین نے اس کو روک لیا۔

"ابو نے کیا سکھایا تھا برہان کہ برائی کا جواب برائی سے نہیں دینا چاہیے کبھی کبھی خاموشی بہترین جواب ہوتی ہے۔" وہ اپنی عمر سے کچھ زیادہ ہی سمجھدار تھی۔ یہ کہہ کر وہ اپنے بھائی کو وہاں سے لے گئی البتہ مریم کی عداوت سے اس کو کافی تکلیف ہوئی۔

"ابو اِس میں میرا کیا قصور کہ میں بیمار تھی یا میں سکول دیر سے بیٹھی یہ تو سب اللہ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے ناں آپ نے بتایا تھا۔" اس دن وہ کافی اداس لگ رہی تھی۔

"تو پھر سب نے مل کر میری انسلٹ کیوں کی؟ خاص کر مریم نے، مجھے بہت برا لگا ابو میں کیا کروں؟"

"اچھا بتاؤ ہمارا دین کیا کہتا ہے اس صورتحال میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" اقبال شاہ نے اس سے پوچھا۔ نگین کو اپنے باپ کی یہ عادت بہت پسند تھی کہ وہ ہمیشہ اس کے سوال پر سوال پوچھ کر جواب کو آسان کر دیتے تھے۔

"دوسروں کے ساتھ ویسا سلوک نہ کرو جیسا وہ تمہارے ساتھ کرتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ مہربانی اور احترام سے پیش آؤ، چاہے انہوں نے تمہاری بے عزتی کی ہو یا تمہیں ذلیل کیا ہو۔" اس نے اپنے باپ کا سکھایا ہوا سبق جیسے دہرایا۔

"اور (وَلْيَتَلَطَّفْ) کے بارے میں تم کیا جانتی ہو؟"

"یہ قران پاک کی سورۃ کہف کی انیسویں آیت کا لفظ ہے۔ یہ لفظ تھوڑا بڑا لکھا ہوتا ہے کیونکہ یہ قران پاک کا درمیان ہوتا ہے اور اس کا مطلب ہے، 'نرمی سے پیش آنا چاہیے'۔"

"تو بس پھر آپ خود سمجھدار ہو نگین اگر کوئی ڈس رسپیکٹ کر رہا ہے تو صبر کا مظاہرہ کرنا اور اختلاف کے باوجود بھی نرمی سے پیش آنا۔ جسٹ اِگنور ہر اپنی پڑھائی پر فوکس کرو اور ہاں عافیہ رات کو ڈنر ہم باہر کریں گے۔ میری بیٹی فرسٹ جو آئی ہے۔" اقبال شاہ کو جیسے یاد آیا۔

"فرسٹ تو میں بھی آیا ہوں پھر میری ٹریٹ کہاں ہے؟" برہان نے معصومیت

سے پوچھا۔

"تم تو ہر سال فرسٹ آتے ہو لیکن نگین پہلی بار آئی ہے تو یہ ڈنر نگین کے نام۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ نگین اپنے باپ کے شفیق چہرے کو دیکھتی رہ گئی۔

☆☆☆

وقت کے ساتھ ساتھ جہاں مریم کی ضد بڑھتی جا رہی وہیں نگین اور عیناہ کی دوستی مضبوط ہوتی گئی۔ نگین کو ایک اچھا دوست مل گیا۔ عیناہ ایماندار، وفادار، محبت اور خیال رکھنے والی دوست تھی۔ وہ ہمیشہ اس کی حوصلہ افزائی کرتی۔ ان کی دوستی کا رشتہ مضبوط اور پائیدار تھا۔ عیناہ ایک معزز مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کے ابو وکیل تھے جبکہ اس کی امی ایک ہاؤس وائف تھی لیکن انہوں نے اپنے گھر میں ایک مدرسہ بھی کھول رکھا تھا جس میں وہ بچوں کو دینی تعلیم دیتی تھی۔ وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کے گھر آنا جانا شروع کر دیا۔ مریم کی ضد عیناہ سے چھپی نہ رہی بالآخر اس نے ایک دن نگین سے پوچھ ہی لیا۔

"یار تم اپنی کزن کو جواب کیوں نہیں دیتی؟ وہ تمہیں کتنا تنگ کرتی ہے صرف دو سال ہی تو ویسٹ ہوئے تھے سکول کے کون سے بیس سال ہوئے تھے جو اتنا ایج شیم کرتی ہے۔ میں

ہوتی تو اس کا منہ توڑ دیتی لیکن کیا کروں میرے ہاتھ بہت نازک ہے ناں" اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ نگین ہنس پڑی۔ عیناہ کی باتیں بہت مزاحیہ ہوتی تھی۔ وہ دونوں اس ٹائم سکول کی کیفٹیریا میں بیٹھی اپنا کوئی اسائنمنٹ پورا کر رہی تھیں۔

"ہاہاہا تم توڑ ہی نا دو اس کا منہ جیسے میں تمہیں جانتی نہیں ہوں۔" نگین مسلسل ہنسے جا رہی تھی۔

"مجھے اُکساؤ مت توڑ بھی دوں گی، اگر آئندہ اس نے میری پیاری دوست کو کچھ کہا تو پھر دیکھ لے گی اس بار اس کا سامنا ایک پٹھان سے ہوا ہے۔ سمجھتی کیا ہے خود کو؟ اگر ہم خاموش ہیں تو بزدل نہیں ہوئے بلکہ ہم لحاظ کر رہے ہیں۔ پتہ ہے اس دن مجھے کس نام سے پکار رہی تھی؟؟" اچانک یاد آنے پر اس نے کہا۔

"کس نام سے؟" نگین تھوڑا چونکی۔

"نگین کی چاپلوس۔" وہ سارے کام چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔

پھر اس کے تجسس میں اضافہ ہوا۔

Clubb of Quality Content

”میں نے بھی کہا تمہاری چاپلوسن بننے سے بہتر ہے کہ میں نگین کی چاپلوسی کرلو اور وہ میری شکل دیکھتی رہ گئی۔“ ہنس ہنس کر اس کا برا حال ہو گیا۔

”توبہ لڑکی تمہاری زبان ماشاءاللہ سے کافی لمبی ہے۔“ وہ قلم اُٹھاتے ہوئے بولی۔

”بس اس زبان کو بڑی مشکل سے قابو کرتی ہوں، دو دو تالوں میں قید کر کے رکھتی ہوں۔“

”کون سے دو تالے؟“ نگین الجھ گئی۔

”ارے یہ بتیس دانت اور یہ ہونٹ یہ ہی تو ہیں میرے دو تالے۔“ اس نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ نگین بے اختیار ہنس پڑی۔ ایک اچھا اور مخلص دوست بھی تو اللہ کی طرف سے تحفہ ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

☆☆☆

میٹرک کا رزلٹ آیا تو نگین نے اپنے اسکول میں ٹاپ کیا۔ وہ اُن سب کے لیے خوشیوں کا دن تھا۔ اقبال شاہ نے پورے محلے میں مٹھائی بٹوائی۔ ان کے گھر کی رونقوں سے وہ عید کا دن لگ رہا تھا۔ انابیہ اور اسماء اب شادی شدہ تھیں وہ اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ اپنی بہن کی خوشیوں میں شامل ہونے آئی تھیں اور رات یہی گزارنے کا ارادہ کیا۔ سب نے مل کر ڈنر

کیا۔وقت کے ساتھ ساتھ نگین کی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہو گیا۔وہ سادگی میں بھی بہت حسین لگتی تھی۔

"نگین پھر کیا پہن رہی ہو نعمان کے نکاح پر؟" ڈنر کے بعد روم میں آکر انابیہ نے اس سے پوچھا۔اسماء اس کی الماری کا جائزہ لے رہی تھی۔

"کچھ بھی پہن لوں گی بلکہ اسماء آپی آپ ہی کچھ نکال دیں۔" کتاب پڑھتے ہوئے وہ بولی۔

نعمان مریم کا بڑا بھائی تھا۔

"مریم نے مبارکباد دی؟" انابیہ نے سوال کیا۔

"وہ دے ہی نا دے مبارک باد۔۔۔" اسماء کپڑے الٹ پلٹ کرتے ہوئے بولی

"نہیں آپی اس نے میسج تک نہیں کیا۔" کتاب رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے کبھی اس سے ضد نہیں کی،اس کی کڑوی باتوں پر خاموش رہی یہ سوچ کر کہ ایک دن اس کو احساس ہو جائے گا ہمیشہ اس کی غلطیوں کو معاف کیا لیکن وہ نہیں بدلی پتہ نہیں کیوں کرتی ہے ایسا۔" وہ گہری سوچ

میں چلی گئی۔

"چھوڑو اسے عجیب جیلس لڑکی ہے تم کیوں سوچ سوچ کر خود کو ہلکان کر رہی ہو۔" اسماء کچھ زیادہ ہی سچ بولنے والوں میں سے تھی۔

"بس ہر انسان کی نیت اس کے آگے آئے گی تم دل چھوٹا نہ کرو۔" انابیہ نے اپنی بہن کو سمجھایا۔

"اچھے سے تیار ہو کر جانا اور ذرا میک اپ بھی کر لیا کرو بڑی ہو گئی ہو۔ منہ دھو کر تم ہر فنکشن میں آجاتی ہو ذرا اپنی گرومنگ کرو میں نہ دیکھوں تم اس طرح منہ اُٹھا کر گئی ہو۔" اسماء نے تاکید کی۔

"جی آپی۔" وہ دوبارہ کتاب پڑھنے لگی۔

"کبھی ان کتابوں کا پیچھا چھوڑ دیا کرو ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب پڑھ رہی ہوتی ہوں۔ تمہارے کمرے میں آؤ تو لگتا ہے کسی لائبریری میں آگئی ہوں۔" نگین نے سر اٹھا کر اپنے کمرے کا جائزہ لیا، جہاں ایک طرف کتابوں کی بڑی الماری تھی تو دوسری طرف آرام دہ بیڈ اور میز کے ساتھ کرسی رکھی ہوئی ہے۔ میز پر بھی کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ دیواروں پر رنگین وال پیپر اور کمرے کی سجاوٹ میں کیلیگرافی، پودے اور دیگر سجاوٹی اشیاء شامل تھی۔ وہ یقیناً بیڈ روم کم اور لائبریری زیادہ لگ رہا تھا۔

☆☆☆

اس نے آج ہلکے گلابی رنگ کا فراک زیب تن کیا ہوا تھا۔ وہ فراک ٹخنوں تک لمبا تھا ساتھ اس نے چوڑی دار پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ گلابی فراک میں سلور کام انتہائی خوبصورت اور دلکش نظر آ رہا تھا۔ سلور کی چمک اور گلابی رنگ کی نرمی اس لباس کو شاندار بنا رہی تھی۔ ہاتھوں میں گلابی چوڑیاں پاؤں میں سلور کھسہ۔ دراز قد کی وجہ سے وہ کبھی بھی ہائے ہیل نہیں پہنتی تھی۔ چہرے پر ہلکا سا میک اپ جو اس کی قدرتی خوبصورتی کو مزید نمایاں کر رہا تھا۔ چہرے کے گرد گلابی سکارف لپیٹا ہوا تھا۔ بلاشبہ آج اس کی دلکشی عروج پر تھی۔ ہال میں داخل ہوتے ساتھ ہی وہ سب سے ملی۔ کئی رشتہ داروں نے اسے ٹاپ کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ آج مریم پہلی بار اس سے بڑے اچھے طریقے سے ملی وہ کچھ زیادہ ہی خوش لگ رہی تھی۔ وہ پہلی بار پارلر سے تیار ہوئی تھی اور نگین کو کافی اچھی لگی لیکن اس کی خوش مزاجی دیکھ کر نگین تھوڑی حیران ہوئی۔

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اس کی چچی عافیہ بیگم کو کسی سے ملوانے لے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کر چلی گئی۔ جب وہ واپس آئی تو نگین کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا" سائرہ کی وہ کزن یاد ہے فریدہ؟"

"کون فریدہ؟" نگین نے پوچھا۔

"وہی جن کا ذکر میں اکثر کرتی ہوں ارے وہی جن کا گھر تمہارے نانا ابو کے محلے میں ہوتا تھا۔ ہمارا بچپن ساتھ گزرا تھا پھر اس کا رشتہ آیا لڑکا امریکہ میں سیٹلڈ تھا اور شادی کے بعد وہ بھی امریکہ چلی گئی۔" عافیہ اپنی پرانی دوست سے مل کر کافی خوش تھی۔ نکاح ہوا تو سوغات بانٹنے کے لیے مریم نے نگین کو سب کے سامنے آواز لگائی۔

"یار نگین سنو میں نے بہت بھاری لہنگا پہنا ہوا تو کیا یہ نکاح کے سوغات سب میں تقسیم کرنے میں میری مدد کرو گی پلیز۔۔۔" اس نے بڑی سادگی اور معصومیت سے پوچھا لیکن اسماء نے اس معصومیت میں چھپی چلاکی کو بھانپ لیا۔ اس کا شک سہی تھا۔

"دیکھی تم نے مریم کی چالاکیاں، کیسے نگین کو کام پر لگا کر خود مزے سے سٹیج پر فوٹو شوٹ کے لیے چلی گئی۔" اسماء نے انابیہ سے سرگوشی کی تو اس نے بھی غور کیا۔

آخری ٹیبل پر نگین گئی تو وہاں فریدہ اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ نگین نے فریدہ کو سلام کر کے ڈبہ ان کے آگے کیا۔

"بیٹا آپ کس کی طرف سے ہو؟" فریدہ نے پوچھا

"آنٹی میں نواز شاہ کی بھتیجی اور مریم، نعمان بھائی کی کزن ہوں۔" اس نے اپنی چچا کا نام لیا۔

"عافیہ کی بیٹی تو نہیں؟" ان کے چہرے پر خوشی کی لہر ڈوری۔

"جی میں انہی کی بیٹی ہوں۔" اس نے مسکراتے ہو کہا۔

"کیا نام ہے آپ کا؟ میں فریدہ کمال ہوں، سائرہ کی کزن کم بہن زیادہ اور عافیہ میری بچپن کی سہیلی ہے۔" وہ کافی پُر جوش لگ رہی تھی۔

"جی آنٹی میں نگین اقبال اور امی اکثر آپ کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کی طرح آپ کا نام بھی دلکش ہے۔ اچھا چھوڑو ادھر آؤ میرے ساتھ بیٹھو۔۔" انہوں نے ہاتھ سے ڈبہ لے کر ٹیبل پہ رکھ دیا اور اُس کو اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھا دیا۔

"سناؤ کیسی ہو؟ کیا کر رہی ہو آجکل؟" انہوں نے پوچھا۔

"الحمدللہ آنٹی ابھی میٹرک کا رزلٹ آیا ہے۔ آگے پھر کالج میں ایڈمیشن لوں گی۔" نگین انجان لوگوں سے بات کرنے میں زرا ہچکچاتی تھی لیکن ابھی کے لیے وہ پھنس گئی۔

"اچھا اچھا اللہ کامیاب کرے یہ میرے شوہر ہیں۔" وہ اپنے شوہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

"اور یہ میرا بیٹا ہے فرحان۔۔" نگین کافی دیر سے اس کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی۔

اس نے گردن موڑ کر فرحان کو دیکھا۔

"ہیلو نگین۔۔" وہ مسکرایا۔

"اسلام و علیکم!" نگین کو وہ عجیب لگا۔ چوبیس سال کا لڑکا جس کا صاف اور متناسب چہرہ اور اس چہرے پر ناقابلِ فہم مسکراہٹ کالی آنکھیں بال سلیقے سے سنوارے ہوئے اور لباس تقریب کے برعکس پہنا ہوا تھا۔ وہ واقعی امریکن لڑکا لگ رہا تھا۔ وہ مزید وہاں نہیں رکی اور ایکسکیوز کر کے واپس اپنی بہنوں کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

کھانا کھل گیا تو مریم بار بار آکر کھانے کا پوچھ رہی تھی۔

"یہ اس کو کیا ہوا ہے؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟ اس کی آج اتنی مہمان نوازی وہ بھی ہماری؟"

اسماء نے انابیہ سے خفیہ سرگوشی کی۔ انابیہ بھی حیران تھی۔

Clubb of Quality Content

”تم شاید صحیح کہہ رہی ہو اس سے پہلے تو یہ ہمیں ڈھنگ سے سلام تک نہیں کرتی تھی اور آج۔۔۔“ وہ مریم کو دیکھتے ہوئے بولی۔اسماء کی نظروں نے مریم کا تعاقب کیا اور پھر اس کی آنکھوں میں چمک اُبھری۔

”ساری کہانی سمجھ آگئی۔یہ سارے ڈرامے وہ امریکن خالہ کو امپریس کرنے کے لیے ہو رہے ہیں۔وہ لڑکا دیکھ رہی ہو کیسے اس کے آگے پیچھے ہو رہی اس کے سامنے کیسے معصوم بن رہی ہے جیسے کہ ہم جانتے نہیں اسے۔“اسماء کے چہرے پر میسنی سی مسکراہٹ اُبھری۔

”جانے بھی دے آپی۔“ نگین اپنا کھانا انجوائے کرتے ہوئے بولی۔فرحان کی نظریں نگین پر ہی ٹکی ہوئی تھی۔کھانے سے فارغ ہو کر فرحان نے اپنی ماں کے کان میں کچھ کہا اور وہ سیدھا ان کی ٹیبل پر آگئی۔

”عافیہ اگر تم کھانا کھا چکی تو کیا دو منٹ بات ہو سکتی ہے؟“فریدہ نے پوچھا۔

”کیوں نہیں چلیں۔“ وہ نیپکن ٹیبل پر رکھتے ہوئے اٹھی اور ان کے ساتھ دور چلی گئی۔جب وہ واپس آئی تو چہرے پر خوشی کی جھلک نمایاں تھی جو

نادر کلب
Clubb of Quality Content!

نگین کو محسوس ہوئی۔ گاڑی میں بھی عافیہ بہت خوش نظر آ رہی تھی۔ نگین نے زیادہ غور نہیں کیا اور گھر آ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس بات سے بے خبر کی خوشیاں اس کے دروازے پر کھڑی ہیں۔

☆☆☆

"ابھی تک سو رہی ہو، اُٹھو مہارانی صاحبہ صبح ہو گئی ہے۔" عافیہ بیگم نے کمرے کے پردے ہٹاتے ہوئے اسے نیند سے جگایا۔

"امی یار پلیز سونے دیں رات کو بھی گھر دیر سے آئے تھے اور اب تو۔۔۔۔ کیا ٹائم ہو رہا ہے؟" اس نے مشکل سے آنکھیں کھولتے ہوئے موبائل پہ ٹائم دیکھا۔

"دس بج رہے ہیں۔" عافیہ اس کی چیزوں کو سمیٹتے ہوئے بولی۔

"کیسی لڑکی ہو؟ کمرے کا کیا حال بنایا ہوا ہے۔ کل رات کا جوڑا ابھی تک ہینگ نہیں کیا ویسے تو ٹاپ کرتی ہو لیکن سلیقہ بالکل بھی نہیں ہے۔ سسرال جا کر میری ناک کٹواؤ گی کیا؟" وہ بلند آواز میں بولے جا رہی تھیں۔

"کیا دس بج گئے؟" وہ جھٹکے سے اُٹھی۔

"امی میں نے آج فارم جمع کروانا تھا نو بجے اور آپ نے مجھے جگایا ہی نہیں آخری تاریخ تھی آج امی اب کیا ہوگا؟" پریشانی سے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سر پر رکھ لیا۔

"کیا ہوگا تمہاری شادی کر دیں گے اور کیا۔" عافیہ نے سنجیدگی سے کہا تو نگین نے سر اٹھا کر حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا۔

"سیریسلی امی! آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے اور یہاں داخلے کی تاریخ نکل گئی ہے۔" وہ فکر مندی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

"کوئی تاریخ نہیں نکلی، صبح تمہارے ابو فارم لے کر چلے گئے تھے۔ تمہارے ابو باقی سب بھول جائے گے لیکن اپنی لاڈلی کا کوئی کام نہیں بھولتے۔" وہ ساتھ ساتھ اس کا کمرہ سمیٹ رہیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو پہلے بتانا تھا ناں۔" جمائی روکتے ہوئے وہ بولی۔

"ویسے امی میں جانتی تھی کہ ابو نے جمع کروا دیا ہے وہ تو میں ایسی شغل میلہ کر رہی تھی آپ کے ساتھ۔" اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے بولی اور دوبارہ لیٹنے لگی۔

"بدمعاش! ماں کو تنگ کرتی ہو اور یہ کیا پھر سو رہی ہو اٹھو، شام کو فریدہ آرہی ہیں اپنی فیملی کے ساتھ کچن میں میری ہیلپ کرواؤ۔" وہ جیسے آرڈر دے رہی تھی۔

"وہ کیوں آ رہی ہیں؟ آئی مین! کل تو ملاقات ہوئی تھی۔" اپنی ماں کے چہرے پر غصہ دیکھ کر بات بدل ڈالی۔

"وہ تو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی ابھی اُٹھو ورنہ میرے ہاتھوں میں بہت خارش ہو رہی ہے پٹ نہ جاؤ کہیں تم مجھ سے اور یہ کمرے کا کیا حال بنایا ہوا ہے ہر طرف کتابیں ہی کتابیں کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ اٹھارہ سال کی لڑکی کا کمرہ ہے۔ اگر فریدہ یہاں آ گئی تو کیا سوچے گی پتہ نہیں یہ لڑکی میری کب سنے گی۔۔۔۔" وہ بولتے بولتے کمرے سے نکل گئی۔

"نگین اگر اپنی خیر چاہتی ہو تو اُٹھ جاؤ ورنہ اصل میں چھترپریڈ ہو جائے گی۔" اس نے خود سے کہا اور پھر فریش ہونے واش روم چلے گئی۔

☆☆☆

"اقبال بھائی ہم بہت عاجزی سے نگین کو اپنی بیٹی بنانے آئے ہیں۔" چائے کے بعد فریدہ نے اقبال شاہ سے کہا۔ وہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ بڑے صوفے پر اقبال شاہ اور فریدہ کے شوہر۔ دیوان پر فریدہ اور عافیہ اور سنگل صوفے پہ فرحان بیٹھا ہوا تھا۔ نگین اور برہان چائے کے برتن سمیٹ رہے تھے جب فریدہ کی بات پر اس کے ہاتھ تھم گئے۔ یکایک اس کی

نظر فرحان پر جا ٹھہری، وہ اسی کو اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ اگلے لمحے وہ ڈرائنگ روم سے نکل گئی۔

"فرحان ایک ہینڈسم لڑکا ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن مجھے اس کے لیے کوئی فیلنگ کیوں نہیں آرہی؟ رشتہ آنے پر کوئی خاص احساس نہ ہونا بھی شاید نارمل بات ہو۔ کاش عیناہ کو بھی بلا لیتی۔ وہ کچھ مدد ہی کرتی لیکن میڈم کو تو گرمیوں کی چھٹیاں اپنی نانی کے گھر گزارنی ہے۔" کمرے میں آکر وہ خود سے باتیں کرنے لگی۔

"فرحان مجھے برا نہیں لگا لیکن اچھا بھی نہیں لگا۔ اگر امی نے میری رائے پوچھ لی تو کیا کہوں گئی؟" وہ الجھ کر رہ گئی۔ جب تک وہ لوگ چلے نہ گئے وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی پھر اپنی سوچوں کو جھٹک کر کتاب پڑھنے لگی۔ جب عافیہ بیگم کمرے میں آئی تو وہ اپنی کتاب میں کھوئی ہوئی تھی۔

"ہر وقت کتابوں کی دنیا میں کھوئی رہتی ہے ہو پہلے ہی اتنا موٹا چشمہ لگا ہوا ہے رہی سہی کسر یہ کتابیں پورا کر دیں گی۔" نگین نے اپنے چہرے سے کتاب ہٹائی اور اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔

"اچھا سنو بیٹا فریدہ نے تمہارا ہاتھ مانگا ہے، بہت اچھے لوگ ہیں۔ فریدہ کو

میں بچپن سے جانتی ہوں اچھے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق ہے۔امریکہ میں سیٹل ہیں اور فرحان بھی بہت معزز لڑکا لگا۔تو پھر تم بتاؤ کیا کہوں ان سے دیکھو تمہارے ابو نے بھیجا ہے مجھے کہ تم سے تمہاری رضامندی پوچھ لوں۔"اپنی ماں کی باتیں سن کر وہ کشمکش کا شکار ہو گئی۔عافیہ مزید بولیں۔

"کتنے پیار سے رشتہ مانگا ہے اور فریدہ نے مجھے خود بتایا کہ فرحان نے تمہارے لیے اپنی پسندیدگی ظاہر کی تو تم بتاؤ میں کیا جواب دوں؟"خوشی ان کے چہرے سے صاف ظاہر تھی۔ وہ انکار کے موڈ میں نہیں تھی اور اس کے پاس انکار کی کوئی وجہ بھی تو نہیں تھی لیکن پھر بھی اس نے ایک کوشش کی پتہ نہیں کیوں اسے فرحان سے مثبت وائبز نہیں آئی لیکن اس کی ماں کے قانون میں وائبز نامی چیز کی کوئی جگہ نہیں تھی۔

"امی آپ کی ساری باتیں بجا ہیں لیکن۔۔۔"وہ ذرا رُکی۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی میں پڑھنا چاہتی ہوں۔"اس نے اپنی پہلی کوشش کی۔

"جلدی او میڈم! آپ کی عمر میں میرے دو دو بچے تھے اور آپ کو یہ جلدی لگ رہا ہے۔" نگین کی بات پر عافیہ کو غصہ آگیا۔

"آپ کیا چاہتی ہیں؟"اس نے جنگ سے پہلے ہی ہتھیار ڈال دیے۔

"بس ہاں کر دو۔" عافیہ بیگم کی آنکھیں چمکی۔

"اور ابو؟ کیا وہ مطمئن ہیں اس رشتے سے؟" اس نے کچھ سوچ کر کہا۔

"ہاں شاید جب سے وہ لوگ گئے ہیں اقبال صاحب ذرا خاموش ہیں شاید امریکہ کی وجہ سے، وہ اپنی لاڈلی کو اتنا دور نہیں بھیجنا چاہ رہے لیکن بیٹا ایسے رشتے روز روز نہیں آتے تو پھر؟" عافیہ نے تفکر سے اس کا چہرہ دیکھا۔ نگین عجیب شش و پنج میں پڑ گئی تھی۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولی۔

"امی اگر آپ دونوں خوش اور مطمئن ہیں تو پھر میں بھی خوش ہوں۔" اپنے لبوں پر مسکان لاتے ہوئے بولی۔ اس کی رضامندی سن کر عافیہ بیگم ولولہ انگیز ہو گئی اور اس کو گلے سے لگا لیا۔ ماں کو خوش دیکھ کر نگین نے اپنے دل کو سمجھا لیا۔

☆☆

کچھ چھان بین کے بعد انہوں نے فرحان کے گھر والوں کو ہاں کر دی۔ دونوں گھرانوں میں خوشیوں کا سماں تھا۔ فرحان کے گھر والے عارضی طور پر سائرہ اور نواز کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ سادگی سے دعائے خیر ہوئی اور

فریدہ نے نگین کو فرحان کے نام کی انگوٹھی پہنا دی گئی۔ دعائے خیر میں خاندان کے بڑوں کو بلایا گیا تھا۔ سائرہ چچی نگین کی سوچ کے برعکس خوش نظر آ رہی تھی۔ اس کے خیال میں مریم کو چھوڑ کر فرحان نے اس کا انتخاب کیا تو شاید سائرہ کو برا لگا ہو لیکن وہ تو بالکل نارمل لگ رہی تھیں۔

"نگین مریم کی کوئی خبر ہے؟" عیناہ نے اس کے کان میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا اسے؟" نگین نے سرگوشی کی۔

"میں نے کہا پوچھ لوں، کہی تمہارے نکاح کا سن کر وہ ہسپتال ایڈمٹ نہ ہو گئی ہو۔" عیناہ نے ہنسی روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"بری بات عیناہ اسے نہیں بولتے۔" نگین کو بھی اس کی بات پر ہنسی آئی۔

"سچ میں یار۔۔۔ اللہ تمہیں حاسدین کے حسد سے بچائے۔" عیناہ نے دعا دی۔

"یار نگین تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے؟"

"کیا بات ہے؟ اس وقت کون سی بات کرنی ہے تمہیں؟"

"وہ میں کہہ رہی تھی کہ جب تم امریکہ چلی جاؤ گی تو تمہیں امریکن سٹیزن شپ مل جائے گا تو کیا تم پھر مجھے بھی بلا لو گی وہاں کیا ہے ناں تمہارے بغیر میرا دل نہیں لگتا یا پھر اگر ایسا ہو کہ

فرحان بھائی کا کوئی ہینڈ سم سا دوست مجھے پسند کر لے۔۔۔کتنا مزہ آئے گا، ہم دونوں امریکہ میں بھی ساتھ ساتھ ہو گی کیسا آئیڈیا ہے؟" عیناہ اپنی ایکسائٹمنٹ کو کنٹرول کرتے ہوئے بولی۔

"شرم کرو عیناہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔" نگین نے اس کے کان میں کہا۔

"جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔" وہ ڈھٹائی سے کہتی ہوئی اُٹھ کے چلی گئی۔

نگین اس کو دیکھتی رہ گئی۔ دراصل اس کو بھی عیناہ کا آئیڈیا اچھا لگا تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی زندگی کی کہانی کے کسی موڑ پر عیناہ کی یہ خواہش حقیقت بن جائے گی۔

اس دن اقبال شاہ بہت خوش نظر آرہے تھے آج اُن کے گھر سرور کا عالم تھا۔ اگلے جمعے نکاح کی تاریخ رکھی گئی تھی۔ نکاح کے بعد کاغذات بنانے میں آسانی ہو گی۔ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔ پورا ہفتہ نکاح کی تیاریوں میں گزر گیا۔ عیناہ نے ان سب کی بہت مدد کی اور ایک سچی دوست ہونے کا ثبوت دیا۔

"شکریہ عیناہ تم نے میری بہت مدد کی ہے۔" نگین اسے گھر چھوڑنے جا رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

"شکریہ کو اپنی جیب میں رکھو اور ویسے بھی یہ سب تو میں فرحان بھائی کے ہینڈسم دوست کے لیے کر رہی ہوں۔" آنکھ مارتے ہوئے بولی۔

"تم باز نہیں آؤ گی لڑکی۔" نگین نے گھوری ڈالی۔

"نہیں معلوم لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہماری شادی بھی انہی لڑکوں سے ہو گی جو دونوں پکے دوست ہوں گے۔ یو نو گٹ فیلنگ۔"

"گٹ فیلنگ کی بچی! تمہارا گھر آ گیا ہے شرافت سے اپنے گھر جاؤ اور کل ٹائم پہ مہندی پر پہنچ جانا نہیں تو اندر جا کر آنٹی کو تمہاری ساری گٹ فیلنگز بتاتی ہوں۔" نگین نے ابرو اٹھائی۔

"اچھا جا رہی ہوں گھر پہنچ کر میسج کرنا۔" یہ کہہ کر وہ گاڑی سے اتر گئی اور ڈرائیور نے گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔ جب وہ واپس آئی تو گھر اس کی بہنوں اور بچوں سے بھرا ہوا تھا۔ گھر میں اتنی رونق دیکھ کر وہ خوشی کے سمندر میں ڈوب گئی اور دل ہی دل میں اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے لگی۔ جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو بیڈ پر نکاح کا عروسی جوڑا اور زیورات رکھے ہوئے تھے جو فریدہ نے کچھ دیر پہلے بھجوائے تھے۔ گیارہ بجے عشاء پڑھ کر بیڈ پر لیٹ گئی اور سائیڈ ٹیبل سے کتاب اٹھائی۔ یہ اس کی روز کی روٹین تھی کہ سونے سے پہلے وہ کتاب پڑھتی تھی۔ اس نے ایک نئی کتاب شروع کی تھی۔ پڑھتے پڑھتے اس کی آنکھ لگ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆☆☆

وہ ایک وسیع و عریض خشک اور پتھریلی وادی میں تھی جہاں شام کا وقت تھا اور سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔ اس نے دور سے خوبصورت پہاڑ کو دیکھا کہ جب سورج غروب ہو رہا تھا تو پہاڑ کی چوٹی سرخ رنگ کی نظر آ رہی تھی۔ اس وادی کی فضاء روحانی سکون دے رہی تھی اور ہواؤں میں ایک مخصوص خوشبو اور تازگی تھی۔ اس کے قدموں تلے وادی کی سنگلاخ زمین کے کھردرے احساس کے ساتھ، وہ تنہا چلتی جا رہی تھی۔ وادی میں ایک پراسرار خاموشی چھائی ہوئی تھی جو روحانیت کی گہری موجودگی کو محسوس کراتی تھی۔ ہر طرف کی سنجیدگی اور خاموشی جیسے اس کی روح میں سرایت کر رہی ہو اور اسے ایک ایسے راز کی طرف لے جا رہی تھی جسے یہ وادی اپنے اندر چھپائے ہوئے ہو۔ پھر اچانک اس خاموشی کو ایک آواز نے چونکا دیا۔ اس نے رک کر سننے کی کوشش کی جیسے وہ آواز کہیں دور سے آ رہی ہو لیکن اس کے دل کی گہرائیوں میں گونج رہی ہو۔ وہ سکون جو

وادی کی تنہائی میں اسے ملا تھا۔ اس آواز کے ساتھ ہی زائل ہو گیا۔

وَالضُّحٰی

دن کے وقت کی قسم

اس انسان کی آواز میں جادو تھا۔ سحر کر دینے والی آواز تھی۔ کچھ لمحوں کے لیے نگین اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔

وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی

رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔

اس انسان کی آواز کانوں میں مٹھاس گھول رہی تھی نگین نے زندگی میں کبھی اتنی دلکش آواز نہیں سنی تھی۔

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی

تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔

وہ روحانی آواز وادی کی خوشبو میں گھل مل گئی اور نگین نے آنکھیں بند کر کے سانس روکے اس آواز کو پوری شدت سے محسوس کیا جیسے وہ ہر لفظ کے ساتھ مزید گہری ہوتی جا رہی ہو۔ لیکن اچانک ہی آواز آنا بند ہو گئی۔ جس سے نگین بے چین ہو گئی۔ اس نے آنکھیں کھول کر اِدھر اُدھر دیکھنے کی کوشش کی لیکن ویران وادی میں اندھیرا چھانے لگا۔ روشنی کے ساتھ وہ آواز بھی کہیں گم ہو گئی۔

Clubb of Quality Content
ناولز کلب

ایک جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھولیں تو فجر کی اذانیں سنائی دے رہی تھیں۔اس کی سانس پھولی ہوئی تھیں سردی کے باوجود ماتھے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔اس نے خود کو سنبھال کر پانی پیا اور اپنے خواب کے ہر لمحے کو یاد کرنے کی کوشش کی مگر خواب کا معنی اس کے لیے اب بھی واضح نہیں ہو پایا تھا۔اس کو اپنے خواب کا ایک ایک لمحہ یاد تھا۔وہ حسین وادی کے بارے میں سوچنے لگی کہ اس کی آنکھوں نے یہ خوبصورت وادی پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور نہ ہی اس کے کانوں نے وہ خوبصورت آواز سنی تھی۔

""سورۃ الضحیٰ ہی کیوں؟"" نماز سے فارغ ہو کر اس نے سوچ۔وہ ابھی بھی الجھی ہوئی تھی کہ اسماء کی آواز سے اس کا دھیان بھٹکا اور وہ بات سننے کے لیے کمرے سے چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

☆☆☆

نکاح سے ایک دن پہلے اس کی بہنوں اور عیناہ نے نگین کے لیے گھر پر ہی

چھوٹی سی مہندی کا فنکشن رکھا تھا۔جس میں کزنز اور دوستوں کو بلایا گیا تھا۔عیناہ نگین کو تیار کر رہی تھی۔اس نے پیلے رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا،ہاتھوں میں گجرے اور اصلی پھولوں کے زیورات۔میک اپ سے پاک چہرہ اور سر پر پیلے رنگ کا کرن لگا دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔

"صحیح پیلیا کی مریض لگ رہی ہو۔" عیناہ اس کا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے بولی۔

"سچ میں؟" اس نے اپنا عکس آئینے میں دیکھا۔

"یار مذاق کر رہی ہوں بہت پیاری لگ رہی ہو۔" اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے عیناہ بولی۔

"عیناہ کاموں سے بچنے کے لیے کہاں چھپ کر بیٹھ گئی ہو؟" اسماء کی بات پر دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"جی آپی آ رہی ہوں یہ نگین نے باتوں میں لگا دیا ورنہ میں کاموں سے نہیں چھپتی۔" وہ کمرے سے ہی اونچی آواز میں بولی۔ عیناہ اس گھر کے فرد کی طرح تھی اس لیے ہنستے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔ نگین اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی وہ جانتی تھی کہ کون ہے۔

"آ جائیں ابو۔۔۔" وہ اقبال شاہ ہی تھے وہ اپنے باپ کی دستک تک کو پہچانتی تھی۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" ان کے سامنے آ کر پوچھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ تمہارے نصیب کو اس سے بھی زیادہ خوبصورت بنائے۔ اتنا دور جا رہی ہو اپنے ابو سے۔ آئی ریلی مس یو بچہ۔" آنسو ان کی آنکھوں سے بہنے لگے۔ وہ اپنے باپ کے گلے لگ گئی۔ وہ ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"بس آپ نے دعاؤں کے سلسلہ نہیں روکنا، آپ کی دعائیں ہی مجھے ہر مشکل سے بچا لیں گی اور یس آئی مس یو مور۔" ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ عافیہ بیگم عجلت میں کمرے میں داخل ہوئیں۔ وہ کچھ گھبرائی ہوئی لگ رہیں تھیں۔

"اقبال صاحب فریدہ آئی ہے۔ کافی غصے میں لگ رہی ہے اور بار بار آپ کو بلا رہی ہے۔"

عافیہ بیگم کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔

"اللہ خیر کرے۔" وہ پریشان ہو گئے پھر وہ دونوں نگین کو کمرے میں چھوڑ کر ڈرائنگ روم کی طرف چلے گئے۔ نگین پریشانی میں اپنے کمرے کا چکر

کاٹنے لگی پھر اس سے رہا نہ گیا تو وہ بھی اپنا غرارہ سنبھالے کمرے سے نکلی اور ڈرائنگ روم کی دیوار سے پیٹھ لگا کر ان کی باتیں سننے لگی۔ کچھ تو غلط ہوا ہے۔ اس کی چھٹی حس اسے ریڈ سگنل دے رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھیے بھائی صاحب میں سیدھی بات پوچھوں گی آپ لوگوں نے ہم سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی؟" فریدہ کا چہرے پر انتہا کا غصہ تھا۔ ڈرائنگ روم میں اقبال شاہ عافیہ بیگم کے علاوہ انابیہ اور اسماء بھی موجود تھیں جبکہ عیناہ نگین کے ساتھ دروازے کے باہر کھڑی تھی۔ ابھی تک مہمانوں کی آمد شروع نہیں ہوئی تھی۔

"بات کیا ہے بہن میں کچھ سمجھا نہیں؟" اقبال شاہ واقعی الجھ گئے ان کے ذہن و گمان بھی نہیں تھا کہ وہ آگے کیا بولنے والی ہے۔

"آپ کی بیٹی بچپن سے بیمار ہے اور آپ نے ہمیں بتانا بھی گوارا نہیں کیا؟ اتنی بڑی بات چھپائی ہم سے بھائی صاحب، مجھے یہ اُمید نہیں تھی۔ اتنی چالاکی سے آپ اپنی بیمار بیٹی ہمارے سر پر مسلط کر رہے تھے۔" وہ اونچی آواز میں بول رہی تھی۔ اقبال شاہ کو ایک لمحے کے لیے ان کی بات سمجھ نہیں آئی۔

"بہن میں آپ کی بات اب بھی سمجھ نہیں پا رہا، نگین تو الحمدللہ بالکل ٹھیک ہے آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔" اقبال شاہ اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے بولے۔

"ہاں ٹھیک؟ مائی فٹ آٹھ نو سال تک وہ سکول نہیں گئی گھر پر ہی رہی تھی یہ سب اس وجہ سے تھا کہ وہ عام بچوں کی طرح نہیں تھی۔ کچھ تو تھا جو آپ نے دنیا سے چھپایا۔۔۔" فریدہ کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لہجے میں طنز تھا۔ نگین نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ وہ عیناہ کے سہارے پر کھڑی تھی۔

”بہن وہ تو معمولی سی بات تھی اکثر بچوں میں پائی جاتی ہے لیکن علاج سے میری بیٹی بالکل ٹھیک ہو گئی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں رپورٹس بھی دکھا سکتا ہوں۔“ اقبال شاہ کو معاملہ سنجیدہ لگا۔ وہ ہر حد پار کر کے اپنی بیٹی کا رشتہ بچانا چاہتے تھے۔

”رہنے دیں بھائی صاحب یہ ڈرامے بازی میرے سامنے نہیں چلے گی۔ پتہ نہیں کون سی بیماری تھی، اللہ معاف کرے۔“ اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

”نہیں فریدہ تم میری بات تو سنو۔۔۔“ اس سب میں عافیہ پہلی بار بولی اور الفاظ اس کے گلے میں پھنس گئے۔

”بس بہت ہوا عافیہ، تم نے بھی مجھے دھوکا دیا پرانی محلے داری کا بھی لحاظ نہیں کیا۔“ عافیہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"ہم نے آپ کو کوئی دھوکا نہیں دیا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" اقبال شاہ پھر بولے۔ اسماء کو بہت غصہ آیا وہ کچھ کہنے کے لیے اُٹھی کہ انابیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے واپس صوفے پر بٹھا دیا۔

"امی ابو بات کر رہے ہیں اسماء تمہارے بولنے سے معاملہ مزید خراب نہ ہو جائے فی الحال خاموشی سے بیٹھی رہو۔" انابیہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"بس بہت ہوا۔۔۔ نہیں کرنی میں نے اس گھر میں اپنے بیٹے کی شادی جہاں ہر کوئی جھوٹا اور مفاد پرست ہو۔ پیسے کے لالچ میں اپنی بیمار بیٹی میرے بیٹے کے سر پر تھوپ رہے تھے۔ میرا تو ایک ہی بیٹا ہے پتہ نہیں آپ کی بیٹی میرے بیٹے کو خوشی دے بھی سکے گئی یا نہیں؟ آپ اپنی بیمار بیٹی اپنے پاس رکھیں میں آج اس رشتے کو ختم کرتی ہوں۔ کل کوئی نکاح نہیں ہو گا۔ مجھے یہ امید نہیں تھی عافیہ کہ تم بھی اتنی مطلب پرست اور مفاد پرست نکلو گی۔ شکر ہے کہ اللہ نے ہمیں تم جیسے مکار لوگوں سے بچا لیا۔" یہ کہہ کر وہ دونوں میاں بیوی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ نگین سے اور برداشت نہیں ہوا، اس نے عیناہ کا ہاتھ چھوڑا اور سیدھا ڈرائنگ روم میں آ گئی اس کی آنکھوں میں دُکھ اور افسوس تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

''آنٹی آپ نے کہہ دیا اور ہم نے سن لیا۔ میرے بارے میں جو کہنا چاہتی ہیں کہہ دیں لیکن اگر میرے ماں باپ کے بارے میں آپ نے ایک اور لفظ بھی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔'' اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اُتار کر اس نے ٹیبل پر رکھ دی۔

''آپ کو یہ انگوٹھی اور آپ کا بیٹا مبارک ہو! آپ لوگ یہاں سے جا سکتے ہیں۔'' ہاتھ سے دروازے کی طرف کی اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ فریدہ نے انگوٹھی اٹھائی اور اس کے ساتھ سے گزر کر کمرے سے نکل گئی۔ نگین کسی سے بھی نظریں ملائے بغیر واپس اپنے کمرے میں آگئی۔ گھر میں عجیب سناٹا چھا گیا۔ کچھ دیر پہلے خوشیوں کی آوازیں موت کی سی خاموشی میں بدل گئی۔ نکاح سے ایک دن پہلے رشتہ ختم ہونا چھوٹی بات نہیں تھی اور یہ بات جنگل میں آگ کی طرح پورے خاندان میں پھیل گئی۔ نگین اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے مہندی سے آراستہ ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا دل ویران

تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنے پھولوں والا زیور اُتارا، ہاتھوں سے گجرے اُتار کر اُن کو ساتھ پڑے کوڑے دان میں پھینک دیا۔ دروازے پر دستک دے کر عیناہ اندر آئی۔ اس کی آنکھوں میں دکھ تھا۔ نگین اپنی جگہ سے نہیں ہلی وہ بس اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"نگین میں جانتی ہوں کہ تم اس وقت کسی سے بات کرنے کی حالت میں نہیں ہو۔ تمہیں سپیس کی ضرورت ہے اس لیے میں اب چلتی ہوں کوئی کام ہو، کوئی بات بھی کرنی ہو مجھے فون کرنا۔ میں ہمیشہ تمہارے لیے اویلیبل رہوں گی۔" لیکن وہ پتھر کا مجسمہ بنی بیٹھی رہی۔ اس سے گلے ملتے وقت، عیناہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کسی پتھر کے مجسمے سے مل رہی ہو جو مکمل طور پر ٹھنڈا اور ساکت تھا۔

"میری ایک بات یاد رکھنا نگین۔۔" دروازہ کھولنے سے پہلے عیناہ نے کہا۔

"زندگی میں کبھی کوئی دروازہ بند ہو جائے تو اس میں بھی خیر ہوتی ہے، یہ تو اللہ جانتا ہے کہ اس بند دروازے کے پیچھے کتنی آندھیاں اور طوفان ہمارا انتظار کر رہے ہیں تو اگر وہ بند ہو جائے تو پھر بند ہی ٹھیک ہے اسے کھولنے کی کوشش مت کرنا۔" عیناہ کے بات پر نگین نے آنکھ اٹھا کر اسے دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر عیناہ کی طرف بھاگی اور اس کے گلے لگ کر رونے لگی۔ عیناہ کا بھی دل بھر آیا۔ رو کر جب اس کا دل ہلکا ہوا تو عیناہ نے اس کے آنسو صاف کر کے اس کو پانی پلایا۔

"تم کل آؤ گی؟" رونے سے اس کی آواز بیٹھ گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں میں آؤں گی، چلو کپڑے بدل کر سونے کی کوشش کرو اور ہر حال میں اپنے رب پر بھروسہ رکھو جو کوئی اپنے اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اس انسان کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔ نگین نے کپڑے چینج کر کے وضو بنایا اور عشاء کی نماز ادا کی۔ اس کا دل خالی اور ویران تھا۔

"نگین تم ٹھیک ہو؟" انابیہ کمرے میں آئی تو دیکھا وہ جائے نماز پر بیٹھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"امی ابو ٹھیک ہیں؟ میں ان کا سامنا نہیں کر پا رہی۔ آج میری وجہ سے ان دونوں کو شرمندگی اُٹھانی پڑی۔ سب میرا قصور ہے میں مجرم ہوں۔" وہ زمین کو دیکھتے ہوئے کسی روبوٹ کی طرح بول رہی تھی۔

"نگین ان سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے، بس وہ لوگ ہی کم ظرف

نکلے۔" انابیہ کی آنکھوں میں غصہ تھا۔

"یہ سب مریم کی سازش ہے، میں تم لوگوں کو بتا رہی ہوں اسی نے کوئی ایسی چال چلی ہے جس کی وجہ سے رشتہ ٹوٹ گیا۔" اسماء نے کہا۔

"جس کی بھی سازش ہو، سفر تو ہم ہی کر رہے ہیں۔" انابیہ کی آواز بھر گئی۔

"نگین؟ آنے والے دن تمہارے لیے تکلیف دہ ہو سکتے ہیں۔اس لیے میری نصیحت ہے کہ تحمل سے کام لینا۔کل گھر میں مہمانوں کا ہجوم ہو گا اور تم جانتی ہو کہ یہ دنیا ایسی ہی ہے۔"

انابیہ نے افسوس کے ساتھ سر جھٹکا اور بولی۔

"خوشی کے موقع پر کوئی نظر نہیں آتا لیکن دکھوں میں سب آ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔اور اگر کوئی اندر کی بات مل جائے تو اسے بریکنگ نیوز بنا کر سب کو بتاتے ہیں۔یہ دنیا بہت ظالم ہے نگین یہ ہمارے دکھوں کو ظاہر کر کے ہمیں کمزور کرتی ہے اور جینے نہیں دیتی۔" وہ خاموشی سے سنتی رہی پھر بولی۔

"آپی میں آرام کرنا چاہتی ہوں تو پلیز جاتے ہوئے دروازہ بند کر کے جائیے گا۔" وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے تم آرام کرو کسی چیز کی بھی ضرورت ہو تو مجھے میسج کر دینا۔" یہ کہہ کر اس کی دونوں بہنیں کمرے سے چلی گئی لیکن در حقیقت وہ سارے رات سو نہ سکی۔

☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انابیہ کی بات درست ثابت ہوئی صبح سے مہمانوں کا تانتا بندہ ہوا تھا۔ وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی جو بھی اس سے ملنے کو کہتا تو اس کی بہنیں اسے اذیت سے بچانے کے لیے بہانہ بنا دیتی کہ وہ سو رہی ہے۔ صبح سے شام ہو گئی ایک جاتا دوسرا آتا۔ سب کی زبان پر ایک ہی سوال تھا کہ نکاح سے ایک دن پہلے رشتہ کیوں ختم ہوا؟ اور ہر کوئی اسی سوال کا جواب لینے ہی تو آیا تھا۔ نگین کو اپنا آپ کٹہرے میں کھڑے ہوئے مجرم سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

"کیسی لڑکی ہے نکاح سے ایک دن پہلے رشتہ ٹوٹ گیا بڑی کوئی منحوس لڑکی ہے۔ بیماریوں کے ساتھ پیدا ہوئی۔۔۔ بیچارے اقبال بھائی کہاں کہاں اس کو لے کر خوار نہیں ہوئے اور اللہ اللہ کر کے جب ٹھیک ہوئی تو ماں باپ کو ایک نئی آزمائش میں ڈال دیا۔ دیکھو ذرا عافیہ کو کتنی نڈھال لگ رہی ہے۔ خوشی کا دن سوگ میں بدل گیا۔ بس اللہ ایسی کالی قسمت والی اولاد کسی

کو نہ دے۔" یہ سائرہ چچی کی آواز تھی جو کسی عورت سے اس کی زندگی کے بارے میں تبصرہ کر رہی تھی۔ وہ بالکل اس کے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑے تھے۔ نگین کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا کہ اس کی سگی چچی اس کے بارے میں یہ سوچ رکھتی ہیں۔

"میں نے اپنی کزن سے پوچھا لیکن وہ کچھ چھپا رہی ہے کتنی خوش تھی میری بہن بس حاسدوں کی نظر کھا گئی۔"

"ویسے بڑا برا ہوا، اس وجہ سے نگین کی عزت پر داغ لگ گیا اب رشتہ ملنا تو بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔ بس بہن اللہ عافیہ اور اقبال بھائی کے حال پر رحم کرے۔ چلو نماز کا وقت ہو گیا ہے میں آتی ہوں۔"

دوسری عورت بات ختم کر کے چلی گئی۔ نگین کے ساتھ عیناہ بھی یہ سب سن رہی تھی۔ نگین تحمل سے ان لوگوں کی باتوں کو برداشت کر رہی تھی۔ شاید وہ اپنے دل میں موجود درد اور پریشانی کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ لوگوں کے مختلف رائے اور تبصرے سننے کے باوجود وہ صبر اور تحمل سے کام لے رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ وقت جذبات کا اظہار کرنے کے لیے صحیح نہیں ہے۔ اقبال شاہ اس کو ہمیشہ یہی سمجھایا کرتے تھے کہ مشکل وقت میں انسان کے لیے خاموشی اور صبر ہی بہترین حکمت عملی ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی عزت اور وقار کو برقرار رکھ سکے۔ اسی پل کمرے کی باہر مریم کی آواز آئی۔

"بڑی امی نگین کمرے میں ہے؟" وہ دونوں اس کی آواز میں چھپی خوشی کو محسوس کر سکتے تھے۔ عافیہ کے جواب سے پہلے ہی وہ کمرے میں آگئی اور دروازہ بند کر دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیسی ہو نگین؟" مریم اس سے گلے ملتے ہوئے بولی۔

"میں ٹھیک ہوں۔" اس نے جواب دیا۔

"لگ تو نہیں رہی۔" وہ طنزیہ انداز میں مسکرائی۔

"کہنا کیا چاہ رہی ہو؟" عیناہ نے غصے سے پوچھا۔

"او تم۔۔۔؟ تم بھی ادھر ہو چلو اچھا ہے نگین کو اس وقت تمہاری پشت پناہی کی ضرورت ہو گی۔" خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

"میری دوست کوئی کم حوصلہ نہیں کہ ان معمولی باتوں کی وجہ سے سہارے ڈھونڈتی پھرے۔" عیناہ نے سیدھا جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اوہ رئیلی؟ ویسے ایک راز کی بات بتاؤں؟" اس نے سرگوشی کی۔

"یہ منگنی میں نے تڑوائی ہے۔" اپنے منہ پر ہاتھ رکھ دیا جیسے یہ منہ سے کیا نکل گیا۔

"اور آگے بھی تو سنو؟" وہ دو قدم آگے بڑھی۔

"آج میرے دل کو سکون مل گیا تمہیں تکلیف میں دیکھ کر۔ میں بتا نہیں سکتی کہ میں کتنی خوش ہوں۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں زور زور سے ہنسوں اپنی جیت کا جشن مناؤ۔ یہ دیکھ

رہی ہو؟'' اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔ نگین اس انگوٹھی کو اچھی طرح پہچانتی تھی۔

''آج صبح ہی فرحان نے اپنے ہاتھوں سے پہنائی دیکھو نگین میں نے تم سے تمہاری ساری خوشیاں چھین لی۔ جو میرا ہے وہ مجھے مل گیا۔ آج میں جیت گئی اور تم ہار گئی۔'' وہ خوشی سے جھوم رہی تھی۔ نگین اس کو حیرت سے دیکھتی رہ گئی کہ کوئی اتنا کیسے کیسی کی نفرت میں گر سکتا ہے؟

''اگر تمہیں فرحان پسند تھا تو مجھے پہلے بول دیتی میں خود راستے سے ہٹ جاتی۔ یہ سب کر کے تمہیں کیا ملا مریم؟'' وہ افسوس سے اپنی کزن کو دیکھ رہی تھی جو دیوانہ وار ہنسے جا رہی تھی۔

''اس میں اتنا مزہ نہ آتا جتنا مزہ مجھے اب آیا ہے۔ پورے خاندان میں تمہیں رسوا کر کے میرے دل کو جو سکون ملا ہے میں تمہیں بتا نہیں سکتی۔''

''لیکن میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟'' نگین کی آنکھوں میں تعجب تھا۔

''تمہاری یہی ڈرامے بازیاں یہ معصوم اور اچھے بننے کی کوشش کرنا زہر لگتی ہے مجھے، تم ہمیشہ یہی کرتی ہو میری ہر بات پر خاموش ہو جاتی تھی۔ اتنی اکڑ کہ تم جواب بھی نہیں دیتی تھی،

Clubb of Quality Content

خاموش رہ کر مجھے ذلیل کرتی تھی۔ آج میں نے تمہاری اکڑ توڑ دی۔ تم سے تمہاری خوشیاں چھین لیں جیسے تم سکول میں مجھ سے چھینا کرتی تھی۔ پتہ ہے میں فرحان کی سوچ کو جانتی ہوں وہ امریکن لڑکا تمہاری بیماری کا سن کر کبھی بھی اس رشتے کو ختم نہ کرتا لیکن یہ جو امریکن لڑکے ہوتے ہیں ناں چاہے کچھ بھی کرتے پھرے وہاں لیکن بیوی نیک چاہیے ان کو تو بس میں نے تمہارے کردار کی دو چار جھوٹی کہانیاں کیا سنائی جناب تو پٹری سے ہی اُتر گئے اور یہ فریدہ آنٹی ساری زندگی امریکہ میں گزارنے کے باوجود بھی رہیں گی وہی مشرقی عورت ایک عام بیماری کو اتنا سیریس لے لیا کہ رشتہ ہی ختم کر ڈالا۔" وہ سانس لینے کے لیے رکی۔ یہ اعتراف معمولی نہیں تھا۔ نگین اور عیناہ کو جھٹکا لگا۔

Clubb of Quality Content

"تمہیں میرے کردار پر کیچڑ اچھالتے ہوئے شرم نہیں آئی مریم؟" اب اس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔

"نہیں کیونکہ فرحان جو نگین کے نام کی مالا جھپتا رہتا تھا آج تم سے اتنی ہی نفرت کرتا ہے۔ سننا چاہو گی؟" یہ کہہ کر اس نے موبائل نکالا اور فرحان کو کال ملائی اور فون سپیکر پر ڈال دیا۔

"ہیلو فرحان بے بی!"

''ہیلو مریم! واٹس اپ کہاں ہو یار؟ گھر کب آؤ گی؟''اس کی آواز مطمئین لگ رہی تھی۔

''نگین کے گھر آئی ہوئی ہوں اور نگین تم سے شاید بات کرنا چاہتی ہے بات کرو گے؟''مریم کا دل شاید اب تک مطمئن نہیں ہوا تھا وہ نگین کو تھوڑا اور ذلیل کرنا چاہ رہی تھی۔

''آر یو سیریس؟ کیا بات کرنی ہے مجھ سے؟ اس لڑکی سے میرا کوئی تعلق نہیں، آئندہ اس کا نام میرے سامنے مت لینا بلڈی امورل گرل۔۔۔''اس کی آواز میں غصہ تھا۔

''جانے دو اسے تم کب واپس آرہی ہو؟ میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں بے بی۔۔۔''

''میں بس پرانے حساب نپٹا رہی تھی اور میں بھی تمہیں بہت مس کر رہی ہوں اوکے بائے۔''فون بند کر کے وہ متانت سے آگے بڑھی۔

''مجھے ناں تمہارے لیے برا لگ رہا ہے۔''وہ طنزیہ مسکرائی اور باہر جانے کی ارادے سے مڑی۔

''رکو مریم!''نگین نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روکا۔

''کیا ہے؟''وہ بیزاری سے مڑی۔

''میں نے تمہاری ساری بات سنی اب تم بھی تحمل سے میری بات سنو۔ شروع سے لے کر اب تک میں خاموش رہی، میں نے تمہاری ہر بات کو اگنور کیا کیونکہ میرا اللہ کہتا ہے کہ اگر

کوئی تمہارے ساتھ زیادتی کرے تو صبر سے کام لو اور پلٹ کر جواب نہ دو۔ میں نے تمہیں مہلت دی، تمہارا لحاظ کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی یا میں تمہیں نیچا دکھانے کے لیے خاموش رہتی تھی۔ میں بس صبر سے وقت گزار رہی تھی۔ تمہیں سپیس دے رہی تھی کہ شاید تم بدل جاؤ لیکن آج تم نے میری کردار کشی کر کے اپنی نفرت پر مہر لگا دی ہے۔ ساری دنیا میں میرا تماشہ بنا دیا

صرف اپنے نفس کی تسکین کی خاطر۔ یہ سب تم پہلے بھی کر سکتی تھی لیکن تم نے موقعے کا فائدہ اٹھایا۔ آج بھی میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی یہ معاملہ بھی میں نے اپنے رب کی سپرد کر دیا۔ میری دعا ہے کہ تمہاری پکڑ سخت نہ ہو۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہی تھی۔ عیناہ نے پہلی بار مریم کے چہرے پر خوف محسوس کیا۔

"تمہیں پتہ ہے مریم یہ صبر کا سفر میں نے تمہاری وجہ سے شروع کیا تھا اور آج دیکھو تم نے پھر سے میری مدد کی۔" وہ اداس سا مسکرائی۔

"میں نے تمہاری مدد کی؟ پاگل ہو گئی ہو کیا؟"

"بالکل آج تمہاری وجہ سے اللہ نے مجھے بچالیاایک کم ظرف اور گھٹیاانسان سے، اگر تم نہ ہوتی تو میں توان کم ظرفوں میں پھنس جاتی ناں سو تھینک یو اور اب تم جاسکتی ہو۔" نگین کو مسکراتاہوادیکھ کر مریم کے تن بدن میں آگ لگ گئ۔

"ویسے مریم تمہیں نگین کی اُترن بہت پسند ہے وہ کیا ہے ناں سکول میں بھی تم اپنی چالاکیوں سے اس کی پوزیشن ہتھیالیا کرتی تھی اور آج بھی تمہیں نگین کی ہی اُترن نصیب ہوئی ہے۔" عیناہ اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"گو ٹو ہیل۔۔۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے چلی گئ۔

☆☆☆

شام سے رات ڈھل چکی تھی۔ وہ چاندنی کی مدھم روشنی کا سہارا لیتے ہوئے اس پر سکون وادی میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔ رات کی ٹھنڈی ہوا اور بڑھتی ہوئی خوشبو نے اس جگہ کو مزید پراسرار بنادیا تھا۔ وہ متلاشی نظروں سے اپنی منزل کی تلاش میں تھی جواب تک نگاہوں سے اوجھل تھی۔ اس کو یہ تک معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلے سے بہتر ہے۔

اسی آواز نے اس کے پاؤں جیسے زنجیروں میں جکڑ دیے۔ وہی رس گھولتی آواز جو اس کے

کانوں میں گونجی، جیسے وقت ایک لمحے کے لیے رک گیا ہو۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

آواز ایک بار پھر خاموشی کو چھیرتے ہوئے سنائی دی۔ وہ دیوانہ وار اس آواز

کے پیچھے بھاگنے لگی یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اندھیرے میں وہ گر بھی سکتی ہے۔ لیکن جیسے جیسے

وہ اس آواز کے قریب پہنچتی، وہ آواز اس سے مزید دور ہوتی جاتی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

وہ انسان مسلسل اس آیت کو پڑھے جا رہا تھا۔ اس کی آواز سے ہر طرف پھیلنے لگا۔ بھاگتے

بھاگتے اس کی سانس پھولنے لگی تھی۔ آخر کب تک وہ چاند کا سہارا لے کر بھاگ سکتی تھی؟

آخر کار تھک کر وہ زمین پر ہی بیٹھ گئی۔

"کون ہے؟ سامنے آؤ۔۔۔میں کہاہوں؟ یہ کون سی جگہ ہے؟ پلیز کوئی جواب دیں میں کہاں ہوں؟" وہ مسلسل روئے جارہی تھی۔اس کے آنسو اس پاک زمین پر جزب ہوتے جا رہے تھے۔

ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی تو آنسوؤں سے اس کا چہرہ تر کیاہوا تھا اور سانس پھولی ہوئی تھی۔اس نے جلدی سے پانی کا گلاس اٹھایا اور ایک ہی سانس میں پی گئی۔اس نے ایک بار پھر خواب دیکھا۔اسے وہ دونوں خواب آپس میں جڑے ہوئے محسوس ہوئے۔خوابوں کو سمجھنے کی کوشش میں وہ کچھ اُلجھی ہوئی سی لگ رہی تھی۔اسے سورۃ الضحیٰ کا سلسلہ سمجھ نہیں آیا۔ اور وہ وادی کتنی حسین تھی۔ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کھڑکی کی طرف نظر پڑی تو لان کی لائٹ آن تھی۔ بارہ بج رہے تھے تو وہ جانتی تھی کہ اس وقت کون ہوگا۔وہ اپنے کمرے سے نکلی گھر میں خاموشی تھی اس کو یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ کب سوئی تھی۔بس اتنا یاد تھا کہ عیناہ اس کو بیڈ پر لٹا رہی تھی اور شاید اس کے سونے کے بعد وہ بھی چلی گئی تھی۔وہ پورچ پار کرتے ہوئے لان کی طرف آئی۔

اقبال شاہ کسی گہری سوچ میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ان کی آنکھوں میں پریشانی تھی۔
نگین ان کے پاس گئی اور اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔اقبال شاہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر
رکھ دیا۔

"ابو یہ مشکل کے ساتھ آسانی کیسے ہوتی ہے؟" لمبی خاموشی کے بعد نگین نے سوال کیا۔
اقبال شاہ نے لمبی سانس لی وہ جانتے تھے کہ ان کی بیٹی تکلیف میں ہے پھر بھی وہ اس کو ظاہر
نہیں کر رہی تھی۔

"مشکل کے ساتھ آسانی، اس آیت کے مفہوم کو سمجھ لو پہلے، اس کا مطلب

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہے ہر مشکل اپنے ساتھ آسانی بھی لاتی ہے۔یہ قدرت کا اصول ہے جو ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ
مشکلات زندگی کا حصہ رہیں گی لیکن ان مشکلات کے ساتھ ساتھ آسانیاں بھی آئیں گی۔اس
اصول پر ایمان رکھنے سے ہمیں اُمید ملتی ہے۔یہ اصول ہمیں مشکل وقتوں کا سامنا بہتر
طریقے سے کروا سکتا ہے۔یہ بھی یاد رکھنا بیٹا کہ مشکل عارضی ہوتی ہے اور آسانیاں دیرپا
کے لیے ہو سکتی ہیں۔اگر مشکل وقت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔اس لیے

نگین ہمیں کبھی بھی مشکلات سے گھبرانہ نہیں چاہیے، یہ مشکلیں بھی ہمیں مضبوط بناتی ہیں۔" وہ کچھ پل رکے پھر مزید بولے۔

"بیٹا بعض دفعہ مشکل کے ساتھ آسانی کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ ہمیں ان مشکلوں کو سہنے برداشت کرنے اور اس مشکل وقت سے نکلنے کی ہمت دیتا ہے۔" انہوں نے سادہ لفظوں میں نگین کو سمجھایا۔

"اچھا بتاؤ تمہیں وہ صبر اور شکر کا سائیکل یاد ہے جو ہم بچپن میں ساتھ کیا کرتے تھے؟" اقبال شاہ نے پوچھا۔

"جی ابو یاد ہے آپ کہتے تھے کہ صبر اور شکر ایک سائیکل کی طرح ہے۔ جب ہم پر کوئی مشکل آتی ہے تو اگر ہم اس پر صبر کرتے ہیں تو صبر کا اجر ہمیں اللہ دیتا ہے اور اجر ملنے پر ہم شکر کرتے ہیں اور جو آسانیوں میں ہم شکر کرتے ہیں تو پھر اللہ اس شکر کی بدولت ہمیں آئندہ آنے والی مشکلات میں صبر کی طاقت دیتا ہے اور یہ سائیکل چلتا رہتا ہے۔" وہ بچپن کی بھولی بسری بات یاد کرتے ہوئے بولی۔

"بالکل یہ بات بالکل صحیح ہے۔ صبر اور شکر واقعی ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ جب ہم مشکلات کا سامنا صبر سے کرتے ہیں تو اللہ ہمیں اس کا انعام ضرور دیتا ہے۔ پھر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس انعام پر شکر کرنے سے اللہ ہمیں مزید طاقت دیتا ہے تاکہ ہم آئندہ آنے والی مشکلات کا سامنا بہتر طریقے سے کر سکیں۔" لان میں پھر خاموشی چھا گئی۔

"آئی ایم سوری ابو! میری وجہ سے آپ سب تکلیف میں ہیں۔ مجھے معاف کر دیں۔" وہ رو پڑی۔

"نہیں بیٹا اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں البتہ قصور تو ہمارا ہے۔ ہم نے فیصلہ کرنے میں جلد بازی کی اور اس کا خمیازہ تم بھگت رہی ہو لیکن خیر شکر ہے مالک کا کہ اس نے تمہیں ان لوگوں سے بچا لیا۔ اس لیے آئندہ کبھی ایسا مت سوچنا۔۔۔" وہ اس کے سر پر شفقت سے پیار کر رہے تھے۔ اس نے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور سیدھی ہوئی۔

"آپ نے کھانا کھایا ابو؟" اپنے باپ سے باتیں کر کے اس کو تھوڑا سکون ملا۔

"میں اپنی لاڈلی کے بغیر کھانا کھا سکتا ہوں؟" انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"کیا نہیں کھایا؟ وقت دیکھ رہے ہیں آپ چلیں جلدی اُٹھیں میں گرم کر کے لاتی ہوں اور امی نے کھانا کھایا؟" یاد آنے پر پوچھا۔

"بڑی جلدی یاد آ گئی ماں کی؟" عافیہ بیگم اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کی طرف آئیں۔

اپنی ماں کو دیکھ کر وہ ان کی طرف بھاگی اور گلے سے لگ گئی۔ عافیہ بیگم نے اپنی بیٹی کو بہت پیار کیا جیسے اپنی جلد بازی کی تلافی کر رہی ہوں۔

"چلیں بس بہت ہوا اب میں دوبارہ کھانا گرم نہیں کروں گی۔" اسماء نے پورچ سے آواز لگائی۔

"اور میں دوبارہ چائے نہیں بناؤں گی۔" انابیہ نے کچن کی کھڑکی سے آواز لگائی۔

"اور میں اب سردی میں اور ٹیرس سے نہیں لٹک سکتا۔"

سب نے اوپر دیکھا تو برہان واقعی ٹیرس سے لٹکا ہوا تھا۔

"پیچھے ہو جاؤ برہان ابھی اس وقت سارے پرائیویٹ اسپتال بند ہوتے ہیں۔" اسماء نے برہان کو آواز لگائی۔

"کوئی نہیں آپی سرکاری اسپتال تو کھلے ہوتے ہیں ناں۔۔۔" اس نے شرارتی انداز میں کہا تو سب کھلکھلا کر ہنس دیے۔

"نیچے آ جاؤ برہان۔۔۔ شاباش!" نگین نے نرمی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا میری پانچ منٹ بڑی آپا جان۔۔" ہاتھ سے سلیوٹ کرتا جملہ کسا۔اپنی بہن کو مطمئین دیکھ کر برہان کو سکون مل گیا۔وہ مسکرا کر اقبال شاہ اور عافیہ بیگم کے ساتھ اندر چلی گئے۔

مشکل کے وقت اگر آپ کے گھر والے آپ کے ساتھ ہو تو پھر انسان مضبوط رہتا ہے۔اس کی فیملی نے اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔اس کی زندگی میں جہاں مشکلات تھیں وہی اس کے ساتھ آسانیوں میں اللہ نے اس کو ایک خوبصورت کو فیملی اور ایک مخلص دوست کا تحفہ دیا تھا، جو ہر مشکل میں اس کے ساتھ کھڑے رہتے تھے

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنے ماضی سے نکل کر حال میں پہنچی تو دیکھا کہ وہ ابھی تک بیڈ سے

ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو امل سو رہی تھی۔فون کی آواز سے وہ چونکی، موبائل اُٹھا کر دیکھ تو برہان کال کر رہا تھا۔کانپتے ہاتھوں سے اس نے فون اُٹھایا اور کان سے لگایا۔

"سو تو نہیں رہی تھی؟"" وہ عافیہ بیگم کی آواز پر اسکی جان میں جان آئی۔

"نہیں امی۔۔۔اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟""

"میں تو ٹھیک ہو تمہاری نیند پوری ہو گئی؟ زیان بتا رہا تھا کہ تم سو رہی تھی۔" وہ اپنی دھن میں بولے جا رہیں تھیں۔ نگین چونکی اس کو لگا اس نے غلط سنا ہے۔

"کون بتا رہا تھا؟" اس نے اپنی ماں سے تصدیق کرنی چاہی شاید نیند کی وجہ سے اسے زیان سنائی دیا۔

"زیان اور کون؟ گھنٹہ بھر پہلے آیا تھا میری طبیعت کا پوچھنے چہرے پر تھکن صاف جھلک رہی تھی لیکن پھر بھی میرے پاس کافی دیر بیٹھا رہا۔ ماشاءاللہ بہت اچھا بچہ ہے۔ اللہ اسے لمبی عمر عطا کرے۔" عافیہ بیگم زیان کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی جبکہ نگین حیرت سے سن رہی تھی۔

"چلیں امی آپ آرام کریں، میں عشاء پڑھ لو۔" وہ فون بند کرنے ہی لگی کہ عافیہ بولی۔

"تمہیں پتہ ہے آج جب زیان آیا اور اس نے مجھ سے باتیں کی تو مجھے بہت اچھا لگا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے اپنے رب کا بہت شکر ادا کیا۔ وہ مشکل وقت یاد ہے جو تم نے صبر کے ساتھ گزارا تھا۔ اللہ نے زیان کی صورت میں اس کا بہترین اجر عطا کیا ہے۔ اپنے شوہر کی قدر کرنا اللہ حافظ۔"" یہ کہہ کر عافیہ بیگم نے فون بند کر دیا۔

موبائل سائیڈ پر رکھ کر اس نے اپنی کلائیوں کو دیکھا۔وہ ابھی بھی زیان کی گرفت کو محسوس کر سکتی تھی۔اب وہ واقعی الجھن کا شکار ہو گئی کہ زیان کون ہے؟وہ جسے وہ جانتی ہے یا وہ جس کا ذکر اس کی ماں کر رہی تھی؟اس کی کلائی پر زیان کی انگلیوں کے نشان واضح تھے۔دل میں درد اُٹھا لیکن پھر اس نے سب کچھ جھٹک کر خود کو سنبھالا اور واش روم کی طرف چلی گئی۔

جب وہ واپس آئی تو دیکھا زیان بیڈ پہ بیٹھا موبائل دیکھ رہا تھا۔آہٹ پر اس نے سر اُٹھایا، موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔وہ شاید کچھ کہنا چاہ رہا تھا۔نگین ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی۔زیان کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا۔وہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپنی حرکت پر کافی شرمندہ تھا لیکن ان دونوں کے درمیان معافی تک کا رشتہ نہیں تھا۔

☆☆☆

یہ اگلے روز شام کی بات تھی، جب باباجان اور فریحہ بیگم امل کو پارک تک لے کر گئے ہوئے تھے۔سکینہ بھی ان کے ساتھ تھی۔

”نگین بھابی میں بھائی کے ساتھ اسٹور تک جا رہی ہوں آپ کو کچھ چاہیے تو نہیں؟“سارہ نے کچن میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ خاص تو نہیں۔۔۔۔بس ایک چاکلیٹ بار ملے تو لیتی آنا۔" وہ اچھا کہہ کر چلی گئی۔ نگین نے بریانی دم پہ رکھی اور فریج سے فروٹ نکال کے کچن ڈائیننگ ٹیبل پر رکھ دیے کہ کچن کے پچھلے دروازے سے ظاہر گل نے اسے آواز دی۔

"چھوٹی بہو؟ ہم نماز کے لیے جارہا تو واپسی پر کتنی روٹیاں لانی ہے؟" روز کی روٹین کی طرح آج بھی اس نے جانے سے پہلے روٹیوں کا پوچھا۔

"ظاہر گل آج بریانی بنی ہے تو روٹیوں کی ضرورت نہیں اور ہاں جاتے ہوئے گیٹ بند کر کے جانا۔" وہ فروٹ کو دھوتے ہوئے بولی۔

"اچھا چھوٹی بہو۔" یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔اس کا گھر ایک محفوظ کالونی میں تھا لیکن گھر میں اکیلے ہونے کی وجہ سے گیٹ بند کرنے کو کہا۔وہ کرسی پر بیٹھی فروٹ سیلڈ بنانے میں مصروف ہی تھی کہ اچانک بجلی چلی گئی۔سارے گھر میں اندھیرا چھا گیا۔اندھیرے میں سیب کے بجائے غلطی سے اس کا ہاتھ کٹ گیا۔درد سے اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی۔دائیں ہاتھ میں شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔اندھیرے میں اس نے موبائل تلاش کرنے کے لیے اپنے دوسرے ہاتھ سے ٹیبل کو چھوا مگر اس دوران اس کے ہاتھ سے شیشے کا باؤل گر کر زمین پر چکنا چور ہو گیا۔اس واقعے نے اسے مزید گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا۔

Clubb of Quality Content

"ظاہر گل؟" اس نے زور سے آواز لگائی لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ تکلیف اور گھبراہٹ مزید بڑھنے لگی۔ اس نے اندھیرے کے باوجود اپنی آنکھیں بند کرلیں اور درود شریف پڑھنے لگی۔ اقبال شاہ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ 'بیٹا درود شریف پڑھا کرو یہ تمہارے سارے دکھوں، تکلیفوں اور پریشانیوں کو دور کردے گا۔' اسے یوں لگا جیسے وہ اس کے کان کے قریب کھڑے ہو کر سرگوشی کر رہے ہوں۔ درود کی برکت اس نے اپنے اندر محسوس کی۔ وہ اس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اکیلے گھر میں اندھیرے کے باوجود خود کو محفوظ سمجھنے لگی اور دل کو اتنا سکون ملا کے آس پاس کا کوئی ہوش نہ رہا کوئی درد باقی نہ رہا۔

"گھر میں اتنا اندھیرا؟" گاڑی گیٹ کے پاس روکتے ہوئے زیان بولا۔

"پتہ نہیں بھائی۔۔" وہ دونوں گاڑی سے اترے اور گیٹ پر زور سے دستک دی۔

"ظاہر گل گیٹ کھولو۔۔" زیان نے آواز لگائی لیکن گھر پر مکمل خاموشی تھی۔

"وہ نماز کے لیے گیا ہوگا۔" لیکن اگلے ہی لمحے دونوں کی آنکھوں میں پریشانی جھلکی۔

"نگین بھابی گھر پر اکیلی ہیں۔" سارہ نے اپنا موبائل نکالا اور نگین کو کال ملائی رنگ جا رہی تھی لیکن وہ اُٹھا نہیں رہی تھی۔

"کیا ہوا؟ اٹھایا؟" زیان کے چہرے پر اضطراب تھا۔

"نہیں بھائی۔۔۔" سارہ کے ہاتھ پاؤں چھوٹ گئے۔ وہ دونوں اب مل کر گیٹ بجانے لگے لیکن اندر کی خاموشی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ابھی سوچ میں ہی تھے کے پیچھے سے ظاہر گل آ گیا۔

"کہاں رہ گئے تھے ظاہر گل؟ جلدی کھولو۔" زیان نے عجلت میں کہا تو اس نے فوراً چابی سے گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی وہ دونوں اندر کو بھاگے۔

"نگین بھابی آپ کہاں ہیں؟" سارہ موبائل کی روشنی سے لاؤنج تک آئی۔ زیان بھی اس کے ساتھ ساتھ موبائل کی روشنی سے اسے ڈھونڈ رہا تھا۔ سارہ نے اس کے موبائل پر کال کی لیکن آواز سامنے رکھے صوفے سے آئی۔

"نگین۔۔۔ نگیں آپ کہاں ہیں؟" زیان نے ان تمام عرصے میں پہلی بار اسے اس کے نام سے پکارا۔ زیان کی آواز پر نگین نے جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔

"بھابی۔۔بھابی۔۔" سارہ نے ایک بار پھر آواز لگائی۔

"سارہ۔۔۔۔میں کچن میں ہوں۔" بہت دیر خاموش رہنے کی وجہ سے اس کی آواز مشکل سے نکلی۔اسی پل بجلی بھی واپس آگئی۔اچانک روشنی کی شدت سے اس کی پتلیاں سکڑ گئیں۔ اس نے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ دیا۔وہ اپنی آنکھوں کو دھیرے دھیرے روشنی کے مطابق ڈھالنے لگی۔وہ دونوں کچن کی طرف دوڑے۔کچن کا منظر دیکھ کر سارہ کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔زیان کے چہرے پر گھبراہٹ واضح تھی۔کچن کی زمین پر ہر طرف کانچ بکھرے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ سے مسلسل خون بہہ رہا تھا جہاں وہ بیٹھی تھی وہاں خون پھیل کر ارد گرد کی زمین کو مکمل طور پر ڈھانپ چکا

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

تھا،وہ منظر انتہائی دل دہلا دینے والا تھا۔سارہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔زیان نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا،فوراً اس نے بڑے بڑے کانچ ایک طرف کیے اور نگین کے پاس پہنچا۔بغیر کسی تاخیر کے اس نے نگین کا دوپٹہ اتارا اور خون روکنے کے لیے اس کے ہاتھ پر باندھ دیا۔

"سارہ اوپر میرے کمرے سے فرسٹ ایڈ باکس لاؤ جلدی۔" زیان نے ہنگامی طور پر سارہ کو آواز لگائی۔

"سارہ تم سن رہی ہو میں کہہ رہا ہوں؟" اس بار زیان کی آواز بلند تھی۔ سارہ نے اپنے اعصاب پر قابو کیا اور اوپر کی طرف بھاگی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟ آپ کو کچھ چاہیے؟" زیان نے نگین سے پوچھا۔ اتنے گہرے کٹ کے باوجود اس کو درد نہیں ہو رہا تھا لیکن آواز حلق میں پھنسی ہوئی تھی۔

"پانی۔۔۔" وہ اتنا ہی کہہ سکی اور زیان نے شلیف پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل دیا۔ اس نے پانی کا گلاس نگین کے سامنے کیا۔ نگین نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور گلاس پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن زیان نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر گلاس اس کے لبوں تک پہنچایا۔ نگین تھوڑا حیران ہوئی لیکن پھر آرام سے گلاس کا سارا پانی پی گئی۔ گلاس ایک طرف رکھتے زیان نے ایک ہاتھ سے اس کے زخمی ہاتھ کو پکڑا اور اپنے دوسرے ہاتھ کو اس کے شانے پر رکھ کر کرسی سے اٹھانے کی کوشش کی۔ بڑی احتیاط کے ساتھ، اس نے نگین کو لاؤنج تک پہنچایا اور صوفے پر بیٹھا دیا۔ اسی اثنا میں سارہ بھی اوپر سے فرسٹ ایڈ باکس لے آئی۔ زیان کرسی کھینچ کر نگین کے روبرو بیٹھ گیا اور اس کے زخمی ہاتھ سے دوپٹہ ہٹایا۔ دباؤ سے خون قدرے رک گیا تھا۔ زیان نے اس کے زخم کا معائنہ کیا۔

"کٹ گہرا ہے، سٹچز لگانے ہونگے۔" زیان کی بات سن کر نگین کے اوسان خطا ہو گئے۔

Clubb of Quality Content

"نہیں میں ٹھیک ہوں، سٹیچز کی ضرورت نہیں ہے۔" اسے انجکشن سے کافی ڈر لگتا تھا اور اب سٹیچیز کا نام سن کر وہ گھبرا گئی۔ اس نے صوفے سے اٹھنے کی کوشش کی تو زیان بولا۔

"میں ایک ڈاکٹر ہوں، اس لیے چپ چاپ اپنی جگہ پر بیٹھیں رہیں۔" یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔

"بھابی یہ کیسے ہوا؟" سارہ کا رنگ ابھی تک اڑا ہوا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں سارہ پریشان مت ہو، بس اچانک لائٹ جانے کی وجہ سے سیب کی جگہ ہاتھ کٹ گیا۔" اسی لمحے زیان لاؤنج میں داخل ہوا۔

"درد تو نہیں ہو رہا؟" سارہ نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"سارہ میں نے اپنی زندگی میں اس سے بھی زیادہ درد سہے ہیں یہ معمولی سا کٹ میرا کیا بگاڑ لے گا۔" وہ اُداسی سے مسکرائی۔ زیان کے چہرے پر سایہ سا گزرا۔ وہ کافی دیر وہی کھڑا رہا یہاں تک ظاہر گل اسکی بتائی ہوئی چیزیں لے کر آ گیا۔

وہ واپس لاونج میں آیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ سرنج کا نیا پیکٹ کھولتے اس میں زیلولوکین (Xylocaine) نامی لوکل اینستھیزیا کو سرنج میں بھرا۔ زیان نے انجیکشن لگانے کی تیاری کی، لیکن جیسے ہی سرنج کو قریب لایا تو نگین نے خوف سے اپنا بازو پیچھے کھینچ لیا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ بالکل بھی درد نہیں کرے گا بس ایک چھوٹی سی چُبھن ہو گی اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔" نگین نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔ پھر ایک گہری سانس لی، اپنی آنکھیں بند کر لیں پھر آہستہ آہستہ بازو آگے کیا۔ زیان نے جلدی اور مہارت سے انجکشن لگایا جو اسے محسوس بھی نہ ہوا۔ دوا نے متاثرہ علاقے کو سُن کر دیا تاکہ سٹچز لگانے کے دوران درد محسوس نہ ہو۔ زیان نے مہارت سے اس کی ہتھیلی پر تین ٹانکے لگائے۔ سارہ نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس پورے عمل میں نگین پرسکون نظر آئی۔ زیان ٹانکے لگانے میں مصروف تھا اور نگین اس کو دیکھنے میں۔ نگین کی دلی کیفیت کچھ خاص تھی۔ وہ دل سے چاہتی تھی کہ آج وہ زیان کو جی بھر کر دیکھ لے اور اس کے وجود کو اپنی نظروں میں قید کر لے۔ چند لمحوں میں اس نے اپنی آنکھوں کو زیان کے دیدار سے سیر کر لیا لیکن اگلے ہی پل وہ حقیقت کی دنیا میں واپس آگئی۔

Clubb of Quality Content

''ڈن، سارہ اس باکس میں بینڈج نہیں ہے۔ بابا جان کی الماری میں ہو گی لے آؤ۔۔'' سارہ فوراً اُن کے کمرے میں چلی گی۔

''پٹی میں خود لگا لوں گی۔ آپ کا شکریہ۔۔۔'' زیان نے آنکھ اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ کہیں اور دیکھ رہی تھی۔ اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو پتہ چلا کہ وہ اپنی کلائی کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے کلائی پر اپنے انگلیوں کے نشان دیکھے تو اس کا دل ایک لمحے کے لیے جیسے رُک سا گیا۔ نگین کا چہرہ ایک عجیب سی کیفیت میں تھا جیسے وہ کسی اور دنیا میں کھو گئی ہو۔ زیان نے بے

اختیار اپنی نظریں جھکا لیں اس کے اندر پشیمانی اور بے بسی کا طوفان اُٹھ رہا تھا۔ اس نے نرمی سے نگین کا ہاتھ تھاما اور دھیرے سے کہا۔

''مس نگین۔۔۔ وہ میں۔۔'' لیکن الفاظ اس کے لبوں پر ہی رُک گئے جیسے وہ خود کو معاف کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

''بھائی۔۔؟'' سارہ نے بینڈج اس کی طرف بڑھایا۔ بینڈج کرنے کے بعد وہ وہاں ایک سیکنڈ بھی نہیں رکا اور کچن کی طرف چلا گیا۔ اس کے ہاتھوں میں نگین کا خون لگا ہوا تھا۔ زیان نے زندگی میں بہت بار خون دیکھا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں آج وہ نگین کا خون اپنے ہاتھوں پر دیکھ

ناول کلب
Clubb of Quality Content

نہ سکا اور جلدی سے اپنے ہاتھوں کو اس کے خون سے آزاد کیا۔ سارہ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

”بھابی آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟ وہ ظاہر گل کو بتا رہا تھا کہ یو پی ایس کی وائر نکل گئی تھی، ہم تو ڈر گئے تھے کہ آپ اکیلی اندھیرے میں اندر ہیں۔“ سارہ پریشانی سے بولی۔

”سارہ جن کی زندگی میں اندھیرا ہو وہ ان عارضی اندھیروں سے نہیں ڈرا کرتے۔“ اس کا چہرہ ویران اور آنکھیں بالکل خالی تھیں۔

نگین کی بات پر زیان نے پہلی بار بے سکونی محسوس کی تھی۔ گھر کے اندر اس کا دم گھٹنے لگا تو وہ کچن کے پچھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔

دس منٹ بعد وہ لاؤنج کی دروازے سے اندر آیا اور سارہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

”سارہ ظاہر گل دوائیں لے کر آرہا ہے ان کو دودھ کے ساتھ دوا کھلا دینا اور ہاتھ کو پانی سے دور رکھنا ورنہ سٹیچیز خراب ہو جائیں گے۔“ یہ کہہ کر وہ سامنے والے صوفہ پر بیٹھ گیا اور ٹی وی لگا کر دیکھنے لگا۔ اتنی دیر میں بابا جان کی گاڑی کے ہارن کی آواز آئی۔

"سارہ ظاہر گل نہیں ہے جاؤ گیٹ کھولو۔" سارہ تیزی سے پورچ کی طرف چلی گئی۔اسی لمحے زیان کی نظر نگین پر پڑی، وہ بے چین لگ رہی تھی اور بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آپ کو کچھ چاہیے؟" زیان نے پوچھا۔

"وہ وہ۔۔۔مجھے میرا دوپٹہ چاہیے۔" اس کی بات سن کر زیان سمجھ گیا اور فوراً سارہ کے کمرے کی طرف بھاگا اور اس کی الماری سے ایک دوپٹہ کھینچ لایا۔اس کو دینے کی بجائے زیان نے تھوڑا جھک کر اس کو دوپٹہ اڑانا چاہا لیکن اگلے ہی پل دونوں کی آنکھیں ملی اور وہ دونوں ایک دوسرے کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آنکھوں میں دیکھنے لگے۔زیان کا ہاتھ اور وقت دونوں تھم گئے۔وہ بنا سانس لیے نگین کی آنکھوں میں دیکھنے لگا، دنیا سے بے خبر اس پل میں کھو سا گیا۔دل کی دھڑکنوں نے جیسے کوئی خاص سُر چھیڑ دیا ہو۔نگین کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی جس میں ایک معصومیت اور بے پناہ بھروسہ جھلک رہا تھا۔وہ لمحہ لفظوں کا محتاج نہیں تھا۔کوشش کے باوجود وہ اپنے

آپ کو اس پل سے آزاد نہیں کر پا رہا تھا کیونکہ نگین کی آنکھیں اس کی روح کو سکون دے رہیں تھیں۔ برف کا مجسمہ پگھلنے لگا تھا۔

"نگین بچے یہ کیا کر دیا؟" فریحہ کی آواز نے وہ طلسم توڑا، اور زیان کے رکے ہاتھ دوبارہ حرکت میں آ گئے۔ اس نے نگین کو دوپٹہ اُڑھایا اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

کھانے کے دوران بھی زیان الجھا ہوا بیٹھا تھا۔

"نگین بچے آگے سے احتیاط سے کام لینا شکر اللہ کا کہ زیان اور سارہ وقت پر پہنچ گئے۔" بابا جان نے کہا۔

"کل آپ صدقے کا بکرا لے کر آئیں، کامران میری بیٹی کو نظر لگ گئی ہے۔" فریحہ کی آواز میں پریشانی تھی۔ بابا جان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ویسے بریانی بہت مزے کی ہے اس پر تو آپ کے لیے تحفہ بنتا ہے کیوں فریحہ بیگم؟" بابا جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل کیوں نہیں۔" فریحہ بیگم نے بات کی تائید کی۔

"بھابی موقع اچھا ہے کچھ زبردست سا تحفہ مانگ لیں۔" سارہ نے دلچسپی سے کہا۔

"ایک چیز تو ہے لیکن وہ بہت نایاب ہے۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔ پہلے بار زیان چونکا۔

"آپ کو کیا چاہیے بیٹا؟" باباجان بھی حیرت میں پڑ گے۔

"باباجان مجھے آپ دونوں کی دعاؤں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ تحفے میں چاہیے۔" نگین نے سادگی سے کہا اور زیان اُسے دیکھتا رہ گیا۔

"یہ کیا بھابی! مانگا بھی تو کیا۔" سارہ شش و پنج میں پڑ گئی۔

"سارہ یہ جو دعائیں ہوتیں ہیں ناں یہ انسان کی سب سے قیمتی کمائی ہوتی ہے، جو شاید اس وقت نظر نہ آئے لیکن جب ہم کسی مشکل میں پھنس جاتے ہیں تو وہی دعائیں ہمیں بچا بھی لیتی ہیں۔" وہ اپنے زخمی ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"بیٹا ہماری دعائیں ہمیشہ آپ ساتھ ہیں۔ آپ کی وجہ سے یہ مکان اب گھر لگنے لگا ہے۔ اس لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں اور وہ دعائیں لفظوں کی محتاج نہیں۔" باباجان کی آنکھیں بھر آئیں۔ اس ساری گفتگو میں زیان نگین سے نظریں نہ ہٹا سکا۔ یہ سب فریحہ بیگم نوٹ کر رہی تھی۔ ان کو اپنے بیٹے کی آنکھوں میں پرانا زیان نظر آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور زیان نیویارک کی فلائٹ کب کی ہے؟" فریحہ بیگم نے پوچھا لیکن اس کی نظریں نگین پر جمی ہوئی تھیں۔اس نے جیسے فریحہ بیگم کا سوال سنا ہی نہیں۔

"ہیلو زیان بھائی۔۔۔" سارہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے زور سے بولی تو زیان فوراً سنبھلا۔

"جی ماما؟" فریحہ بیگم پر نظریں کرتے پوچھا۔

"میں پوچھ رہی تھی کہ آپ کی نیویارک کی فلائٹ کب کی ہے اور کتنے دن کاسٹے ہو گا؟"

"ماما میرے بات ہوئی تھی ازلان سے بیسویں روزے کی فلائٹ ہو گی ہماری اور عید کے بعد ہی واپسی ہو گی ممکنہ طور پر عید کے چوتھے دن کیونکہ چار سر جریز کو اسسٹ کرنا ہے اور باقی تین دن کا سیمینار اٹینڈ کرنا ہو گا۔" زیان نے اپنے سفر کی تفصیلات بتائی۔

"چلو اللہ تمہارا سفر مبارک کرے۔" بابا جان نے دعا دی۔

"آمین!" نگین کی زبان سے بے اختیار نکل گیا۔زیان کے چہرے کا رنگ بدلا اور وہ کھانا کھا کر فوراً اُٹھ گیا۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات گئے وہ اپنے کمرے میں واپس آیا تو دیکھا کہ امل اور نگین سو چکے تھے۔ نگین دوا کے اثر میں گہری نیند میں تھی۔ وہ ابھی بیڈ کی طرف بڑھنے ہی والا تھا کہ اس کی نظر نگین کے پُر سکون چہرے سے پھسلتی ہوئی اس کے ہاتھ پر جا ٹھہری، جو کاؤچ سے باہر لٹک رہا تھا۔ زیان چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا اس کے قریب آیا اور زمین پر بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اس نے نرمی سے اس کی کلائی پر اپنی انگلیاں پھیریں اور دیر تک اسی طرح اس کا ہاتھ پکڑے بیٹھا رہا۔ اسے اپنی ذات پر عجیب سا افسوس ہو رہا تھا، زندگی میں پہلی بار اس نے کسی کو تکلیف دی تھی۔ دل بے چین ہوا تو وہیں ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں اور اپنے حال اور آنے والے کل

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کے بارے میں سوچنے لگا۔ اسی اثنا میں کب اس کی آنکھ لگ گئی، اسے خبر ہی نہ ہوئی۔ وہ ساری رات اس کا ہاتھ تھامے سویا رہا، یہاں تک کہ فجر کی اذان پر اس کی آنکھ کھلی۔ اس نے احتیاط سے نگین کا ہاتھ اس کے سرہانے رکھ دیا۔ ایک لمحے کو اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھونا چاہا، مگر ہاتھ فضا میں ہی رک گیا۔ گہری سانس لے کر اس نے ہاتھ واپس کھینچا اور خاموشی سے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

****

آبرزو بیبل اسٹیچیز پانچ دن میں کھل گئے اور نگین کا زخم بھی کافی اچھا ہو گیا۔ نگین نے اپنی فیملی سے یہ بات بھی چھپا دی کیونکہ وہ ان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس دوران دونوں کے بیچ میں خاموشی اور دوری برقرار رہی لیکن اس دن کے بعد ان کے بیچ کی مضبوط دیوار میں ایک دراڑ آئی تھی۔ امل کی ویکسینیشن کا دن تھا۔ امل کی پہلی ساری ویکسینیشن زیان نے خود جا کر کروائی تھی اور اس بار بھی وہ اسی ارادے سے اسے لے کے جانے لگا کہ وہ رونے لگی اور نگین کے ساتھ لپٹ گئی۔ وہ اس کے بغیر جانا نہیں چاہتی تھی۔ اس لیے زیان کو اسے بھی ساتھ لے کر جانا پڑا۔ ویکسینیشن سے فارغ ہونے کے بعد وہ دونوں پارکنگ لاٹ میں کھڑے تھے۔ زیان گاڑی کھول رہا تھا کہ اچانک ایک ملنگ فقیرنی نگین کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔ نگین کسی کو اپنے اتنا قریب کھڑا پا کر چونک گئی۔ اس فقیرنی کے وجود سے گلاب کے پھولوں کی خوشبو آرہی تھی۔ نگین نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اس عورت نے سادہ پرانے اور تھوڑے پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس کے لمبے الجھے ہوئے بال اور عمر رسیدہ چہرہ زندگی کے تجربات کی کہانی بیان کر رہا تھا۔ اس کی سادہ چپل نے اس کی سادگی کو اُجاگر کیا۔ اس کا حلیہ بظاہر عام تھا۔ زیان نے اپنے والٹ سے چند کرنسی نوٹ نکالے اور اس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کے آگے بڑھائی۔اس نے زیان کو ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا اور نگین کی طرف موڑی۔ بزیان سکندر نے اپنا ہاتھ نیچے کر دیا۔

"اکیلے لڑ لڑ کر تھک گئی ہے؟ کس سے لڑ رہی ہے تو؟ خود سے یا اپنی قسمت سے؟ بولتی کیوں نہیں؟ بتاتی کیوں نہیں جو دل میں ہے وہ سمجھاتی کیوں نہیں؟ اب کیوں خاموش ہے تو؟ اس کو بتاتی کیوں نہیں؟ اب بھی قسمت کے بھروسے بیٹھی ہے تو جا پھر اماں کی دعا ہے کہ رب تیری ہر وہ پریشانی دور کرے جس سے تو اکیلی لڑ رہی اور رب تیرے اس بوجھ کو آسان کرے جو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کوئی نہیں جانتا۔" اتنا کہہ کر اس نے اپنی جیب سے ایک تازہ گلاب کا پھول نکالا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور وہاں سے چلی گئی۔ نگین اس کو دور جاتا دیکھ رہی تھی۔اس کی باتوں میں ایک خاص جادو اور دلکش تاثیر تھی جس نے نگین کو مسحور کر دیا تھا۔زیان اس عورت کی باتوں پر کچھ حیران ہوا پھر کندھے اچکاتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

سارے راستے نگین نے پھول کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اور گھر آ کر اس نے پھول کو اپنی الماری میں سنبھال کر رکھ دیا۔ نگین اتنا جانتی تھی کہ وہ عورت کوئی عام انسان نہیں تھی۔

اس نے دل میں خواہش کی وہ کبھی دوبارہ اس عورت سے مل سکے لیکن وہ اس کی خواہش ہی بن کر رہ گئی۔

☆☆☆

یہ زیان کے نیویارک جانے سے دو دن پہلے کی بات تھی۔ سحری کا وقت تھا سب ڈائینگ روم میں سحری کر رہے تھے۔ نگین سب کے لیے گرم گرم پراٹھے بنا کر لا رہی تھی۔ فریحہ بیگم کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ ہر روز انہیں پراٹھوں کی سحری کرواتی کیونکہ باباجان کو سحری میں پراٹھے کھانا پسند تھے۔ اس وقت باباجان اور فریحہ بیگم سحری کر کے لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔ سارہ اور زیان ابھی بھی سحری کر رہے تھے۔ سکینہ رمضان کی وجہ سے اپنی ماں کے پاس گاؤں گئی ہوئی تھی۔ نگین ظاہر گل کو سحری دے کر ڈائینگ روم میں آ گئی۔ ابھی اس نے ایک نوالا بھی نہیں کھایا تھا کہ ٹی وی سے آنے والی آواز سے اس کے ہاتھ تھم گئے۔

لگیاں نیں موجاں ہن لائی رکھی سوہنیاں
چنگی آ کے مندی آنبھائی رکھی سونیاں

پاکستان کے مشہور نعت خواں اپنی خوبصورت آواز میں یہ نعت پڑھ رہے تھے۔ان کی آواز ہر سمت گونجنے لگی۔ نگین کی سانس روک گئی اور آنکھیں بھر آئی۔

آقا دے غلاماں دا میں ادنٰی غلام آں

لوکی کہندے خاص میں تے عاماں توں وی عام آں

پر داجے پایا ای تے پائی رکھیں سوہنیاں

چنگے آں کہ مندے آں نبھائی رکھیں سونیاں

اب کے نگین سے رہا نہیں گیا اور آنسوؤں نے آنکھ سے باہر جانے کا راستہ بنا ہی لیا۔اس نے اپنی زندگی شکر میں گزاری ہر لمحے کو صبر اور تحمل سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گزارا لیکن پانچ سال پہلے کے حادثے نے اس کو اندر سے ختم کر دیا۔اس کو لگ رہا تھا کہ وہ پانچ سال پیچھے پہنچ گئی ہے۔وہی اذیت وہ پھر محسوس کرنے لگی۔

☆☆☆

پانچ سال پہلے

ستائیس جون

نگین اپنے کمرے میں بیٹھی ایم اے کے آخری پرچے کی تیاری کر رہی تھی۔ رات کے دس بج رہے تھے اور عافیہ برہان کے ساتھ کسی شادی پر گئی ہوئیں تھیں۔ وہ گھر میں بالکل اکیلی تھی اور اقبال شاہ کا انتظار کر رہی تھی۔

"پتہ نہیں کہاں رہ گئے ہیں ابو۔" اس نے وقت دیکھ کر سوچا۔ ابھی وہ پڑھائی کر ہی رہی تھی کہ اقبال شاہ کی گاڑی کی آواز آئی۔ اس نے دل میں شکر ادا کیا کیونکہ اکیلے میں اسے ڈر لگ رہا تھا۔ وہ سیدھا اس کے کمرے میں آ گئے۔

"شکر ہے ابو آپ آ گئے، مجھے تو بہت ڈر لگ رہا تھا۔ دیکھیے ناں کیا وقت ہو گیا اور ابھی تک امی اور برہان بھی نہیں آئے۔" وہ اپنے باپ کو دیکھ کے کچھ مطمئن ہو گئی۔

ناول کلب Clubb of Quality Content!

"اچھا کھانا لگاؤں آپ کے لیے؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں بیٹا شام میں شاہ جی کے ساتھ ہائی ٹی کا پروگرام بنا تھا اب ڈنر کی گنجائش نہیں۔۔۔" وہ رکے اور ہاتھ میں پکڑی چیز آگے بڑھائی۔

"یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں۔" انہوں نے ایک گفٹ بیگ اس کی گود میں رکھ دیا۔ نگین نے خوشی سے اس بیگ کو دیکھا۔

"تھینک یو ابو لیکن اس میں ہے کیا؟" اس نے بیگ کو اُٹھا کر دیکھا، وہ کافی بھاری تھا۔

"یہ میری طرف سے تمہارے لیے ایک خاص تحفہ ہے۔ اللہ تمہارے نصیب بہت اچھے کرے تمہیں ہر مشکل سے بچائے۔ دنیا تمہاری قسمت پہ رشک کرے میری بیٹی اللہ تعالیٰ تمہیں زندگی کے ہر موڑ پر کامیابی عطا کرے اور تمہاری تمام مشکلات کو آسان کرے۔ میری دعا ہے کہ تمہیں ہمیشہ خوشیوں کا سامنا ہو اور غم تم سے دور رہیں۔ اللہ کرے کہ تمہاری ہر خواہش پوری ہو اور تمہاری زندگی محبت اور خوشیوں سے بھرپور ہو۔" نگین نے اپنے باپ کی آنکھوں میں نمی محسوس کی تھی۔ انہوں نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اوپر دیکھتے ہوئے اس کو دعا دی۔ پھر سر پر ہاتھ رکھ کر اس کی ماتھا چوما اور کمرے سے چلے گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نگین نے پہلی بار اپنے باپ کے لفظوں میں درد محسوس کیا۔ وہ اس کو اکثر دعائیں دیتے تھے لیکن آج کچھ عجیب سا ماحول بن گیا۔ کسی نے اس کے دل کو مٹھی میں لے لیا۔ عجیب سی اداسی چھا گئی۔ لیکن اگلے پل اس نے اپنے خیالات کو جھٹکا اور اس گفٹ بیگ سے وہ وزنی چیز کو باہر نکالی۔ وہ چکور ڈبہ تھا، جس پر کالے رنگ کا ریپنگ پیپر لپیٹا ہوا تھا۔ ریپنگ پیپر کھولتے ہی وہ دم بخود رہ گئی۔ وہ ایک لال رنگ کا چکور ڈبہ تھا جو مضبوط اور پائیدار لکڑی سے بنا ہوا تھا۔ سلور رنگ کی بارڈرز اور ڈیزائن اس کے حسن کو مزید بڑھا رہے تھے۔ اس باکس کے سائیڈ

پر خوبصورت نقش نگار اور عربی خطاطی کی گئی تھی، وہ بہت خوبصورت اور نایاب رحل تھی جس میں آئیڈیل سائز کا قران پاک رکھا جا سکتا تھا۔ رحل کو دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہو گئی۔ لڑکیوں کو شادی کے موقع پر پہلا تحفہ عموماً رحل اور قرآن مجید دیا جاتا ہے اور اقبال شاہ نے بھی اپنی دونوں بڑی بیٹیوں کو ان کی شادی سے پہلے یہی تحفہ دیا تھا۔ لیکن جب اسے یہ تحفہ ملا تو وہ حیران رہ گئی کیونکہ اس وقت اس کی کوئی نسبت طے نہیں ہوئی تھی۔ فرحان والے واقعے کے بعد اقبال شاہ نے کبھی نگین پر کسی رشتے کے لیے دباؤ نہیں ڈالا۔ وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔ اس کو کچھ دنوں سے اقبال شاہ بہت خاموش لگے۔ صرف ضروری بات کرتے تھے۔ وہ اپنے باپ کی خاموشی کو سمجھ نہیں پا رہی تھی جبکہ سب بچوں میں صرف وہ ہی اپنے باپ کی خاموشی کو بھی سمجھ سکتی تھی۔ وہ رحل اتنی بھاری نہیں تھی لیکن اس وقت نگین کو وہ بے تحاشہ بھاری لگی۔ اس نے رحل کو ایک بار پھر دیکھا۔ اس کی خوبصورتی آنکھوں کو خیرا کر رہی تھی۔ اسے اپنے کمرے میں گھٹن محسوس ہونے لگی۔ اُٹھ کر رحل کو الماری میں رکھا اور کمرے سے نکل کر لان میں آ گئی۔ کھلی فضا میں اس نے زور زور سے سانس لیں۔ کچھ دیر لان میں ہی بیٹھی رہی اور چاند کو تکتی رہی۔ ایک خوبصورت احساس سے اس کی روح کو تسکین ملی۔ وہ دھیرے سے مسکرائی۔ پھر واپس اپنے کمرے میں آ گئی لیکن کمرے میں آنے سے

پہلے اس نے اقبال شاہ کے کمرے میں جھانک کر دیکھا۔ وہ آرام سے سو رہے تھے۔ نگین کا دل مطمئن ہو گیا۔

☆☆☆

انیتس جون

نگین فجر کی نماز سے فارغ ہوئی۔ آج اس کی نیند پوری ہو گئی تو وہ نماز

پڑھ کر سوئی نہیں اور اپنی کتاب اُٹھا کر پڑھنے لگی۔ کچھ لمحوں بعد اس کے کمرے کا دروازہ کیسی نے کھٹکھٹایا اور وہ جانتی تھی کہ کون ہے۔ دروازہ کھولا تو سامنے اقبال شاہ کھڑے تھے۔

"ابو اس وقت کہاں جانے کی تیاری ہے؟" اس نے گھڑی دیکھی تو صبح کے چھ بج رہے تھے۔

"بیٹیوں کے لیے ناشتہ لینے جارہا ہوں اور کہا۔" انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔ اس پل نگین کا دل چاہا کہ اپنے باپ کو روک لے کہ اتنی صبح جانے کی کیا ضرورت ہے لیکن وہ جانتی تھی وہ نہیں مانیں گے۔

"ٹھیک ہے ابو میں آپ کا انتظار کروں گی۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔ اس نے اقبال شاہ کو دھیمی آواز میں درود شریف پڑھتے سنا۔ ان کا یقین تھا کہ درود شریف ہر مسئلے کا حل ہے۔ یہ اقبال

شاہ کی عادت تھی کہ جب بھی ان کی بیٹیاں گھر رہنے آتی تو اسی طرح صبح صبح اُٹھ کر ان کے لیے باہر سے ناشتہ لینے جایا کرتے تھے۔ کتاب پڑھ کر جب تھک گئی تو وہی لیٹ گئی۔

"چلو تھوڑی اور نیند لے لیتی ہوں ویسے بھی ابو کو آنے میں ذرا وقت لگے گا۔" اس نے سوچا اور سونے کے ارادے سے لیٹ گئی لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی۔ ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اس کی آنکھ تیز ڈور بیل سے کھلی۔ کوئی بار بار بیل بجا رہا تھا۔ وہ لگ بھگ بھاگتے ہوئے گیٹ کے پاس آئی۔

"کون؟" وہ ابھی بھی نیند میں ہے۔

"اقبال صاحب ہیں؟" انجان انسان کی آواز آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں۔" اس نے اپنی جمائی روکتے ہوئے کہا۔

"پھر برہان کو باہر بھجوادیں ضروری بات کرنی ہے۔" اس انسان کی آواز میں پریشانی تھی وہ اچھا کہہ کر برہان کے کمرے میں آگئی۔

"اُٹھو برہان ابو کے کوئی دوست آئے ہیں، تمہارا پوچھ رہے ہیں۔" برہان نیند سے جاگا اور وقت دیکھا۔

"ابو کہاں ہے؟" انگڑائی لیتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"وہ ناشتہ لینے گئے ہوئے ہیں اب اُٹھو بھی۔"

"اچھا۔۔۔" کہتے برہان اُٹھا اور گیٹ کی طرف چلا گیا۔ نگین اس کے انتظار میں وہی بیٹھ گئی کیونکہ اب اس کی نیند اُڑ چکی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ برہان پریشانی کی حالت میں گاڑی کی چابی لینے آیا اور آناً فاناً اس آدمی کے ساتھ چلا گیا۔ وہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ نگین کچھ پوچھ ہی

نہ سکی۔ نگین نے عافیہ بیگم اور اپنی بہنوں کو اُٹھایا۔ کچھ تو غلط ہے اس کے دل نے گواہی دی۔ وہ باہر لان کی طرف آگئی تاکہ اس کی گھٹن کچھ کم ہو سکے لیکن اس کو آسمان بہت اداس لگا۔ اس نے فوراً اپنا موبائل نکالا اور برہان کو کال کی لیکن وہ اس کی کال نہیں اُٹھا رہا تھا۔ واپس لاؤنج میں آئی تو سب بار بار برہان کو کالز کر رہے تھے لیکن وہ کسی کی بھی کال نہیں اُٹھا رہا تھا۔ آخر تنگ آکر انابیہ نے اقبال شاہ کے نمبر پر کال کی تاکہ ان کو یہ بتا سکے کہ برہان پتہ نہیں کس کے ساتھ اس وقت چلا گیا ہے اور کالز بھی نہیں اُٹھا رہا۔ رنگ جا رہی تھی لیکن کوئی اُٹھا نہیں رہا تھا۔ اس کے دوبارہ کال کرنے پر ایک انجان انسان نے اقبال شاہ کا موبائل اٹھایا۔

"ہیلو ابو!" انابیہ بولی۔

"آپ کون ؟ابو کہاں ہیں ؟"اس نے موبائل اسپیکر پر کر دیا اور اب اس انجان انسان کی آواز پورے لاؤنج میں گونجی۔

"آپ اپنے گھر سے کسی آدمی کو بھیج دیں۔"

"کیوں کیا ہوا ہے ابو کو۔۔۔"انابیہ کی آواز پھنس گئی۔

"جس شخص کا یہ موبائل ہے اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔'[وہ رکا اور پھر بولا

"لیکن وہ ٹھیک ہیں بس کسی کو جلدی ہاسپٹل بھجوادیں۔"

انابیہ کے ہاتھ سے موبائل گر گیا اور اس نے رونا شروع کر دیا۔

"انابیہ آپی آپ تو رونا بند کریں انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔انہیں کچھ نہیں ہوگا۔"

نگین نے جیسے خود کو تسلی دی۔انابیہ اور اسماء نے اپنے شوہروں کو کال کی کہ وہ ہسپتال پہنچے۔

وہ سارے ایک طویل انتظار کی سولی پر چڑھ گئے۔جب کسی کی بھی کال نہیں آئی تو اسماء نے ہار مان لی اور اپنے شوہر کو کال ملائی۔ابھی انہوں نے کال نہیں اُٹھائی تھی کہ باہر سے سائرہ چچی اور نواز چچا اندر آتے دکھائی دیئے۔ان کی اچانک آمد پر سب حیران ہوئے۔نگین کو گھبراہٹ ہونے لگی۔اسی پل اسماء کے شوہر نے کال اُٹھائی۔فون اسپیکر پر تھا۔

”ظفر آپ لوگ کہاں ہے؟ کیا ہوا ہے ابو کو؟ خدا کے لیے کچھ تو بتائیں؟ خاموش کیوں ہیں آپ؟ بولتے کیوں نہیں؟ اب تو لوگوں نے بھی آنا شروع کر دیا ہے۔“ اسماء کی آواز بلند ہوئی۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد ظفر کے جملے نے ان سب کے پاؤں سے زمین کھینچ لی۔

”انکل کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔ ہم ان کو گھر لے کر آ رہے ہیں۔“ ظفر کی آواز میں شکست تھی۔ یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔ سب کو شدید جھٹکا لگا۔ پہلے تو کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن آہستہ آہستہ ذہن نے کام کرنا شروع کر دیا تو سمجھ آیا کہ یہ ہو کیا گیا ہے۔

عافیہ، انابیہ، اسما نے رونا شروع کر دیا۔ وہ اس صدمے سے نڈھال ہو گئیں اور آہستہ آہستہ گھر لوگوں سے بھرنے لگا۔

یہ خبر سن کے نگین کا دماغ ماؤف ہو گیا۔ اس کو سب لوگ نظر تو آ رہے تھے ایسے کہ وہ سب کسی ٹی وی سکرین میں ہو اور اس کی آواز بند ہو۔ اس کو کسی کی آواز نہیں آ رہی تھی۔ وہ سن اپنی جگہ پر بیٹھی رہی۔ سب اس سے مل رہے تھے لیکن وہ پتھر کی مورتی بنی ہوئی تھی۔ اس کا دل ویران اور اس کا دماغ ابھی تک اس خبر کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ ایمبولنس میں اقبال شاہ کو گھر لایا گیا۔ اپنے باپ کے بے جان وجود کو دیکھ کر نگین کا دل بند ہو گیا کیونکہ دو گھنٹے

پہلے جو شخص اپنے قدموں پر چل کر گیا تھا۔اب وہ چار کندھوں کا محتاج ہو چکا تھا۔نگین نے اقبال شاہ کے چہرے پہ عجیب سا سکون دیکھا۔وہ لگاتار اپنے باپ کو دیکھے جا رہی تھی۔اقبال شاہ کے بے جان وجود کو دیکھ کر نگین کو ایسا لگا جیسے ساری دنیا اندھیرے میں ڈوب گئی ہے۔ آج وہ سائبان بھی واپس لے لیا گیا جو اسے دنیا کی تپش سے بچاتا تھا۔اس کی زبان مکمل طور پر بند ہو گئی۔

"نگین ابو چلے گئے ہمیں چھوڑ کر۔۔۔" وہ برہان کی آواز تھی جو اپنی بہن سے ملتے ہوئے رو رہا تھا لیکن نگین کی آنکھیں آنسوؤں سے ناراض تھیں۔وہ رونا چاہتی تھی اپنے باپ کو پکارنا چاہتی تھی لیکن ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کا گلا بند کر دیا ہو۔دل توڑ دینے والا غم اسے بے بس کر گیا تھا اور وہ چاہ کر بھی اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر پا رہی تھی۔

"آخری بار اپنے باپ کے لیے اٹھو نگین۔۔۔" وہ اس کی کزن کی بیوی تھی جو اس سے غسل کے لیے چیزوں کا پوچھ رہی تھی۔وہ کسی روبوٹ کی طرح بے حس و حرکت اُٹھی،ان کو ضرورت کی ساری چیزیں دیں اور پھر واپس اپنے باپ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔اس کے چہرے پر بے بسی اور خالی پن صاف دکھائی دے رہا تھا، جیسے اس کے اندر کی ساری زندگی ساکت ہو

Clubb of Quality Content

گئی ہو۔اس لمحے وہ خود کو دنیا سے بالکل کٹا ہوا محسوس کر رہی تھی جیسے وہ صرف جسمانی طور پر موجود ہو مگر اس کا دل و دماغ کہیں اور ہی بھٹک

رہا ہو۔

کب اقبال شاہ کو غسل دیا گیا اور ایک بادشاہ کی طرح تابوت میں رکھا گیا، نگین کو اس بات کا کوئی ہوش نہیں تھا۔وہ دیوانہ وار لوگوں کو دیکھے جا رہی تھی۔ جیسے اس کے ارد گرد کی دنیا ایک دھندلا خواب ہو۔سب لوگ اسے رونے کے لیے کہہ رہے تھے مگر وہ اپنے درد کی شدت میں گم تھی۔ جیسے اس کا دل کسی گہری کھائی میں گر گیا ہو جہاں سے کوئی آواز نہ آتی ہو اور نہ ہی کوئی آنسو نکلتا ہو۔

''نگین دیکھ لو آخری بار انکل کو۔۔وہ جا رہے ہیں۔۔۔۔آخری بار انہیں جی بھر کر دیکھ لو پھر یہ چہرہ کبھی نہیں دیکھ سکو گی۔''عیناہ کی آواز اسے حقیقت کی دنیا میں واپس لائی تھی۔اس نے عیناہ کو حیرت سے دیکھا اور پھر سامنے رکھے ہوئے اپنے باپ کے تابوت کو دیکھا۔

جنازہ اُٹھایا جا رہا تھا اس کی بہنیں زار و قطار رو رہی تھیں۔عافیہ بیگم اس کے گلے لگ کر رونے لگی، تب جا کے اسے احساس ہوا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا۔ جیسے جنازہ اُٹھا اس کا دل تڑپ

گیا۔ وہ رونا چاہ رہی تھی لیکن صدمے سے اس کی آنکھیں خشک تھی۔ بلند آواز میں اس نے کہا۔

"ابو؟ آپ ہمیشہ ہر کام میں جلدی کرتے تھے اور آج اللہ سے ملاقات کی جلدی میں بھی وہی عجلت دیکھائی۔"

اس کی بلند درد بھری آواز پر سارے لوگ رو پڑے۔ اس کی آنکھوں کا درد لفظوں کا محتاج نہیں تھا۔ جب باپ دنیا سے چلا جاتا ہے تو سر سے چھت اُٹھ جاتی ہے پھر اولاد کو ہر موسم کی سختی اور راحت کا خود مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ نگین نے اپنی زندگی میں ہر دفعہ صبر سے کام لیا لیکن اس بار اس کو اوپر سے صبر عطا کیا گیا تھا۔ صبر تو وہی ہوتا ہے جو حادثے کے شروع میں کیا جائے اور یہ کوئی چھوٹا حادثہ نہیں تھا لیکن آج اس کو صبر جمیل جیسی نعمت سے نوازا گیا۔ عیناہ اس کا ہاتھ پکڑ کے کمرے میں لے گئی۔ سارا دن ایسا ہی گزرا وہ اپنے کمرے میں گم سم بیٹھی رہی لیکن جب رات ہوئی اور سب طرف خاموشی چھا گئی تب اس نے اُٹھ کر اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور وضو بنا کر نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر اب اس کی بس ہو گئی تھی۔ وہ زار و قطار رونے لگی۔ اس کا دل رو رہا تھا۔ آج تو آسمان بھی اس کے ساتھ رو رہا تھا۔

"ایسا کیوں ہوتا ہے اللہ کہ جس انسان سے ہم سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں

Clubb of Quality Content

وہ جلدی چلا جاتا ہے۔ میری دنیا ویران ہو گئی ہے اللہ۔۔۔ابو آپ کہا چلے گئے مجھے اکیلا چھوڑ کر؟" وہ سجدے میں گر کر رونے لگی۔ روتے روتے اس کی ہچکیاں بند گئی۔

اگلے دو دن تک وہ لوگوں کے سامنے مضبوط رہی۔ وہ کبھی بھی لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کچھ لوگوں نے اس کے صبر کو سخت دلی کہا تو کچھ نے بے حسی لیکن جو اندر طوفان مچا ہوا تھا اس سے صرف اللہ واقف تھا۔ وہ اپنے باپ کو تنہائی میں یاد کرنا پسند کرتی تھی۔ اسے لوگوں کی ہمدردی سے الجھن ہوتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی یہ ساری کھوکھلی ہمدردیاں ہیں۔ یہ تیسرے دن شام کی بات تھی جب نگین اپنے کمرے میں مغرب کے بعد تسبیح لے کر اپنے بیڈ پر بیٹھ ہوئی تھی۔ عیناہ اس کے لیے جوس لے کے آئی۔

"نگین تین دن سے ایک لقمہ بھی تمہارے حلق سے نہیں گزرا: ایسا کیسا چلے گا اگر تمہاری طبیعت خراب ہو گئی تو؟ اپنا نہ صحیح آنٹی کا ہی سوچ لو، پلیز خود کو سنبھالو اگر تم نے خود کو نہیں سنبھالا تو تم آنٹی اور برہان کو کیسے سنبھالوں گی۔ ہمت سے کام لو بعض دفعہ انسان کو اپنوں کے لیے ہمت دیکھانی پڑتی ہے۔" عیناہ نے اس کو پیار سے سمجھایا

"میں بہت ٹوٹ گئی ہوں عیناہ میری ساری ہمت ختم ہو گئی۔" وہ سر جھکا کر بولی۔

"لیکن تم تو میری بہادر دوست ہو۔ اچھا صرف یہ جوس پی لو۔" عیناہ نے گلاس اس کے آگے کیا۔ نگین نے گلاس اس کے ہاتھ سے لے کر دو گھونٹ بھرے اور گلاس کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"پتہ ہے عیناہ جب ہمارا کوئی عزیز اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہمارا بھی کچھ حصہ دفن ہو جاتا ہے پھر ہم پہلے کی طرح کبھی نہیں ہو سکتے۔" اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی اور وہ عیناہ کے گلے لگ کر رونے لگی۔ ٹھیک اسی ٹائم کسی نے دروازہ کھولا نگین نے سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ مریم تھی۔

ان دونوں نے پانچ سال بعد مریم کو دیکھا تھا اور وہ وہی پانچ سال پرانی مریم ہی لگ رہی تھی بس فرق اتنا تھا کہ آج وہ اکیلی نہیں آئی تھی بلکہ انگلی پکڑے اس کا چار سالہ بیٹا بھی ساتھ کھڑا تھا۔ مریم نے اپنے بیٹے کو

سامنے کرسی پر بٹھایا اور نگین کی طرف آ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیسی ہو نگین ؟آئی ایم سوری تایا ابو کا سن کر بہت افسوس ہوا۔ دراصل میں پاکستان میں نہیں تھی۔ فرحان کے ساتھ یورپ کے ٹور پر گئی ہوئی تھی۔: آج صبح ہی واپسی ہوئی تو فوراً یہاں چلی آئی۔ بڑے نیک تھے تایا ابو اللہ ان کی مغفرت کرے۔"

"آمین!" اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے نگین بس اتنا بول پائی۔

"ہوا کیا تھا؟ بیمار تھے کیا؟"

اقبال شاہ کے ایکسیڈنٹ کی خبر سب کو پتہ تھی لیکن مریم اپنی عادت سے مجبور یہ سوال پوچھ کر نگین کو تکلیف میں دیکھنا چاہتی تھی۔ اس کے سوال پر نگین کے دل میں ٹیس اٹھی۔

"انکل کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ایٹ لیسٹ تم آنے سے پہلے اپنی امی سے پوچھ سکتی تھی کہ تمہارے تایا کے ساتھ ہوا کیا تھا۔" عیناہ سے برداشت نہ ہوا۔

"اوہاں۔۔۔ میں نے سنا تھا بیچارے صحیح سلامت صبح نکلے اور واپس چار کندھوں پر آئے۔ پتہ نہیں تایا نے صبح صبح کس کا چہرہ دیکھ لیا تھا۔ ویسے کس نے مارا تھا؟ کچھ پتہ چلا کون لوگ تھے؟ کیا ہوا تھا اور پولیس تو انوالو ہوئی ہو گی۔ نعمان بتا رہا تھا کہ تم لوگوں نے معافی نامہ پر جلد ہی دستخط کر دیے ہیں۔ فرحان کو لگا کہ تمہارے کسی چکر میں تایا مارے گئے۔ اس لیے تو اتنی

Clubb of Quality Content

جلدی معافی تلافی ہو گئی۔'' آج بھی اس کے جملوں میں زہریلے وار تھے۔ نگین کے آنسو لگاتار گر رہے تھے۔

''مریم کہنا کیا چاہتی ہو؟'' عیناہ غصے سے بولی۔

''مجھے تو فرحان چھوڑ بھی نہیں رہے تھے لیکن کیا ہے ناں مجھ سے رہا نہیں گیا۔ تمہیں یاد ہے پانچ سال پہلے اسی کمرے میں تم نے مجھے بد دعائیں دی تھی کیا کہا تھا؟'' اس نے سوچنے والے انداز میں انگلی کو اپنے گال پر رکھا۔

''ہاں تم نے کہا تھا میری دعا ہے کہ تمہاری پکڑ سخت نہ ہو، میں بس یہی دیکھنے آئی تھی کہ پانچ سالوں میں کس کی پکڑ سخت ہوئی ہے۔ مجھے دیکھو میرے پاس سب کچھ ہے۔ مجھے من چاہا ہمسفر ملا جو مجھ سے بہت محبت کرتا ہے اور میں نے اس کو اولاد بھی دی۔'' اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

''میرے پاس سب کچھ ہے فرحان نے مجھے ہر وہ چیز دی جو میں ڈیزرو کرتی ہوں۔'' اس نے اتراتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور خود کو دیکھو نگین! آج تم خالی ہاتھ ہو، پچھلے پانچ سالوں سے تم وہی کی وہی کھڑی ہو۔ آج تمہیں اتنا ٹوٹا دیکھ کر میرے جیسے زخموں پر مرہم لگ گیا ہو۔ تمہارے آنسو میری روح کو سکون دے رہے ہیں۔ تم نے مجھے بددعائیں دی تھی ناں وہ ساری تمہیں ہی لگ گئی۔ ایک بات یاد رکھنا جس رسوائی کے دہانے پر میں نے تمہیں پانچ سال پہلے کھڑا کیا تھا، اس سے تم کبھی بھی آزاد نہیں ہو پاؤ گئی۔" یہ کہہ کر وہ اپنے بیٹے کو لے کر کمرے سے نکل گئی۔ مریم کی بے حسی اور سخت دلی دیکھ کر عیناہ کی زبان بند ہو گئی۔ جو ہمیشہ نگین کے حق میں بولتی تھی آج اسے اپنے الفاظ کھوئے ہوئے نظر آئے۔ نگین پر اتنی بڑی تکلیف آئی مگر اس نے اسے اپنے فائدے کے طور پر دیکھا۔ بعض انسان واقعی بہت ظالم ہوتے ہیں۔

"نگین اتنا صبر کیوں؟" مریم کے جانے کے بعد عیناہ اس کی طرف مڑی اور پوچھا۔

"عیناہ یتیم کی دعا ہو یا بددعا سیدھے عرش تک جاتی ہے، اگر میں نے بھی بددعا دے دی تو ہم دونوں میں کیا فرق رہے گا؟ تم تو گواہ ہو پانچ سال پہلے میں نے اسے کوئی بددعا نہیں دی اور آج بھی میں اللہ کے بعد تمہیں گواہ بناتی ہوں کہ آج بھی میں وہی کروں گی۔ یہ معاملہ بھی میں نے اپنے اللہ کے سپرد کر دیا۔"

"تم اتنا صبر کیسے کر لیتی ہو؟" عیناہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"صبر کی توفیق بھی ایک نعمت ہے جو اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے۔ یہ ہر کسی کو نہیں ملا کرتی کیونکہ صبر آسان نہیں ہوتا اور ہر کوئی اس سفر کا مسافر نہیں بن سکتا۔" جواب پر عیناہ اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔

☆☆☆

وہ تھکی ہاری زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اس کے چہرے پر تھکن اور اُداسی کی جھلک تھی۔ وادی میں رات سے صبح ہو گئی تھی۔ صبح کا منظر بہت دلکش تھا۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر صبح کی پہلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سورج کی کرنیں چٹانوں کو سنہری رنگ دے رہی تھی۔ ہوا میں تازگی اور سکون تھا اور دور دراز کی پہاڑیوں پر نرم روشنی کی چمک سے منظر مزید خوبصورت لگ رہا تھا۔ ماحول میں عموماً خاموشی تھی۔ صرف قدرتی آوازیں سنائی دیتی تھی۔ جن میں پرندوں کی چہچہاہٹ اور ہوا کی سرسراہٹ شامل تھی۔ یہ منظر تکلیف کے باوجود اس کی روح کو سکون دے

ناول کلب
Clubb of Quality Content

رہا تھا۔

اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی

تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔

اُسی آواز نے ایک بار پھر اپنا جادو پھیلانا شروع کر دیا۔ نگین نے اس خوبصورت آواز پر اپنا جھکا سر اُٹھایا اور آسمان کو دیکھنے لگی۔ آسمان جس کی خوبصورتی کو وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھی۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

اور آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا پھر (شریعت کا) راستہ بتایا۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کر دی اور اس آواز کو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کی۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى

اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔

وہ آواز اس کی روح کو سکون دے رہی تھی۔ اس بار اسے اس انسان کی آواز انجان نہیں لگی۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ

تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔

اس نے اپنی آنکھیں کھول دی۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑ کو۔

وہ آواز اسے اپنے پیچھے سے قریب آتی محسوس ہوئی۔اس کا سانس رک گیا۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اسے لگا وہ انسان بالکل اس کے پیچھے کھڑا ہے۔وہ ان سب میں پہلی بار بولی۔

"یہ کون سی جگہ ہیں؟"اس کے سوال پر کسی نے اس کے کان میں سر گوشی کی۔

"کوہِ سیناء۔۔۔۔"

ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھل گئی،چاروں طرف فجر کی اذانیں گونج رہی تھی۔پانچ سالوں کا وہ سلسلہ آج جا کر ختم ہوا۔وہ یہ جانتی تھی کہ اس معاملے میں اس کی مدد کون کر سکتا ہے۔

بس اسے صبح کا انتظار تھا

☆☆☆

"عیناہ۔۔۔؟عیشمہ آنٹی گھر پر ہیں؟"گیٹ کھولتے ساتھ ہی اس نے پوچھا۔وہ

اس کو اتنی صبح یوں اچانک دیکھ کر حیران ہوئی۔

"نگین تم؟ خیریت کس کے ساتھ آئی ہو؟ اچھا چھوڑو اندر تو آؤ۔" عیناہ نے اسے ہاتھ سے اندر کیا۔

"برہان چھوڑ کر گیا ہے تم اتنا بتاؤ کہ آنٹی ہیں؟"

"وہ بیٹھک میں بچوں کو پڑھا رہی ہیں۔ تم وہیں چلی جاؤ میں چائے کا بول کر آتی ہوں۔" عیناہ نے کہا اور وہ فوراً بیٹھک کی طرف چلی گئی۔ گھر کی بیٹھک سادہ مگر پُر سکون جگہ تھی۔ جہاں بچے کارپٹ پر بیٹھ کر قرآنی تعلیمات سیکھ رہے تھے۔ دیواروں پر قرآنی آیات اور دعاؤں کے پوسٹر آویزاں تھے اور عیناہ کی والدہ ایک مخصوص جگہ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ آہٹ پر عیناہ کی امی نے سر اُٹھایا اور نگین کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔

"اسلام علیکم! عیشمہ آنٹی کیا مجھے آپ کا تھوڑا سا وقت مل سکتا ہے۔" اس نے پوچھا۔ وہ نگین کو بچپن سے جانتی تھی اور آج پہلی بار وہ اسے بے چین لگی۔

"چلو بچوں اب آپ کی چھٹی ہوئی، کل سبق یاد کر کے آنا۔" جلدی چھٹی ملنے پر سارے بچوں نے خوشی سے اپنے سپارے بند کیے اور سلام کرتے ہوئے بیٹھک سے نکل گئے۔ نگین ان کے پاس چلی گئی۔ انہوں نے نگین کے سر پر پیار کیا۔

"تم ٹھیک ہو میری بچی؟" انہوں نے پیار سے پوچھا۔ نگین کا چہرہ زرد اور آنکھوں میں سوالوں کا سمندر تھا۔

"تم نے ناشتہ کیا؟" نگین نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔" نگین نے بے چینی سے کہا۔

"باتیں بھی ہو جائیں گی پہلے ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔" یہ کہہ کر انہوں نے عیناہ کو آواز لگائی اور ناشتے کا بولا۔

"تم نے پچھلے چار دن سے کچھ نہیں کھایا اس لیے پہلے کھانا پھر ہم آرام سے بات کریں گے ٹھیک ہے؟"

"جیسا آپ کہیں۔" اس نے سر جھکا لیا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر وہ بولیں۔

"اب بتاؤ کیا بات کرنی ہے؟" عیشمہ بیگم کے مزاج میں انتہا کی نرمی تھی۔ نگین سوچ میں پڑ گئی کہ کہاں سے شروع کرے۔ عیناہ اس وقت ان کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔

"آنٹی میں نے تین خواب دیکھے ہیں ان پانچ سالوں میں اور وہ تینوں آپس میں جڑے ہوئے ہے۔" وہ رُکی۔

”خواب میں کیا دیکھا کچھ یاد ہے؟“عیشمہ بیگم نے پوچھا۔

”ایک ایک لمحہ یاد ہے۔“اس کے بعد نگین نے ان کو اپنے خواب سنائے۔ عیشمہ بیگم نے تحمل سے پوری بات سنی۔

”آنٹی مجھے ان خوابوں کی تعبیر جاننی ہے، میں سورۃ الضحیٰ، کوہِ سیناء اور وہ انجان خوبصورت آواز ان سب کو کنیکٹ نہیں کر پا رہی۔“وہ الجھی ہوئی لگ رہی تھی۔عیناہ کو ان چار دونوں میں وہ مرجھائی ہوئی لگی۔اس حادثے نے اسے دنوں میں کمزور کر دیا۔

”نگین آپ کے خواب کے تین پہلو ہیں۔پہلا قرآن پاک کو سننا، دوسرا وادی سیناء میں خود کو دیکھنا وہ بھی تین الگ وقتوں میں اور آخری وہ انجان آواز۔۔۔“وہ کچھ سوچ میں پڑ گئی۔

”خوابوں کی تعبیر جاننے سے پہلے کیوں نہ پہلے دو پہلوؤں پر کچھ گفتگو کر لی جائے۔اور عیناہ بچے۔۔۔“وہ عیناہ کی طرف مڑی۔

”جاؤ بیٹا سٹڈی سے 'تعبیر الرویا' لے آؤ۔۔۔“عیشمہ بیگم نے اس کتاب کا نام لیا جس میں خوابوں کی تعبیر ہوتی ہیں۔عیناہ فوراً وہ کتاب لے کر آ گئی۔

”سورہ الضحیٰ، اگر اس سورۃ کی شان نزول پر غور کرے تو پھر اس کی تفسیر میں آسانی ہو گی۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نبی پاک ﷺ پر کچھ وقت کے لیے وحی کا نزول رک گیا تھا۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ پندرہ دن گزر چکے تھے اور نبی پاک ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس دوران مکہ کے مشرکین نے آپ ﷺ کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا اور کہا کہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اور آپ سے ناراض ہے۔" انہوں نے ایک گہری سانس لی اور مزید کہا۔

"وہ کہتے تھے کہ اگر آپ اپنے مشن میں حق پر ہوتے تو وحی کا سلسلہ نہیں رکتا۔ نعوذ باللہ۔ یہ قابلِ ذکر ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو ایک روایت کے مطابق نبی پاک ﷺ نے حضرت جبریلؑ سے فرمایا: 'آپ نے تاخیر کی جبکہ میں آپ کو دیکھنے کا منتظر تھا۔' تب حضرت جبریلؑ نے جواب دیا۔ 'میں بھی آپ سے زیادہ بے تاب تھا لیکن میں ایک پیغامبر خادم ہوں اور اپنے رب کی اجازت کے بغیر نازل نہیں ہوتا۔' کتنی خوبصورت بات ہے کہ جب نبی پاک ﷺ اداس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے کتنی حکمت اور خوبصورتی سے ان کی اداسی کو

خوشی میں بدل دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کا کلام ہی دلوں کو سکون پہنچاتا ہے۔ اب ہم اس سورۃ کی تفسیر میں جاتے ہیں لیکن میں آپ کو آسان لفظوں میں سمجھاؤں گی۔" نگین ان کی باتیں بہت غور اور توجہ سے سن رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"(قسم ہے آفتاب کی روشنی کی) لفظ ضحیٰ کا مطلب ہے دن کے ابتدائی اوقات، جب سورج آسمان پر بلند ہوتا ہے اور ہر طرف روشنی پھیل جاتی ہے۔ یہ دراصل دن کا بہترین وقت ہوتا ہے۔ ایک نئی شروعات کی طرح۔ پھر ہم یہ سوچتے ہیں کہ اللہ نے قسم کیوں کھائی تو اس کا جواب بھی بہت آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ جن چیزوں کی قسم کھاتے ہیں ان کے ذریعے ان کی اہمیت کو اُجاگر کیا جاتا ہے یا انہیں گواہ بنا دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ کی قسمیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ یہ چیزیں نہ صرف اہم ہیں بلکہ ان کے ذریعے ایک حقیقت یا پیغام کی تصدیق بھی کی جاتی ہے۔"

"(اور رات کی جب وہ چھا جائے) سجا کے معنی خاموشی اور پُرسکون کے ہیں۔ ان راتوں کے لیے جب ہوا نہیں چلتی، گہری رات، خاموش رات یا سکون دینے والی رات۔ رات کی جو بات اہم ہے، وہ اس کا سکون اور خاموشی ہے جو فطری طور پر انسان کے اعصاب کو آرام دیتی ہے اور اسے اگلے دن کی جدوجہد یا روحانی زندگی اور کام کے لیے تیار کرتی ہے۔ اس نکتہ نظر سے رات بہت اہم ہے اور اسے قسم دیے جانے کا حق رکھتی ہے۔ تو اللہ نے دن اور رات کی قسم اٹھائی تاکہ دن اور رات گواہ ہو جائے کس چیز کے یہ اگلی آیت میں صاف ظاہر ہے۔"

"(تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔) اللہ نے نبی پاک ﷺ کو وحی کی کہ وہ آپ ﷺ سے ناراض نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کو اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ کتنے خوبصورت لفظوں سے اللہ اپنے پیارے کے دل کو تسلی دے رہے ہیں۔ اللہ نے ان کے دل کو اس ایک آیت سے آباد کر دیا۔"

"سبحان اللہ۔" نگین اس پل اپنے سارے غم بھلا کر عیشمہ بیگم کی باتوں میں کھو گئی۔

"(اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلے سے بہتر ہے۔)

اس بار اللہ نبی پاک ﷺ کو تسلی دے رہے ہیں کہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آپ ﷺ ایک بہتر حالت میں ہوں گے۔ آپ ﷺ اس دنیا میں بھی عزیز ہیں

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اور آخرت میں زیادہ عزیز ہیں۔ اگر آج مشکل وقت آ گیا ہے تو پھر آنے والے وقت میں آسانی بھی ہو گی کیونکہ مشکل کے ساتھ آسانی کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔"

"(اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔)

اللہ نے نبی پاک ﷺ کو بہت سے اعزازات سے نوازا۔ دنیا میں بھی بہت سے اعزازات عطا کیے، خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ اور آخرت میں آپ ﷺ کے لیے شفاعت کا مقام

ہے۔ جنت، حوض کوثر اور دنیا میں دین مکمل ہوا اور آپ ﷺ کو بہترین ساتھی ملے جنہوں نے اللہ کے دین کو بہت پھیلایا۔"

"اب اللہ مزید تسلی دیتے ہیں ماضی کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ (تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔) اس میں اللہ کیا ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یتیم پیدا ہوئے تھے تو اللہ نے ایسا انتظام کیا کہ آپ ایک بہترین انسان کی شکل میں پل سکے۔ یہ اللہ کا خاص احسان تھا۔

"(اور آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا پھر (شریعت کا) راستہ بتایا) اب اس آیت پر غور کرو کہ نبوت سے پہلے آپ ﷺ غار حرا جایا کرتے تھے کیونکہ وہ اس زمانہ جہالت کو ناپسند کرتے تھے تو اللہ نے ان کو راستہ دکھایا۔ دین اسلام کی گہرائیوں کو سمجھنے کا ہنر سکھایا۔ جس اللہ نے آپ ﷺ کو وہ راستہ دکھایا تو کیا وہ آگے کا راستہ نہیں دکھائے گا؟ بالکل وہی راستے دکھائے گا۔ یہ کتنی خوبصورت تسلی ہے۔ (اور اس نے آپ کو تنگدست پایا پھر غنی کر دیا) پھر اللہ نے وہ وقت یاد کروایا جب آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کی سرپرستی میں تھے، وہ بھی اتنے مال دار نہیں تھے اور پھر حضرت خدیجہؓ سے آپ کی شادی ہوئی تو دنیاوی دولت بھی آپ کے پاس بہت آئی۔"

Clubb of Quality Content

"اب ان سے نعمتوں کے بعد کرنا کیا ہے یہ بھی اللہ نے نبی پاک ﷺ کو بتایا۔(پھر یتیم کو دبایانہ کرو۔)آپ نے دیکھا نگین ایک بار پھر یتیم کی بات ہوئی اللہ نے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے ساتھ زیادتی نہ کرنا۔ اگر اس کی مدد کرو تو اس پر دباؤ نہ ڈالنا۔(اور سائل کو جھڑکا نہ کرو) اور جہاں تک سوالی کا تعلق ہے اسے سرزنش نہ کرو۔ان کی فریاد کو سنو۔(اور ہر حال میں اپنے رب کے احسان کا ذکر کیا کرو)اس آیت میں احسان کا مطلب ہے نبوت، قرآن مجید، ہدایت اور خاص طور پر وہ احسان جو اللہ نے اوپر بیان کیے۔آپ ﷺ نے کیا کرنا ہوگا، جو اللہ نے آپ کو دیا ہے آپ اسے آگے بیان کرے اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرے اور اس کا شکر ادا کرے۔تو یہ تھی سورہ الضحیٰ کی مختصر تفسیر۔"عیشمہ بیگم پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولی۔

"آپ کے لفظوں میں جادو ہے آنٹی۔"نگین کو اپنا آپ کھویا ہوا محسوس ہوا۔وہ ہلکا سا مسکرائیں۔

"اب آتے ہے تمہارے خواب کے دوسرے پہلو پر۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”کوہِ سیناء، طور سیناء یا جبلِ موسیٰ یا کوہ طور جزیرہ نما سینا، مصر کی وہ مشہور پہاڑی ہے جس پر خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو اپنی تجلی دکھائی تھی جس کے اثر سے حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہِ طور جل کر سرمے کی مانند سیاہ ہو گیا تھا۔ طور وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام فرمایا تھا۔ ایک ہی پہاڑ کو قرآن میں 'طور سینا' بھی کہا گیا ہے اور 'طور سینین' بھی۔

سینین، دراصل جزیرہ نما سینا ہی کا دوسرا نام ہے، اب چونکہ یہ سارا ہی علاقہ جس میں کوہِ طور واقع ہے اور جو اب مصر کے قبضہ میں ہے۔ صحرائے سینا کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ طور سینین کو سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۲۰ میں طور سیناء کہا گیا ہے۔ یہ ایک بلند پہاڑ ہے جو مصر سے مدین یا مدین سے مصر جاتے ہوئے راستہ میں پڑتا ہے۔ اسی پہاڑ کی ایک چوٹی کا نام طور ہے اور اسی پہاڑ کے دامن میں وادی کا نام طویٰ ہے جسے قرآن میں وادی مقدس اور البقعۃ المبارکہ بھی کہا گیا ہے۔ اسی مقام پر موسیٰؑ کو نبوت عطا کی گئی اور دو دفعہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔“ وہ۔ سانس لینے کے لیے رو کیں۔

"نگین آپ نے خود کو اس مقدس مقام پر دیکھا تو بلاشبہ یہ ایک بہترین خواب ہے اور ساتھ میں سورہ الضحیٰ کی تلاوت سنی ماشاءاللہ۔۔۔" وہ ساتھ ساتھ اپنی تعبیر کی کتاب کے صفحات پلٹ رہی تھی۔ اچانک ان کا ہاتھ رکا اور پھر انہوں نے اس کتاب سے پڑھنا شروع کیا۔

"اور اگر دیکھے کہ کوہِ طور پر ہے دلیل ہے کہ بادشاہ کو اس پر بھروسہ ہو گا اور اس کی مراد پوری ہو گی۔" عیشمہ بیگم کی بات سن کر نگین کے چہرے پر سایہ سا گزرا، دل کی دھڑکن کانوں تک پہنچنے لگی لیکن اگلے ہی پل اس نے خود پر قابو پالیا۔ اب وہ سورہ الضحیٰ کی پہلو کی تعبیر کو ڈھونڈ رہی تھی۔ پھر وہ بولیں۔

"حضرت ابراہیم کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی دیکھے کہ اس نے قرآن مجید کی آواز سنی ہے دلیل ہے کہ اس کا کام راہ دین میں نیک ہو گا۔"

"اور ان دونوں میں کیا تعلق ہے اور وہ آواز کس کی ہو سکتی ہیں؟" نگین کی الجھن ابھی باقی تھی۔

"کوہِ سیناء اور سورہ الضحیٰ کے درمیان روحانی تعلق محسوس کیا جا سکتا ہے۔ کوہِ سیناء ایک مقدس مقام ہے جہاں حضرت موسیٰؑ کو وحی کے ساتھ ساتھ بہت سے معجزات سے نوازا گیا

تھا، جب کبھی وہ الجھے ہوتے تو کوہِ طور پر چڑھ کر سکون محسوس کرتے اور سورہ الضحیٰ نبی پاک ﷺ کے سکون کے لیے نازل ہوئی۔ اگر ہم آج کل کے دور میں دیکھیں تو سورہ الضحیٰ ہم عام انسانوں کے لیے سکون کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ سورہ الضحیٰ اُمید والی سورۃ ہے یعنی کہ مایوسی کے وقت بھی اللہ کی مدد کا یقین رکھنا اور زندگی میں مشکلات کے باوجود اللہ پر بھروسہ رکھنا یہی تو یہ سورۃ ہمیں سکھاتی ہے۔ یاد رکھنا نگین اللہ کی رحمت ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ اللہ ہمیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا، اللہ تمہیں بہتر نہیں بہترین سے نوازے گا بس تم نے ہر حال میں صبر سے کام لینا ہوگا۔ اس صبر کا صلح جو ملے گا وہ تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا، پھر اگر اس نظر سے دیکھے کہ تم نے پہلے شام دیکھی پھر رات اور آخر میں صبح تو اس کا مطلب میں یہ سمجھ پائی ہوں کہ جس طرح شام کے بعد رات ہوتی ہے اور رات کے بعد روشنی ہوتی ہی ہے، یہ قدرت کا قانون ہے۔ اسی طرح تمہاری زندگی میں رات کے بعد صبح ہوگی اور وہ ایک خوبصورت آغاز ہوگا۔ زندگی کی مشکل لمبی ہو سکتی ہے لیکن پھر آسانی کی کوئی سیما نہیں ہوگی اور جہاں تک اس انسان کا تعلق ہے تو یہ تم بہتر جانتی ہو کہ وہ کون ہو سکتا ہے کیا تم نے کبھی وہ آواز سنی تھی؟'' ان کے سوال پر نگین کے چہرے کا رنگ بدلا۔

"پہلے دو خوابوں میں کچھ محسوس نہیں ہوا لیکن کل والے خواب میں مجھے وہ آواز انجان نہیں لگی۔" وہ بس اتنا ہی بول پائی۔

"چلو جو بھی ہے اللہ بہتر جانتا ہے۔ میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" اپنی بات ختم کر کے انہوں نے کتاب کو بند کر دی۔

☆☆

سائرن کی آواز سے وہ واپس آئی۔ اس نے دیکھا کہ ڈائننگ ٹیبل پر وہ اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔

اس کے آگے پڑا کھانا ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

"بھابی آپ نے ایک نوالہ بھی نہیں کھایا اور سحری کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟" سارہ وضو بنا کر جب اپنے کمرے سے نکلی تو اس

نے نگین کو کہی کھویا ہوا پایا۔ وہ کتنی دیر تک ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔ سب اُٹھ کر کب اپنے کمروں میں چلے گئے اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔

"نہیں بس بھوک نہیں تھی۔" اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content

"بھابی آپ رو رہی ہیں؟ کیا ہوا ہے؟ بھائی نے پھر کچھ کہا؟" سارہ حیران ہوئی۔اسی وقت زیان اسٹڈی سے نکل آیا۔

"تمہارے بھائی کچھ کہتے ہی تو نہیں ہیں، میرا مطلب ڈاکٹر زیان نے کچھ نہیں کہا۔مجھے بس اپنے ابو یاد آگئے تھے۔وہ نعت انھیں بہت پسند تھی بس تبھی۔۔۔ چلو میں بھی وضو بنالوں، نماز کا وقت ہونے والا ہے۔" نگین اپنی جگہ سے اُٹھی کہ سارہ نے آواز دی۔

"بھابی آپ نے تو ایک نوالا بھی نہیں کھایا، اب سارا دن روزہ کیسے رکھیں گی؟" اس کی بات پر نگین پہلی بار مسکرائی۔

"سارہ میرے میں بہت برداشت ہے۔" وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔اس کے جاتے ہی زیان ڈائیننگ روم میں آیا۔

"کیا کہہ رہیں تھیں؟" زیان نے پوچھا۔

"کون؟" وہ شرارتی سا مسکرائی۔

"سارہ۔۔۔" زیان نے اسے گھورا۔

"اچھا بھابی۔۔۔تو کیا پوچھا تھا آپ نے؟" وہ ابھی بھی مسکرا رہی تھی۔

"آج پہلی بار میں نے ان کو روتے دیکھا ہے،ان کی آنکھوں میں گہرا کرب تھا۔اوپر سے سحری بھی نہیں کی۔"زیان نگین کے لیے پریشان ہوا تھا۔سارہ کو وہ بہت عرصے بعد اس میں پرانا زیان نظر آیا۔

"میں نے پوچھا تھا کہہ رہی تھی کہ ان کو ان کے ابو یاد آ گئے تھے بس اس لیے وہ کچھ کھا نہ سکیں۔" برتن اٹھاتے ہوئے وہ بولی۔

"اچھا سنو؟ان سے بول دینا کہ آج افطاری نہ بنائے میں ٹیبل ریزرو کروا دوں گا آج ہم سب باہر افطاری کریں گے۔"سارہ حیرت سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگی۔

"پر بھائی آپ کو تو باہر افطار کرنا بالکل پسند نہیں۔۔۔۔کہیں آج یہ بھابھی کے لیے تو نہیں پسند بدل ڈالی کہ میری بیوی نے سحری نہیں کی تو وہ افطار کیسے بنائے گی ہے ناں یہی بات ہے ناں؟"سارہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی چھپا رہی تھی۔

"چوزی تم بہت نہیں بولنے لگی؟"سارہ کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی۔

وہ زیان کو بے یقینی سے دیکھنے لگی۔

”بھائی آپ نے آج مجھے بہت عرصے بعد چوزی کہا ہے۔ مجھے لگ رہا ہے کہ میرا بھائی واپس آ گیا۔“ اس کی آنکھیں بھر آئی تو زیان نے اس کی سر پر پیار کیا اور نماز فجر ادا کرنے مسجد چلا گیا۔

....

”کیا زیان نے کہا ہے باہر افطار کا؟“ بابا جان تھوڑا حیران ہوئے۔

”ایسا کیوں کہا؟“ فریحہ بیگم نے پوچھا۔ وہ سب ظہر کی نماز پڑھ کے لان میں بیٹھے تھے اور نگین اور پرامل کے ساتھ اپنے کمرے میں تھی تو سارہ نے ان دونوں کو بتایا۔

”وہ اس لیے ماما کیونکہ آج بھابی نے سحری نہیں کی تو بھائی نے جب یہ دیکھا کہ ان کی بیوی نے سحری نہیں کی تو اپنے سارے اصول اور پسند کو بھول بھال کر مجھے کہہ کر گئے کہ شام کو سب کو تیار رکھنا اور جب میں نے پوچھا کہ یہ سب نگین بھابی کے لیے تو مسکرانے لگے۔“ سارہ کی بات سن کر بابا جان کے چہرے پر سکون آیا۔

”اس کا صبر ضائع نہیں جائے گا۔“ بابا جان کی آواز اتنی آہستہ تھی کے ان دونوں نے نہیں سنا۔ اسی آشنا میں زیان بھی کلینک سے واپس آ گیا اور ان کے ساتھ لان میں ہی بیٹھ گیا۔

”کیا باتیں ہو رہی ہیں؟“ وہ آج کافی فریش لگ رہا تھا۔

”آپ کی باتیں ہو رہی ہے۔“ سارہ نے معصومیت سے کہا۔ اگلے پل نگین بھی امل کے ساتھ لان میں آگئی۔ امل اپنی چھوٹی سی گاڑی میں بیٹھ کر چلانے لگی اور نگین سارہ کے ساتھ زیان کے بالکل سامنے آبیٹھی۔

”پھر تو میری برائیاں ہی ہو رہی ہو نگی۔“ زیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ سارہ کچھ کہہ رہی تھی تمہارے بارے میں۔“ فریحہ بیگم کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

”چلو یہ تو اچھا ہوا اپنی دن بھر کی نیکیاں تم نے میرے نامہ اعمال میں بلیو ٹوتھ کر دیں۔“ اس نے مسکرا کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”توبہ توبہ یعنی سارا دن اتنی محنت سے میں نے نیکیاں کی وہ آپ کو فری میں مل گئیں۔“ سارہ کو صدمہ لگا۔

”تین مہینوں سے ویسے بھی میرے نامہ اعمال میں نیکیوں کی برکت ہے۔“ یہ بات اس نے نگین کو دیکھتے ہوئے بولی لیکن وہ تو کیسی اور ہی دنیا میں

تھی کہ زیان کی بات نہیں سنی۔

"ماما آج افطار میں کیا کیا بناؤ؟" اس نے زیان کی بات سنی ان سنی کر کے فریحہ بیگم سے پوچھا۔

"ہم سب آج افطار باہر کرے گے بابا جان میں نے ٹیبل ریزرو کروادی ہے عصر کے بعد سب تیار رہنا۔" زیان نے پھر یہ بات نگین کو دیکھتے ہوئے بولی۔ نگین کی نگاہیں امل پر تھی لیکن وہ زیان کی نگاہیں کو خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

"چلو جب تک ہم آرام کر لیتے ہیں۔" بابا جان اور فریحہ بیگم یہ کہہ کر اندر چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی وہ بھی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"سارہ امل کا دھیان رکھنا میں آتی ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کہاں جا رہی ہیں؟" سارہ نے پیچھے سے آواز دی وہ اس وقت بالکل زیان کی کرسی کے پیچھے کھڑی تھی۔

"ہم تو باہر جا رہے ہیں لیکن ظاہر گل تو ہیں ناں اس کے لیے افطاری بنانے جا رہی ہوں۔" نگین نے جواب دیا۔ اسی پل زیان اپنی کرسی سے اُٹھا اور نگین کی روبرو آکر کھڑا ہو گیا اتنا قریب کے نگین کی سانسیں رک گئی۔

"ظاہر گل تین بجے اپنے گاؤں کے لیے نکل رہا ہے وہ ہر سال رمضان کے آخری دس دن اعتکاف پر بیٹھتا ہے تو آپ زحمت نہ کریں جا کر آرام کر لیں اور۔۔۔۔۔۔" زیان کی الفاظ ٹوٹنے لگے۔ اتنا کہہ کر وہ مڑا اور گھر کے اندر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی نگین نے لمبی سانس لی۔

☆☆☆

زیان کو لگا تھا کہ نگین اس کی پیکنگ میں مدد کا پوچھے گی لیکن نگین اس سے لاتعلق ہی رہی۔ پہلے زیان اس کی خاموشی پر راضی تھا لیکن کچھ دنوں سے زیان کو اس کی خاموشی چبھنے لگی۔ وقت کے ساتھ ساتھ وہ نگین کی طرف کھنچتا جا رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی ان دیکھی طاقت اسے نگین کی طرف مائل کر رہی ہے۔ یہ کشش کبھی کبھار اسے حیران بھی کر دیتی تھی کیونکہ نگین سے جذباتی وابستگی اس کے لیے ایک نیا تجربہ تھا۔ نگین کی شخصیت میں کچھ خاص تھا جو اسے بار بار اپنی طرف کھینچ لیتا تھا۔ عصر کا وقت تھا اور وہ کمرے میں اپنے بیگ پیک کرنے میں مصروف تھا۔ اسی دوران اسے اپنا پاسپورٹ نہیں مل رہا تھا۔ ہر جگہ ڈھونڈنے کے بعد

Clubb of Quality Content

نیچے آیا اور کچن کا رخ کیا لیکن کچن سے آنے والی آواز نے اس کے پاؤں زنجیر کر دیے۔

مَن بیکس و طوفاں ہو شرُ با منجد ھار

میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّاپار لگا جانا

نگین کی خوبصورت آواز نے زیان کو مسحور کر دیا تھا۔ وہ امل کو کلام سنا رہی تھی۔ زیان باہر کھڑا تھا اور ہر لفظ کو جیسے اپنی روح میں اتار رہا تھا۔

آئنا اے گیسوئے پاک اے ابر کرم

برسن ہارے رم جھم رم جھم

دو بوند اِدھر بھی گرا جانا

نگین کی آواز کی سادگی اور پاکیزگی نے اس کے دل میں سکون اور خوشی کی ایک لہر دوڑا دی تھی۔ زیان کے تاثرات انتہائی گہرے اور دلنشین تھے۔ اس آواز سے زیان کی آنکھیں مزید نرم ہو گئیں اور چہرے پر سکون کی ایک جھلک چھا گئی۔ اس کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا اور اس کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ زیان کو یوں لگا جیسے وقت رُک گیا، اور اس لمحے میں وہ دنیا کی ہر فکر سے آزاد تھا۔ نگین کی آواز نے اس کے دل کو چھو لیا تو وہ آنکھیں بند کرتا کھڑا رہا۔

''بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟'' سارہ بہت دیر سے زیان کو وہاں کھڑا دیکھ رہی تھی۔

سارہ کی آواز سے وہ اس فسوں سے نکلا اور اسی پل نگین بھی ایک جھٹکے سے مڑی تو زیان کو دروازے کے پاس کھڑا دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ زیان نے سارہ کی بات کو نظر انداز کیا اور کچن میں آ گیا۔ نگین اس وقت افطار کے لیے دہی بھلے بنا رہی تھی۔

''آپ کی آواز بہت خوبصورت ہیں نگین۔۔۔'' وہ تعریف کرے بنا نہ رہ سکا۔ نگین کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ وہ کچھ بول ہی نہ پائی۔ زیان اس کے پاکیزہ چہرے میں کھو سا گیا لیکن اگلے ہی پل اس نے خود کو سنبھال لیا۔

''وہ میں پوچھنے آیا تھا کہ میرا پاسپورٹ کہاں ہے؟'' اس نے نگین سے پوچھا۔

''وہ آپ نے الماری کی دراز میں رکھا تھا۔'' زیان کے چہرے سے نظریں ہٹاتی دہی پھینٹتے ہوئے وہ بولی۔

''میں نے وہاں بھی دیکھا ہے مجھے تو نہیں ملا۔'' اس نے معصومیت سے کہا۔ نگین کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی پھر بولی۔

''سارہ دو منٹ امل کے ساتھ رہنا میں آتی ہوں۔'' اس نے اپنا ایپرن اتارا اور

سیدھا اوپر کمرے میں چلی گئی۔زیان بھی اس کے پیچھے کمرے میں آ گیا۔

"یہ لے اسی دراز میں آپ نے کل خود رکھا تھا۔" پاسپورٹ اس کے ہاتھ میں دے کر وہ کمرے سے جانے لگی کہ زیان نے اسے پکارا۔

"نگین۔۔۔" اپنے ہی نام پر اسکا دل تیزی سے دھڑکا۔زیان مدھم قدموں سے اس تک آیا۔

"شکریہ۔۔" پاسپورٹ کی دیکھتے ہوئے بولا۔

"اور کوئی کام؟" خود پر قابو پاتے مشکل سے بولی۔

"نہیں۔۔۔بس۔۔۔وہ۔۔" زیان اس سے بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈ رہا تھا لیکن ناکام رہا۔

وہ اچھا کہتی تیز قدموں سے باہر نکل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

....

افطاری کے بعد سب زیان کو سی آف کرنے پورچ میں کھڑے تھے۔زیان اور ازلان ایک ہی فلائٹ سے نیویارک جا رہے تھے،اس لیے ازلان زیان کو پک کرنے آ گیا۔

چلیں باباجان میں اب نکلتا ہو آپ اپنا خیال رکھنا۔" باباجان سے ملتے ہوئے وہ بولا پھر فریحہ بیگم سے ملا۔

"اور چوزی اپنی نیکیاں مجھے بیلو ٹوتھ کرتی رہنا۔" زیان سارہ سے ملتے ہوئے بولا۔

"بلیوٹوتھ تو کام نہیں کرے گا میں آپ کو واٹس اپ کردو گی۔"سارہ کی بات سن کر زیان کھل کر مسکرایا۔ان سب میں نگین کنفیوژ کھڑی تھی۔اس کو ڈر تھا کہ زیان سب کے سامنے اس سے ملے بغیر چلا جائے گا۔آخری دفعہ تو اس نے سنبھال لیا تھا لیکن آج کیا کرے گئ۔ خود کو اس صورتحال سے بچانے کے لیے وہ ان سب کو چھوڑ کر ازلان کے پاس چلی گئ، جو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

"اور سنائیں ازلان بھائی؟عیناہ نے اتنے آرام سے آپ کو آنے کیسے دیا؟"اس کی بات سن کر وہ ہنسنے لگا۔

"بھابی مجھے آپ کی دوست کو منانا آتا ہے۔"ازلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ جانتے ہیں میں اور عیناہ بچپن کی پکی سہیلیاں ہیں۔وہ میرے ہر دکھ سکھ کی ساتھی ہے اور دیکھیں جہاں ہم روز ملا کرتے تھے آج یہ عالم ہے کہ تین چار مہینوں سے ہم نے ایک دوسرے کی شکل تک نہیں دیکھی۔"نگین کا چہرہ اداس ہو گیا۔

"آپ کے ذکر پر عیناہ بھی اداس ہو جاتی ہے لیکن جب ازلان ہے تو ٹینشن کی بات ہی نہیں، میں نے بھی آپ دونوں کے ملنے کا مستقل حل نکال لیا ہے۔"وہ چہک کر بولا۔

''کیا؟''اس بار نگین کی آنکھیں چمکی۔

''مجھے زیان کے کلینک میں جاب مل گئیں ہے مطلب زیان نے مجھ جیسے قابل ڈاکٹر کو اپنے کلینک کی رونق بنا ہی لیا تو ہم یہاں شفٹ ہو رہے ہیں اور بھابی سب سے زیادہ ایکسائیٹمنٹ والی بات بتاؤں جو آپ کے گھر کے سامنے والا بنگلہ ہے ناں۔''اس نے سامنے والے بنگلہ کی طرف اشارہ کیا جو گیٹ کے پار نظر آرہا تھا۔

''اگلے مہینے ہم وہاں شفٹ ہو رہے ہیں اس لیے تو میں یہاں آیا ہوں تو کیسا لگا سرپرائز؟'' یہ بات سن کر وہ کھل کر مسکرائی۔

''اور عیناہ کو کب بتائیں گے؟''نگین نے پوچھا

''بھابی آپ کو کیسے پتہ کہ میں نے یہ بات ابھی تک عیناہ کو نہیں بتائی؟''اس بار ازلان حیران ہوا۔

''آپ ابھی ہماری دوستی کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے ہم ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپاتے، اگر آپ نے یہ بات بتاتی ہوتی تو اگلا فون وہ مجھے ہی کرتی۔''نگین نے اترا کر کہا اور پھر اس کی نظر گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چاچا؟" نگین گاڑی کی فرینڈ سیٹ کی طرف گئی اور آواز دی۔ نگین کی آواز سے بزرگ آدمی نے اوپر دیکھا اور اس کی آنکھوں میں چمک اُٹھیں۔ وہ فوراً گاڑی سے باہر نکلا۔

"نگین بیٹا آپ؟ کیسی ہو؟ کتنے دنوں بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں اور سب خیریت ہے؟" وہ عیناہ کا ڈرائیور تھا جوان کے گھر میں ہی رہتا تھا۔ چاچا نگین کو بچپن سے جانتا تھا کیونکہ اس کا عیناہ کے گھر آنا جانا لگا رہتا تھا۔

"آپ کیسے ہیں چاچا؟ کتنے کمزور ہو گئے ہیں۔ میں نے تو آپ کو پہچانا ہی نہیں اور وہاں سب کیسے ہیں عیشمہ آنٹی انکل سب ٹھیک ہیں؟ کتنا وقت ہو گیا ان سے ملے اور آپ کی گھر میں خیریت ہے؟" نگین بہت احترام سے چاچا سے بات کر رہی تھی۔ دور سے یہ منظر زیان بھی دیکھ رہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے بیٹا لیکن جب سے عیناہ اور آپ کی شادی ہوئی ہے گھر میں رونق ہی ختم ہو گئی، لیکن یہ تو دنیا کا دستور ہے کہ بیٹیاں ہوتی ہی پرایا

دھن ہیں، ہاں میرے گھر میں بھی سب ٹھیک ہے اگلے مہینے شادی ہے میری بیٹی کی آپ نے ضرور آنا ہے۔" وہ نگین کو دیکھ کر بہت خوشی نظر آ رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ؤجی چاچا مجھے کل عیناہ نے بتایا تھا۔آپ کو بہت مبارک ہو۔اللہ تعالیٰ آپ کی بیٹی کے نصیب کو بہت اچھا کرے،اسے اپنے گھر میں خوش اور آباد رکھے،میں ضرور آؤں گی اور ہاں چاچا میری طرف سے آپ کی بیٹی کے لیے ایک چھوٹا سا تحفہ امی کے گھر پر ہے تو، براہ کرم آپ کل جا کر لے لیں۔" نگین نے عاجزی سے کہا۔

"بہت شکریہ بچے اللہ تمہیں اپنے گھر میں خوش اور آباد رکھے لیکن ایک بات کہوں؟" چاچا کی آنکھوں میں سوال تھا۔

"جی چاچا کہیں۔۔" وہ اُلجھ گئی۔اس وقت زیان بھی گاڑی کے پاس آگیا تھا۔

"نگین میں آپ کو بچپن سے دیکھ رہا ہوں لیکن آج مجھے آپ کی آنکھوں میں وہ چمک نظر نہیں آئی جو پہلے کبھی ہوا کرتی تھی کیا بات ہے بچے؟ آپ خوش تو ہیں؟" چاچا کے چہرے پر پریشانی تھی۔

"یہ تو وقت وقت کی بات ہے چاچا لیکن میں خوش ہوں۔بس آپ مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا۔" وہ اداسی سے مسکرائی۔

"میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گی اللہ آپ کو ہمیشہ خوش اور آباد رکھے۔" یہ کہہ کر وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔سب لوگ گاڑی کے پاس آ گئے۔

"چلیں نگین بھابی اب ہم چلتے ہیں اللہ حافظ۔۔۔"ازلان سب سے مل کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ نگین واپس آکر سب کے ساتھ کھڑی ہو گئی جانتی تھی کہ زیان اس بار بھی اس سے ملے بغیر جائے گا۔اس احساس نے اس کا دل توڑ دیا لیکن اچانک کچھ ایسا ہوا کہ نگین کی دھڑکن رُک گئی۔زیان واپس مڑ کر نگین کی طرف آیا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے ہاتھ ملانے کی پیشکش کی۔ ایک لمحے کے لیے نگین کو سمجھ نہیں آیا لیکن فوراً اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر زیان سے زندگی میں پہلی بار ہاتھ ملایا۔زیان کا لمس اس کے دل پر ایک نرم سکون کی لہر لے آیا جیسے کہ اس کی روح کو امن مل گیا ہو۔

"نگین اپنا اور سب کا خیال رکھنا۔۔"زیان نے ابھی تک نگین کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا اور نگین کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کبھی اس کا ہاتھ نہ چھوڑے۔

"زیان تمہارے رومانس کی وجہ سے ہماری فلائٹ نکل جائے گی۔"ازلان نے گاڑی سے آواز لگائی۔اس کی بات پر سب ہنس پڑے اور نگین کے رخسار مزید گلابی ہو گئے۔زیان اس کی چہرے کو اپنی نظروں میں قید کر کے مڑ گیا اور

گاڑی میں بیٹھ گیا۔

☆☆☆

یہ چاند رات کی بات تھی جب نگین اپنا سارا کام جلدی جلدی ختم کر رہی تھی کیونکہ پھر اس نے مہندی لگانی تھی۔ یہ اس کی سسرال میں پہلی عید تھی وہ بھی زیان کے بغیر۔

"ان کے ہونے نہ ہونے سے کیا ہی فرق پڑتا ہے۔ دس دن میں ایک بار بھی کال کر کے میرا حال نہیں پوچھا، اب سمجھی وہ سب لوگوں کے لیے تھا اور میں پاگل کچھ اور ہی سمجھ رہی تھی۔" نگین نے سوچا۔

سارہ اپنے کمرے میں اس وقت زیان سے بات کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عید مبارک بھائی۔" آج وہاں عید تھی۔

"خیر مبارک۔" زیان کی آواز میں اداسی تھی۔

"کیا ہوا بھائی عید کے دن اداس کیوں ہیں؟" سارہ نے بھی اس کی آواز میں اداسی محسوس کی۔

"سب یاد آ رہے ہیں بس اس لیے۔" زیان نے جواب دیا۔

"سب کون؟" سارہ مسکرائی۔ اس کی بات پر زیان کی آنکھوں کے آگے نگین کا چہرہ آیا۔

”اور کیا ہو رہا ہے چوزی؟“ زیان نے پوچھا۔

”کچھ نہیں بھائی ابھی اپنی الماری ٹھیک کر رہے تھے تو مجھے ایک یو ایس بی ملی، جب میں نے لگا کر دیکھا تو اس میں آپ کی پرانی کالج کے وقت کی تصویریں تھی۔“ وہ بات کرتے ہوئے مختلف فولڈرز کھول کر تصویریں دیکھ رہی تھی۔

”اور گھر پر سب کیسے ہیں؟ کہاں ہیں؟“ اس کے سوال پر سارہ مسکرائی۔

”سب ٹھیک ہیں، بابا جان اور ماما اپنے کمرے میں سو رہے ہیں، امل میرے پاس سو رہی ہے اور میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔“ وہ شرارتی سا مسکرائی۔

”اور۔۔۔“ زیان نے پوچھا۔

”اور کون بھائی؟“ وہ اسے تنگ کر رہی تھی۔

”سارہ انسان بن جاؤ۔“ زیان نے سنجیدگی سے کہا۔

”آپ خود کیوں نہیں پوچھ لیتے؟“ سارہ کے چہرے کی مسکراہٹ برقرار رہی لیکن اچانک ایک تصویر پر اس کے چلتی ہوئی لیپ ٹاپ پر انگلیاں رک گئی

اور اس کی مسکراہٹ یکدم غائب ہو گئی، وہ لیپ ٹاپ میں کھو سی گئی۔

"سارہ کہاں کھو گئی؟" زیان نے اسے آواز لگائی۔

"بھائی کیا نگین بھابی سے پہلے کبھی ملے تھے؟ میرا مطلب شادی سے پہلے کبھی؟" اس تصویر کو دیکھ کر سارہ کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

"سارہ کیسی باتیں کر رہی ہو میں ان سے کیسے مل سکتا ہوں ان فیکٹ میں نے دیکھا ہی شادی کی پہلی رات تھا۔"

"تم نے یہ کیوں پوچھا؟" اسی آشنا میں نگین کمرے میں آگئی۔ سارہ نے موبائل ابھی تک کان سے لگایا ہوا تھا۔

"سارہ مہندی مل گئی؟ اور اس وقت کس سے بات کر رہی ہو؟" نگین نے پوچھا۔

"بھائی میں آپ سے تھوڑی دیر میں بات کرتی ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا لیکن اپنی عادت سے مجبور کال نہیں کاٹی اس لیے کال ڈس کنیکٹ نہیں ہوئی۔

"کیسے ہیں وہ؟" نگین نے سرسری سا پوچھا۔

"کون؟" سارہ ابھی بھی لیپ ٹاپ میں کھوئی ہوئی تھی.

"ڈاکٹر زیان اور کون۔" سارہ نے سر اُٹھا کر نگین کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک محسوس کی۔

''آپ خود کیوں نہیں پوچھ لیتی؟''اس بار سارہ بالکل مذاق کے موڈ میں نہیں تھی۔

''میں کیسے پوچھ سکتی ہوں؟وہ تو مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے۔دس دن ہو گئے ہیں اُنہوں نے مجھے کال چھوڑو ایک میسج تک نہیں کیا۔''نگین کا چہرہ اداس ہو گیا۔

''پھر بھی بھائی کے ذکر پر آپ کی آنکھیں چمک اُٹھتی ہیں ایسا کیوں بھابی؟میں یہ پچھلے چار مہینے سے دیکھ رہی ہوں بھائی کی موجودگی میں آپ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے۔آپ کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک آجاتی ہے۔ایسا کیوں ہے؟بھائی آپ سے بہت روڈلی بات کرتے ہیں،پھر بھی کیوں آپ چپ چاپ سن لیتی ہیں؟کیا وجہ ہے کہ آپ ان کی ہر بات کو برداشت کرتی ہیں۔بھائی کے معاملے میں میں نے آپ کی آنکھوں میں صبر نہیں ہمیشہ چمک دیکھی ہے۔کیا آپ بھائی کو پہلے سے جانتی تھی؟کیا شادی سے پہلے آپ ان سے ملی تھیں؟''

سارہ نے سیدھا سوال پوچھ ڈالا۔سارہ کے سوالوں نے نگین

کا سانس روک لیا۔

''کیسی باتیں کر رہی ہو،میں ڈاکٹر زیان کو کیسے جان سکتی ہوں۔می۔۔۔۔میں نے تو نے شادی۔۔۔۔''اس کے الفاظ ٹوٹنے لگے۔

”بھابی آپ کے الفاظ آپ کا ساتھ نہیں دے رہے اور اگر ایسا ہے تو پھر اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گی؟“ اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین اس کی طرف موڑی۔ سکرین کو دیکھ کے نگین کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی۔ وہ اس تصویر کو لگاتار دیکھنے لگی۔ اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اس کی زندگی کا سب سے بڑا راز آج کھلنے والا تھا۔ وہ کبھی سکرین کو دیکھتی تو کبھی سارہ کے چہرے کو دیکھتی۔

”بھابی۔۔۔؟“ سارہ اس کے قریب آ گئی۔ نگین آج وہ راز افشاں کرنے والی تھی جو اب تک صرف اللہ اور اس کے درمیان تھا۔ ایک ایسا راز جو اس کے دل کی گہرائیوں میں دفن تھا اور جس نے اس کی زندگی کو کئی طریقوں سے متاثر کیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک لمحے کی توجہ نہیں حاصل اس کی
اور یہ دل کہ اسے حد سے سوا چاہتا ہے

آٹھ سال پہلے

"یہ کب شروع ہو گا؟" اپنی جمائی روکتے ہوئے نگین نے عیناہ سے پوچھا۔ وہ دونوں اس وقت کالج کے آڈیٹوریم میں موجود تھے اور نگین پچھلے دس منٹ سے یہی سوال پانچ دفعہ پوچھ چکی تھی۔

"مجھے کیا پتہ؟ میں انچارج تھوڑی ہوں اور نگین تم دو منٹ آرام سے بیٹھ نہیں سکتی؟" عیناہ نے تنگ آ کر کہا۔

"عیناہ میں نے ناشتہ نہیں کیا بھوک لگ رہی ہے۔" نگین پھر بولی۔

"اگر تم نے ناشتہ نہیں کیا تو کیا میرا دماغ کھاؤ گی۔" عیناہ اس کے سوالوں سے تنگ آ گئی تھی۔ اس کی بات پر نگین نے قہقہہ لگایا۔

"اچھا اب ایک لفظ بھی نہیں بولو گی پکا۔" وہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے بولی۔

"بڑی مہربانی ہو گی۔" عیناہ بھی ہنس پڑی۔

بالآخر، میڈیکل کی ٹیم سٹیج پر آئی ہی گئی۔ وہ پانچ نوجوان ڈاکٹرز تھے،

جو ابھی ہاؤس جاب کر رہے تھے۔ نگین نے بے دلی سے سٹیج کی طرف دیکھا پھر اس کی نظر پہلی بار ان پانچ میں سے ایک ڈاکٹر پر پڑی۔ وہ چپ چاپ اپنی کرسی پہ بیٹھا ہوا لیکچر سن رہا تھا۔

نگین کی آنکھیں اس انسان پر جم گئیں۔اس لمحے میں نگین نے ارد گرد کی تمام چیزوں کو بھلا دیا تھا۔وہ لوگوں کی موجودگی سے بے نیاز اپنی تمام توجہ اس انسان پر مرکوز کیے ہوئے تھی۔

وہ انسان اپنی باری پر اپنی جگہ سے اُٹھا۔اس کا دراز قد اس کی شخصیت میں نمایاں خصوصیت تھی۔جب وہ روسٹرم پر آیا تو اس کا قد اس کے پروفیشنل انداز اور خود اعتمادی کو مزید اُجاگر کر رہا تھا۔دراز قد کی بدولت،اس کی موجودگی مزید نگین کی توجہ کا مرکز بن گئی۔جب وہ روسٹرم کے پیچھے کھڑا تھا تو وہ اس کے چہرے سے نظریں نہ ہٹا سکی۔

"السلام علیکم! میں ڈاکٹر زیان سکندر،حال ہی میں میڈیکل کی تعلیم مکمل کر کے ہاؤس جاب کر رہا ہوں۔اس دوران،میں نے مختلف طبّی حالات کا تجربہ کیا ہے اور مریضوں کے ساتھ ہمدردی اور پیشہ ورانہ خدمات کی اہمیت کو سمجھا ہے۔میری کوشش ہے کہ اپنی تعلیم اور تجربات کو زیادہ سے زیادہ فائدے میں تبدیل کر سکوں۔اب میں اس مدے پر بات کرتا ہوں جس کے لیے مجھے یہاں بلایا گیا ہے۔۔۔۔"اس کے بعد نگین کچھ سن نہ سکی۔اس کی کان جیسے بند ہو گئے۔

"زیان سکندر"اس نے زیر لب دہرایا تو اپنے پورے وجود میں ایک لہر دوڑتی محسوس کی،وہ اس کی آواز میں کھو گئی کیونکہ زیان کی آواز بے حد خوبصورت تھی اور اس کی آواز نے نگین کو

ایک عجیب سی طلسم میں قید کر لیا۔ ہر لفظ اور ہر جملے کی مدھم گونج نے نگین کے دل کو چھو لیا اور وہ بے اختیار اس کی آواز کے سحر میں کھوتی چلی گئی۔ آواز کے بعد نگین کی نظریں اسکی سرمئی آنکھوں پر جا ٹھہریں۔ اس کی آنکھیں جھیل سی گہری تھی، سحر زدہ آنکھیں، ان آنکھوں کی گہرائی اور رازیت نے نگین کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اس کی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی، سانسیں مدہم ہونے لگیں تو اس نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پھر دوبارہ نہیں کھولیں۔

"نگین پہلے تمہیں جانے کی جلدی تھی اب سارا آڈیٹوریم خالی ہو گیا اور تم اُٹھنے کا نام نہیں لے رہی۔" عیناہ کی آواز پر وہ چونکی۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سارا آڈیٹوریم خالی تھا، سٹیج پہ وہ اب موجود نہیں تھا۔

"کیا سوچ رہی ہو اُٹھو بھی۔" عیناہ نے اسے ہاتھ سے اُٹھایا تو وہ اس سحر سے

آزاد ہوئی۔

"عیناہ سنو! یہ کل بھی ہو گا کیا؟" اس نے بے اختیار پوچھا۔

''چلو اب تمہیں کل بھی آنا ہے۔ہاں کل اور پرسوں بھی۔یہ تین دونوں کا سیمینار ہے۔اب اُٹھو بھی! یار اب بھوک نہیں لگی تمہیں؟'' وہ عیناہ کو کیا بتاتی کہ اس کی بھوک ہی مر گئی ہے۔اس کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔وہ سر جھٹک کر اُٹھی اور آڈیٹوریم سے باہر نکل گئی۔

دوسرے دن اس کے قدم خود بخود آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گئے۔کوئی اندیکھی طاقت اس کو وہاں کھینچ کر لے گئی۔جب وہ دروازے تک گئی تو اس نے دیکھا کہ اس وقت زیان سٹیج پر کھڑا ہو کر سٹوڈنٹس کو سی پی آر کے بارے میں بتا رہا تھا۔مینکنز پر وہ پریکٹیکلی بڑی مہارت اور پروفیشنل طریقے سے سی پی آر کی ڈیٹیل دے رہا تھا۔وہ اسی طرح دروازے کے ساتھ کھڑی اس کو دیکھنے لگی۔لاکھ کوششوں کے باوجود وہ اپنی آنکھوں کو اس کے دیدار سے باز نہ رکھ پائی۔اس نے اپنا آپ بہت بے بس پایا۔اس شخص کے آگے اسے کوئی دوسرا نظر کیوں نہیں آ رہا تھا؟اس سے پہلے کے مزید وہ اس کیفیت میں رہتی کسی نے پیچھے سے اسے آواز دی۔

''نگین؟ تم یہاں ہو اور میں تمہیں کلاس روم میں ڈھونڈ رہی ہوں۔کیا کر رہی ہو یہاں؟ آج فرسٹ ایئر کے سٹوڈنٹس کی باری ہے میڈم، مجھے تو لائبریری کا کہہ کے گئی تھی۔چکر کیا

ہے باس؟"عیناہ نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے کہا۔اتنی دیر میں لیکچر بھی ختم ہوچکا تھااور اب وہ سٹیج سے اُتر کر جارہا تھا۔

"چلو یہاں سے۔۔۔۔"عیناہ اسے زبردستی کھینچتی ہوئی باہر لے آئی۔

"نگین ایک بات سچ سچ بتاؤ کہیں کوئی ڈاکٹر پسند تو نہیں آگیا؟"اس نے شرارتی انداز میں اسے چھیڑا۔

"فضول باتیں مت کرو، میں تو تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔مجھے لگا شاید تم یہاں ہوگی۔"اس نے خود کو نارمل کیا۔

"چلو تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں ویسے بھی پیار اور تم؟ تم تو وہ گڈ گرل ٹائپ ہو جو صرف کتابیں پڑھتی رہتی ہے۔وہ کیا تم کہتی رہتی ہو کس کو پار کبھی نہیں کروگی؟"اس نے یاد کرنے کی کوشش کی آج وہ فل موڈ میں تھی۔

"اللہ کی بتائی ہوئی حدود کو۔"نگین نے جواب دیا۔

"ہاں وہی تو تم بس اپنی دنیا میں رہو تمہیں تمہاری دنیا مبارک ہو۔ویسے

ڈاکٹرز جو آئے تھے بڑے ہینڈسم نہیں تھے؟"عیناہ نے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”شرم کرو عیناہ، لگتا ہے آنٹی کو تمہارے بارے میں بتانا ہی پڑے گا کہ ان کی بیٹی ہاتھ سے نکلتی جا رہی ہے۔“ نگین بھی عیناہ کی شرارتوں کو جانتی تھی۔

”یہ ہر وقت ماما کو بیچ میں کیوں لے آتی ہو۔ تم جانتی ہو نا کہ میں ان سے کتنا ڈرتی ہوں۔“ اس کے لفظوں میں شرارت تھی۔

”ڈر ہی نہ جاؤ تم۔۔ اچھا چلو کیفٹیریا چلتے ہیں۔“ وہ عیناہ کے ساتھ کیفٹیریا آ گئی لیکن باقی کا سارا وقت بھی وہ اُلجھی ہوئی تھی۔ اس کو سکون نہیں آ رہا تھا۔ گھر میں بھی اسے بے چینی محسوس ہوئی۔ جیسے کبھی کوئی منظر آنکھوں سے اُوجھل ہو جائے تو انسان بے چین ہو جاتا ہے کیونکہ وہ منظر اس کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑ چکا ہوتا ہے۔ نگین کو بھی یہی محسوس ہوا۔ اپنے گھر والوں کے سامنے وہ بالکل نارمل رہی۔ اس کے جذبات ایک کھلی کتاب کی مانند تھے لیکن پہلے دفعہ اس نے اپنے احساسات اور جذبات کو کسی کے سامنے ظاہر ہونے نہیں دیا کیونکہ وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اسے ہو کیا گیا۔

آج کالج جانے سے پہلے اس نے خود سے وعدہ لیا کہ وہ اب آڈیٹوریم کی طرف دیکھے گی بھی نہیں۔

Clubb of Quality Content

''بس آج کا دن ہے کنٹرول رکھنا لڑکی خود پر۔۔۔'' وہ آئینے میں دیکھتے ہوئے بولی لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی۔ جیسے ہی وہ کلاس میں داخل ہوئی تو میم عائشہ نے اس کو اپنے پاس بلایا۔

''نگین آپ نے دونوں دن وہ سیمینار اٹینڈ کیا ہے؟'' ان کے سوال پر وہ حیران اور پریشان ہوئی۔

''جی میم۔''

''ٹھیک ہے آج ان ڈاکٹرز کو والنٹیر کی ضرورت ہے تو میں نے آپ کا نام لکھوا دیا ہے۔'' یہ سن کر نگین کے ہوش اُڑ گئے۔

''میم میں کیسے؟'' وہ گھبرا گئی۔

''آپ کے علاوہ اور کوئی دوسرا ہے جس کو بھیج سکو؟'' میم عائشہ نے اسے حیرت سے دیکھا پھر بولیں۔

''اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں، ہر ایکٹیوٹی میں آپ انوالو ہوتی ہیں تو آج کیوں نہیں؟'' اب وہ میم عائشہ کو کیا بتاتی کہ وہ جس سے بھاگ رہی تھی اسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا ایک کام کریں آپ عیناہ کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔" انہوں نے اسے گھبرایا ہوا دیکھا تو کہہ دیا۔

"وہ تو آج نہیں آئی، چلیں میں چلی جاتی ہوں۔" وہ جانتی تھی کہ میم عائشہ اس کے بعد کچھ نہیں سنیں گی۔ وہاں جانے سے پہلے وہ واش روم چلی گئی۔

"ریلیکس کیا ہو گیا تمہیں؟ تھوڑی دیر کی تو بات ہے کون سا وہ تمہیں کھا جائے گا۔ ایک کام کرو گی میں اس کی طرف دیکھو گی ہی نہیں۔" وہ اس کا نام نہیں لے سکی۔ آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔ سفید یونیفارم پر سفید رنگ کا اسکاف طریقے سے لیا ہوا تھا۔ اسکارف میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پرفیکٹ۔۔۔" کہہ کر وہ آڈیٹوریم کی طرف چلی گئی۔ گھر سے نکلتے ہوئے خود سے کیا ہوا وعدہ وہ بھول چکی تھی لیکن اس نے اتنا ضرور سوچا تھا کہ وہ زیان کو نہیں دیکھے گی۔ خاص کر اس کی آنکھیں، دو دن سے وہ اُس کی آنکھوں کی تاب نہیں لا سکی تھی۔

حسرت دیدار بھی کیا چیز ہے
وہ سامنے ہو تو مسلسل دیکھا نہیں جاتا

وہ اپنے بولے گئے شعر پر خود چونکی اور اس کی معنویت کو اچانک سمجھا۔اسی اثنا میں ڈاکٹر کی ٹیم سٹیج کی طرف آگئی۔وہ دائیں طرف کھڑی تھی اوت ڈاکٹرز کے بجائے سامنے اڈینس کو دیکھنے لگی لیکن دل اس کی موجودگی کی گواہی دے رہا تھا۔اس نے اپنے دل کی بات کو سنی ان سنی کر دی لیکن جیسے ہی مائک پہ وہ بولا تو نگین کی سانس رک گئی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بنا دیکھے وہ کیسے اس کی موجودگی کو جان سکتی ہے؟" اس نے سوچا پھر بڑی ہمت کر کے اس نے سب کو والنٹیئر کیا۔بہتر یہ ہوا کہ زیان نے مائک سنبھالا ہوا تھا اور باقی چار ڈاکٹرز پریکٹیکل کر کے دکھا رہے تھے۔جس کی وجہ سے اس کا زیان سے براہ راست رابطہ نہیں ہوا۔لیکچر ختم ہو تو وہ سٹیج سے اُترنے کے ارادے سے مڑی لیکن ایک آواز نے اس کے پاؤں کو زنجیر کر دیا۔

"السلام علیکم مس۔۔۔۔" وہ مڑی تو سامنے وہ کھڑا تھا۔دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی۔اسے لگا وہ سانس نہیں لے پا رہی۔

"تھینکس فار والنٹیر نگ، سوری کیا نام ہے آپ کا؟" وہ جب بولتا تھا تو اس کے منہ سے جیسے پھول جھڑتے تھے۔ایک پل کے لیے نگین کو اپنا نام ہی بھول گیا لیکن اگلے ہی پل وہ سنبھل کر بولی۔

”میں نگین۔۔۔ نگین اقبال۔“

”آپ سے مل کر اچھا لگا نگین، میں ڈاکٹر زیان سکندر اُمید کرتا ہوں یہ سیمینار آپ کے لیے یادگار رہے گا۔ چلیں ہم چلتے ہیں انشاءاللہ پھر زندگی کے کسی موڑ پر شاید ملاقات ہو جائے۔“

اس کے چہرے پر مسکراہٹ قائم اور آنکھوں کی چمک برقرار تھی۔ نگین ان سرمئی آنکھوں میں کھوئی جا رہی تھی۔

”اللہ حافظ نگین۔“ وہ کہہ کر مڑ گیا اور نگین کو پہلی بار اپنا نام اتنا خوبصورت لگا یا شاید اس شخص کے منہ سے اچھا لگ رہا تھا وہ سمجھ نہ پائی۔ وہ باقی ڈاکٹرز کے ہمراہ سٹیج سے اُتر گیا۔ اب وہ نیچے پرنسپل سے مسکرا کر کچھ بات کر رہا تھا۔ وہ جب بھی کھل کر مسکراتا تو نگین کو لگتا کہ لمحے تھم گئے ہیں اور اس لمحوں میں صرف وہی انسان موجود ہے باقی سب غائب۔ پھر وہ پرنسپل سے بات کرتا کرتا آڈیٹوریم سے باہر جانے لگا۔ وہ اس کی چوڑی پشت دیکھ رہی تھی، اس اُمید کے ساتھ کہ وہ مڑ کر دیکھے گا۔ ایک پل کے لیے زیان دروازے کے پاس رکا، نگین کا دل تھم گیا اس کو لگا وہ مڑنے والا ہے لیکن اگلے ہی پل وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔ پورا آڈیٹوریم خالی ہو گیا اور وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔ وہ جو دو دن سے اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا

رہی تھی لیکن آج دل نے ایک نیا انکشاف کیا کہ اسے زیان سے محبت ہو گئی ہے۔دل کے اس انکشاف سے اس کی روح تک کانپ اٹھی۔

"کیا یہ ہوتی ہے محبت؟ اتنی جلدی؟ اتنی آسانی سے کوئی بھی انسان آپ کی پوری دنیا بن سکتا ہے۔کیا محبت اتنی حسین ہوتی ہے؟" وہ سوچ میں پڑ گئی۔بلاشبہ وہ صرف محبت نہیں تھی اس سے بھی بڑھ کر کچھ تھا جو آہستہ آہستہ اس کو پتہ لگے گا۔

ڈر ہے کہ کہیں اس کو کھو نہ دوں

سچ یہ ہے کہ کبھی اسے پایا ہی نہیں

☆☆☆

گھر آ کر اس نے سب سے پہلا کام اس کا سوشل میڈیا اکاؤنٹ ڈھونڈنے کا کیا اور بڑی جلدی اور آسانی سے مل بھی گیا۔اس کے اکاؤنٹ میں زیادہ تصویریں نہیں تھی اور اپنی فیملی کی تو بلکہ بھی نہیں تھی۔وہ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر زیادہ ایکٹو بھی نہیں تھا۔مہینوں بعد کوئی تصویر لگا دیتا تھا لیکن نگین کے لیے وہ چند تصاویر ہی کافی تھیں۔اس دن کے بعد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نگین کی زندگی بدل گئی۔زندگی میں پہلی بار اسے کسی سے انتہا کی محبت ہوئی۔اس کو اب ہر لمحہ خوبصورت لگنے لگتا۔وہ بیٹھے بیٹھے مسکرا جاتی۔زندگی حسین لگنے لگی۔اگلے مہینے اس کے سالانہ امتحانات ہونے والے تھے تو اس نے دل لگا کر محنت کی۔

"تم آگے میڈیکل میں جانا چاہتی ہو؟"عیناہ کو جب اس نے بتایا تو وہ حیران ہوئی۔

؛؛اس دن ایک گھنٹے کا سیمینار تم سے اٹینڈ نہیں ہو رہا تھا اور تم پانچ سال میڈیکل کی پڑھائی کرو گی؟یہ اچانک تبدیلی کیسے یا پھر میرا شک صحیح تھا۔"اس کی ہنسی میں شرارت تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں بس میرا دل ہے۔اگر میرٹ پر نہیں ہوا تو پھر میں بی اے کر لوں گی۔"اس نے جیسے بات ختم کی۔عیناہ کے علاوہ کسی کو بھی مریم کی اُس حرکت کا نہیں پتہ تھا۔نگین اور عیناہ نے وہ بات اس کمرے میں دفن کر دی تھی۔عیناہ اس کی بہت سی چیزوں کی رازدار تھی لیکن پھر بھی نگین اس سے اپنے دل کا حال بیان نہیں کر سکی۔

اگیزام کی مصروفیات کے باوجود اسے زیان ہر پل یاد آتا۔وہ شخص جیسے اس کے اعصابوں پر سوار ہو گیا تھا۔وہ کبھی کبھی اس کا سوشل میڈیا اکاؤنٹ کھول کر اس کی چند تصویریں دیکھ لیتی تھی۔یہ کرنے سے اس کو سکون ملتا تھا لیکن اس سے آگے وہ کبھی نہیں بڑی۔نہ کبھی اسے

میسج کیا نہ ہی فرینڈ ریکویسٹ بھیجی۔اس نے یہ سوچ رکھا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اللہ کے بنائے ہوئے حدوں کو کبھی پار نہیں کرے گی۔

اس کے نمبر اتنے اچھے نہیں تھے کہ اس کا داخلہ میڈیکل کالج میں میرٹ پر ہو جاتا اور وہ اقبال شاہ پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔اس لیے اس نے میڈیکل کی پڑھائی کو ترک کر کے عیناہ کے ساتھ بی اے میں ایڈمیشن لے لیا۔اسے کالج جاتے ہوئے چھ مہینے ہوئے تھے کہ ایک چھٹی کے دن وہ چھت پر سے کپڑے اتارنے گئی۔واپسی پر اسکا آخری تین سیڑھیوں میں پاؤں پھسلا اور وہ گر گئی۔درد کی شدت سے اس کی چیخ نکل گئی۔اس وقت اقبال شاہ گھر پر نہیں تھے تو برہان اور عافیہ بیگم اس کو ہسپتال لے کر آ گئے۔گاڑی سے اتار کر اس کو ویل چیئر پر بیٹھا دیا کیونکہ وہ ایک قدم بھی نہیں لے سکتی تھی۔عافیہ بیگم اس کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گئیں اور برہان پرچی بنانے چلا گیا۔دو چار مریض ہی تھے۔درد کی شدت سے نگین نے اپنی آنکھیں بند

کر دی کیونکہ درد برداشت نہیں ہو رہا تھا۔اچانک اس کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔اس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولیں۔دل نے ایک بار پھر اس کی موجودگی کی گواہی دی۔اس کو

سارا درد بھول گیا۔ وہ بے چین نظروں سے اپنے ارد گرد دیکھنے لگی۔ دفعتاً وہ سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ نگین کی سانس رک گئیں۔ اُس نے کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور وہ کالی شلوار قمیض میں بہت باوقار اور پُرکشش لگ رہا تھا۔ کالے رنگ کی شلوار قمیض اس کی شخصیت کو اور بھی نمایاں کر رہی تھی۔ اس نے اپنا سفید کوٹ بازو پر ڈالا ہوا اور دوسرے ہاتھ میں استھیٹو سکوپ پکڑا ہوا تھا۔ وہ اس کے آگے سے گزرا تو نگین نے آنکھیں بند کر کے اس کے پرفیوم کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اُتارا اور فوراً آنکھیں کھولی کہ کہی وہ دوبارہ کھو نہ جائے۔ وہ مین گیٹ سے باہر جا رہا تھا اور وہ آج بھی اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔ اس اُمید کے ساتھ کہ وہ مڑ کر دیکھے گا۔ ایک پل کے لیے وہ رکا بھی تو اس نے پلک تک نہ جھپکی کہ شاید وہ مڑ جائے اور وہ پلکیں اس منظر میں خلل نہ ڈال دیں۔ لیکن وہ مڑا نہیں اور وہاں چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی کسی نے نگین کا دل مٹھی میں لے لیا۔ ڈاکٹر نے اس کا پاؤں کا معائنہ کیا تو بتایا کہ شدید موچ آگئی ہے لیکن در حقیقت آج تو اس کی موج ہو گئی تھی۔ آج کا دن اس کے لیے عید کا تھا۔ چھ مہینے بعد اس نے کھلی آنکھوں سے زیان کو دیکھا تو اس کی روح کو سکون مل گیا۔ ڈاکٹر اس کے صبر پر حیران تھا کہ اتنی شدید موچ کے باوجود اس کے چہرے پر

درد کی لہر نہیں ہے لیکن ڈاکٹر کیا سمجھے کہ آج اس کے دیدار نے اس کے ہر درد ہر زخم پر مرہم رکھ دیا تھا۔

تم کو خبر ہوئی نہ زمانہ سمجھ سکا

ہم چپکے چپکے تم پر کئی بار مر گئے

ہاسپٹل سے واپسی پر وہ اپنے کمرے میں آ کر لیٹ گئی۔اسے اپنے پاؤں میں کوئی درد محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ شخص اپنے ساتھ اس کے سارے درد لے گیا ہو۔نگین کو اتنا تو سمجھ آ رہی تھی کہ یہ محبت سے کچھ بڑھ کر ہے۔ایک پل اس کا دل چاہ کے وہ اسکا سوشل میڈیا اکاؤنٹ کھولے اور اس کو میسج کرے لیکن اگلے ہی پل اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"اگر کسی کو پتہ چل گیا تو وہ اپنے گھر والوں کو سامنا کیسے کرے گی؟ پھر

سب سے اہم وہ اللہ کا سامنا کیسے کرے گی اس نے کبھی اللہ کی بنائی حدود کو پار نہیں کیا تو آج کیوں کرے۔"لیکن وہ دل کے ہاتھوں مجبور، عجیب کشمکش کے شکار میں تھی۔اسے ایک ایسے سیدھے راستے کی تلاش تھی جو زیان تک جاتا ہو۔وہ مشکل سے اُٹھی اور باہر لاؤنج میں آ

گئی۔اقبال شاہ بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے اس کو آتا دیکھ وہ جلدی سے اُٹھے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بیٹھا دیا۔

"باہر کیوں آئی ہو؟ابھی تمہارا پاؤں ٹھیک نہیں ہوا۔" وہ پریشان ہو گئے۔

"ابو میں ٹھیک ہوں کیا میں آپ سے دو منٹ بات کر سکتی ہوں؟" اس نے پوچھا تو اقبال شاہ نے فوراً ٹی وی بند کر دیا اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"ہاں بولو؟"

"ابو تہجد انسان کی تقدیر کو کیسے بدل دیتی ہیں؟" سوال پر وہ حیران ہوئے۔

"تہجد میں مانگی جانے والی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ان میں تقدیر بدلنے کی طاقت ہوتی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔بچپن میں جب تم بیمار تھی تو میں نے تہجد کا سہارا لیا۔میں ہر رات اُٹھ کر تمہاری صحت اور زندگی کے لیے دعا کیا کرتا تھا۔مجھے یقین تھا کہ وہ میری لاڈلی کو جلد صحت یاب کر دے گا اور دیکھو تم بالکل ٹھیک ہو گئی۔بیٹا تہجد بڑی لاڈلی نماز ہے جو مانگنے والے کی ہر خواہش کو پورا کرتی ہے،خواہ وہ آپ کی تقدیر میں نہ بھی ہو دعائیں تقدیر کو بدل دیتی بس اتنا خیال ہونا چاہیے کہ آپ خلوص دل سے کوئی جائز چیز مانگ رہے ہوں۔اچھا اب میری بیٹی کو کیا چاہیے؟"

انہوں نے مسکرا کر پوچھا کہ نگین کا رنگ اُڑ گیا۔ وہ انہیں کیسے بتاتی کہ اس بار اسے اپنی محبت چاہیے لیکن وہ کوئی جواب دیے بغیر وہاں سے اٹھنے لگی۔

"چلیں بہت رات ہو گئی ہے اب آپ بھی آرام کریں۔" اقبال شاہ اس کو ہاتھ سے پکڑ کے کمرے تک لے گئے۔

"کسی چیز کی ضرورت ہے تو آواز دینا۔" وہ کہہ کر کمرے سے چلے گئے۔

"محبت بھی تو دولت کی طرح ہوتی ہے نصیبوں سے ملتی ہے اور جو نصیب میں نہ بھی لکھا ہو تو وہ بھی تہجد میں ملتا ہے۔ دعا میں بہت طاقت ہوتی ہے، دعائیں تقدیر بدلنے پر قادر ہے" اس نے جیسے جود کو سمجھایا۔

اپنی پہلی اور لاڈلی محبت کو پانے کے لیے تہجد کا سہارا لینے کا سوچا۔ وہ اُٹھی، وضو بنایا اور تہجد کی نماز کی نیت سے جائے نماز بچھائی۔ نوافل کے

بعد اس اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے۔

"یا اللہ میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ میری مدد فرما، میرے نصیب میں اُس شخص کو لکھ دے جس سے میں سچی اور پاک محبت کرتی ہوں۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ کبھی آپ کی بنائی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہوئی حدود کو پار نہیں کرو گی۔ میری التجا ہے کہ اس شخص کو میرے نصیب میں بہترین بنا کر لکھ دے۔ آپ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔" دعا سے فارغ ہونے کے بعد ایسا لگا جیسے اب اس کا کام ہو جائے گا۔ دل میں عجیب سا سکون آ گیا اور اب وہ اس سکون کو روز محسوس کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے اس نے تہجد کو لازم و ملزوم بنا دیا۔ چار سال تک اس نے تہجد کے ذریعے زیان کو مانگا۔ وہ چار سال اس کے لیے چار صدیوں کے برابر تھے۔

ایم اے کے آخری پرچے کے اگلے دن اقبال شاہ کی وفات کا حادثہ ہو گیا۔ وہ صدمہ بہت گہرا تھا۔ وہ سب کچھ بھول گئی یاد رہا تو یہ کہ اس کا سائباں اس دنیا سے چلا گیا ہے۔ اسے ٹھیک ہونے میں کافی وقت لگا۔ کہتے ہیں ناں کہ وقت ہر زخم بھر دیتا ہے تو اس کا دکھ بھی رفتہ رفتہ کم ہونے لگا یا یوں کہو کہ اس نے حقیقت کو قبول کر لیا۔ اقبال شاہ کی وفات کو سال ہوا تھا کہ اسے زیان کا خیال آیا۔ تپتی دھوپ میں وہ اسے چھاؤں لگتا تھا۔ اس کی یادیں اس کو زندہ رہنے کا ہنر سکھا رہی تھی۔ اس کو یقین تھا کہ قسمت ایک نہ ایک دن اسے زیان سے ضرور ملائے گی۔ یہی اُمید اس کو زندہ رکھتی تھی۔

ایک رات کی بات تھی جب وہ عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو اس نے زیان کا سوشل میڈیا اکاؤنٹ چیک کیا۔ سال بعد چیک کرنے پر بھی کچھ زیادہ تصویریں نہیں تھیں۔ وہ سکرول ہی

کر رہی تھی کہ سال پرانی تصویر پر اس کی انگلی رک گئی، وہ بنا سانس لیے اس تصویر کو دیکھنے لگی۔ وہ شیر وانی پہنے، گلے میں پھولوں کی مالا سجائے اپنے نکاح نامے کے کاغذات پر دستخط کر رہا تھا۔ تصویر کو دیکھ کر اس کے سر پہ آسمان ٹوٹ پڑا۔ وہ نہ جانے کتنی دیر اس تصویر کو پلکے جھپکائے دیکھتی رہی۔ ایک بار پھر آنکھیں خشک ہو گئیں۔ دنیا ویران لگنے لگی۔ اس کو لگا ایک بار پھر کسی نے اسے بیچ صحرا میں ننگے پاؤں پھینک دیا ہو، جہاں کوئی منزل کوئی راستہ نہ تھا۔ اس کا سکتہ فجر کی اذان سے ٹوٹا۔ سارے لفظ ختم ہو گئے، سارے احساس ختم ہو گئے تھے۔

''یہ کیا ہو گیا؟ یہ صلہ ملا میری دعاؤں کا؟ میں نے کیا مانگا تھا بس ایک شخص جس سے میں بہت محبت کرتی ہوں لیکن دیکھو مجھے؟ میں خالی ہاتھ رہ گئی مریم صحیح کہتی تھی۔ میں ہمیشہ خالی ہاتھ رہو گئی۔'' وہ بغیر جذبات کے بس بولے جا رہی تھی، جیسے کوئی روبوٹ ہو۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"دیکھو مجھے۔۔۔۔۔۔؟قسمت نے مجھے کہاں کھڑا کر دیا۔ محبت کرنے کی یہ سزا ملی، کیا محبت کرنا اتنا بڑا جرم ہوتا ہے؟ میں آج ہار گئی۔۔۔۔۔" وہ بول نہ سکی اور آنسو اس کے رخسار سے ہوتے ہوئے خالی ہتھیلیوں پر گرنے لگے۔ تکلیف بڑھ رہی تھی روح تک زخمی تھی۔

"سب ختم ہو گیا۔۔۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔" وہ دھیمی آواز میں خود سے باتیں کرنے لگی۔

اسے سانس نہیں آ رہی تھی، لگ رہا تھا کہ کوئی اس کا گلا دبا رہا ہے۔ اس نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ اتنا پڑھا کہ اس کا حلق تک خشک ہو گیا۔ درود شریف کی برکت سے ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے تپتے جسم پر ٹھنڈے پانی کی چھینٹیں ڈال دی ہوں۔

تکلیف کے باوجود وہ اُٹھی اور فجر کی نماز پڑھی۔ اب اس کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے، چہرے کو نم کرتے جا رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

کیا مانگوں؟" اس نے سوچا ذہن صاف تھا دل خالی۔ اس نے اپنے اُٹھے ہوئے ہاتھ جو مسلسل کانپ رہے تھے آہستہ آہستہ نیچے کر دیے۔

میری طلب تھا ایک شخص وہ جو نہیں ملا تو پھر
ہاتھ دعا سے یوں گرا بھول گیا سوال بھی

اگلا سارا دن وہ کمرے میں اپنے بیڈ پر لیٹی رہی۔عافیہ اس کی یہ حالت دیکھ کے کافی پریشان ہو گئی لیکن اس نے کہہ دیا کہ آج اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ بعض دفعہ اپنی اداسی سے خود لڑنا ہوتا ہے۔اپنی تکلیف میں اپنوں کو شامل کر کے انہیں اذیت نہیں دی جاتی۔کچھ دکھ بہت ذاتی ہوتے ہیں انسان اپنی ماں کو بھی نہیں بتا سکتا۔اقبال شاہ کے حادثے کے بعد زیان کی جدائی سے وہ بچ تو گئی پر زندگی کی روشنی ختم ہونے لگی۔دکھوں کا پہاڑ اس کے دل میں تھا جس کے بوجھ کو اُٹھانا مشکل ہو گیا تھا۔اپنے باپ کو کھونے کے بعد اس نے اپنی محبت کو بھی کھو دیا۔محبت کرنا اور محبت کے مل جانے کے درمیان جو وقت ہوتا ہے وہ انتظار کا ہوتا ہے اور انتظار کرنا آسان نہیں۔انتظار کرنا ایسا تھا جیسے ننگے پاؤں صحرا میں چلنا ہو۔جانے کب منزل مل جائے لیکن اب وہ اُمید بھی ختم ہو گئی۔آج وہ اس صحرا میں

ناول کلب
Clubb of Quality Content

کھو گئی تھی۔اب منزل کبھی نہیں مل سکتی اور بھٹکنا ہی اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا تھا۔عافیہ بیگم نے عیناہ کو بھی بلا لیا لیکن وہ اس کے سامنے بھی خاموش رہی۔

رات ہوئی تو خاموشی ہر طرف چھا گئی۔رات کے اندھیرے سے اب اسے خوف آنے لگا تھا۔

وہ چار سالوں سے تہجد پڑھ رہی تھی لیکن آج اس نے آخری بار تہجد کی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا۔

"اللہ۔۔۔۔۔ابو کہتے تھے کہ تہجد میں مانگی ہوئی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتی میں نے چار سالوں سے ہر تہجد کی نماز میں اسے مانگا۔ پتہ نہیں کتنی دفعہ میں نے اپنی محبت کے لیے بھیک مانگی۔اللہ آپ تو سب جانتا ہے میری محبت کتنی پاک تھی۔میں نے تو کبھی کسی حد کو پار نہیں کیا تو پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟" وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔

"میں نے ہر معاملے میں صبر سے کام لیا۔بے شک وہ صبر کا جذبہ آپ نے ہی میرے دل میں ڈالا تھا۔میں نے ہر بات کو برداشت کیا صرف آپ کی رضا کے لئے۔زندگی کی مشکل دور میں صبر سے کام لیا کیونکہ میں جانتی تھی کہ اس صبر کا اجر ملے گا۔وہ اجر مجھے زیان لگتا تھا لیکن اب سب ختم ہو گیا۔جس انسان سے میں نے سچی محبت کی اس کو میرے نصیب سے مٹا دیا گیا۔میرا قصور کیا تھا؟ کہا خطا ہو گئی مجھ سے؟ میں نے تو ہر حال میں آپ پر بھروسہ کیا تھا تو پھر کیوں مجھے خالی ہاتھ لوٹایا گیا؟ اللہ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" اس کے آنسوں تھم نہیں رہے تھے۔

☆☆☆

حال میں واپس آتے ہی نگین کی نظریں لیپ ٹاپ کی سکرین پر جم گئیں، جہاں وہ تصویر اسے ماضی میں لے گئی تھی۔ تصویر میں نگین نے سفید یونیفارم پہنا ہوا تھا اور اس کے سامنے زیان

کھڑا تھا۔ نگین کے چہرے پر موجود روشنی اور آنکھوں کی چمک ماضی کی اس خوشی کی گواہ تھی، جو تصویر میں بھی صاف نظر آ رہی تھی۔ وہ لمحہ جیسے دوبارہ جی رہی تھی، بالکل ویسے ہی جیسے کچھ دن پہلے زیان کے کلینک کی دیوار پر لگی اس سیمنار کی تصویر کو دیکھتے ہوئے محسوس ہوا تھا۔ یہی وہ لمحہ تھا جب ان دونوں کی پہلی ملاقات ہوئی تھی، اور نگین کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ زیان سکندر اس کے دل میں خاص مقام رکھتا ہے۔ عشق کی داستان کا پہلا ورق اس لمحے کھلا جب دل نے زیان کو پہلی بار اپنا مانا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سارہ کی آنکھیں اور منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"منہ بند کرو مکھی چلی جائے گی۔" نگین نے مسکرا کر کہا۔ سارہ کو یہ سب ہضم کرنے میں وقت لگا۔

"آپ بھائی سے محبت کرتی ہیں اور ان کو بتایا بھی نہیں؟ یہ ہو کیا رہا ہے اس گھر میں؟ مجھے بھنک بھی پڑنے نہیں دی بھابی۔" سارہ واقعی میں حیران و پریشان تھی۔ خود کو نارمل کرنے کے لیے وہ کمرے کے چکر کاٹنے لگی۔ نگین اس کو اِدھر اُدھر جاتا دیکھ رہی تھی۔

"کر کیا رہی ہو تم؟" نگین نے مسکراتے پوچھا۔

"آپ کو بھائی سے محبت تھی اور آپ خاموش رہیں؟ چلو شادی سے پہلے نہ سہی شادی کے بعد تو اپنے دل کی بات کہہ دیتی؟ پچھلے چار مہینوں سے آپ ان کی نفرت برداشت کر رہی ہیں اور۔۔۔۔" سارہ کی آواز پھنس گئی۔

"بس بس! آرام سے لڑکی کیا ہو گیا ہے؟ اچھا چلو مجھے جلدی سے مہندی لگاؤ پھر میں نے شیر خرما بھی بنانا ہے۔" نگین نے اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا۔

"آپ کو شیر خرمے کی پڑی ہے۔۔۔۔۔؟ مطلب ایک انسان سے آپ پیار کرتی ہیں اور آپ کو فرق ہی نہیں پڑ رہا کہ وہ آپ سے بات تک نہیں کرتے۔" سارہ کی آنکھوں میں افسوس تھا۔ اس کی بات پر نگین مسکرائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فرق پڑتا ہے سارہ لیکن یہ محبت بھی بڑی عجیب چیز ہے، دل کو بے پروا کر دیتی ہے۔ پھر چاہے صرف نام کا ہی رشتہ کیوں نہ ہو، دل اسی پر خوش ہو جاتا ہے کہ اُس شخص کا نام تو ساتھ جڑا ہوا ہے اور آنکھیں اس بات پر مطمئن ہو جاتی ہیں کہ نفرت ہی سہی، اُس انسان کی آنکھوں کا دیدار تو ہو رہا ہے۔" نگین اداسی سے مسکرائی۔

"اگر آپ بھائی کو اب نہیں بتائیں گی تو میں بتا دوں گی۔" یہ کہہ کر اس نے اپنا موبائل اُٹھایا تو دیکھ کر گھبرا گئی کہ زیان نے پچھلے ایک گھنٹے سے کال نہیں کاٹی تھی۔اس سے پہلے سارہ کچھ بول پاتی نگین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"سارہ مجھ سے وعدہ کرو کہ تم یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گی، خاص طور پر ڈاکٹر زیان کو تو بالکل بھی نہیں۔۔۔" نگین نے آہستہ سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"پر بھابی اگر بھائی کو بتائیں گے نہیں تو۔۔۔۔۔" نگین نے اس کی بات کاٹ دی۔

"سارہ تین سال پہلے میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ میری شادی ڈاکٹر زیان سے ہو گی کیونکہ ان کے نکاح کی تصویر دیکھ کر میں نے اپنے دل کو سمجھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لیا تھا شاید، در حقیقت اس رشتے کی ہاں میں نے امل کی وجہ سے کی اور دعائے خیر کے بعد کچھ ایسا ہوا کی میں نے ان کی تصویر دیکھی جو ماما میرے کمرے میں رکھ کر گئیں تھیں۔ مختصر یہ کہ جو اللہ بنا کوشش کے مجھے ڈاکٹر زیان کے گھر تک لے آیا ہے وہی مجھے ان کے دل تک بھی پہنچا دے گا۔"

"کیا یہ وقت آپ کے لیے مشکل نہیں تھا؟"

"ان چار مہینوں میں جب جب ڈاکٹر زیان میرا نام لیتے تو وہ لمحہ میری لیے مشکل ہو جاتا تھا کیونکہ جب بھی وہ مجھے میرے نام سے پکارتے تھے میرے دل بے قابو ہو جاتا تھا۔" اس نے معصومیت سے کہا تو سارہ نے ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں چمک دیکھی۔

"اس لیے اب ریلکس ہو جاؤ میں شیر خرما بنا کر آتی ہو، پھر تم مجھے مہندی لگا دینا ٹھیک ہے؟" نگین نے اسے رخساروں پر پیار کیا اور کمرے سے چلی گئی۔

"بھائی؟" سارہ نے موبائل کان سے لگایا۔

"سارہ بعد میں بات کرتا ہوں۔" اس کی آواز میں شکست تھی۔

فون بند کر کے زیان بہت دیر تک سوچوں میں ڈوبا رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

[Accept Your Destiny]

["امل کی ماں بن کر آئی ہیں، ماں بن کر رہیں، بیوی بن کر میرے سر پر مسلط ہونے کی ضرورت نہیں۔"]

["جس طرح آپ نے میرے سارے گھر والوں کو شیشے میں اتارا ہے اسی طرح میری بیٹی کو ہتھیار بنا کر آپ مجھے بھی قابو کر لے گی۔"] ماضی سے آنے والی اپنی ہی آوازوں نے اس کی سانس روک دی۔

"وہ اپنی محبت کے ہاتھوں نظر انداز ہوتی گئی، ٹھکرائی گئی لیکن حق پر ہونے کے باوجود وہ ایک لفظ بھی نہیں بولی۔" زیان کے دل میں ٹیس اٹھی۔ وہ ماضی کے تلخ لمحوں کو یاد کر رہا تھا جب اس نے نگین کے ساتھ کڑوی باتیں کی تھیں۔ اب وہ ان باتوں پر شرمندہ ہو رہا تھا اور اپنے رویے پر ندامت محسوس کر رہا تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے نگین کے ساتھ بہت زیادتی کی تھی اور وہ اس کی تکلیف کا باعث بنا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے فوراً ازلان کو کال ملائی۔

"ازلان کہاں ہو؟" اس کی آواز میں بے چینی تھی۔

"عید کے دن بندہ کہاں ہو گا۔ گھر پر ہی ہوں کیوں کیا ہوا؟" ازلان کو وہ ٹھیک

Clubb of Quality Content

نہیں لگا۔

"اور عیناہ بھابھی کہاں ہیں؟" اس کے سوال پر ازلان چونکا۔

"وہ بھی گھر پر ہی ہے کیوں خیریت؟" ازلان اب کی بار پریشان ہو گیا۔

"میں آدھے گھنٹے تک وہاں پہنچ رہا ہوں، میں نے بھابی سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور گاڑی کی چابی اُٹھاتا اپارٹمنٹ سے نکل گیا۔

"عیناہ کہاں ہو؟" ازلان نے آواز لگائی۔

"آرہی ہوں کیا ہوا ہے؟" وہ عید کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" عیناہ نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا۔

"بہت پیاری۔۔۔" ازلان نے مسکرا کر کہا لیکن اس کی آنکھوں میں پریشانی تھی جو عیناہ نے محسوس کر لی۔

"ازلان کیا بات ہے؟ آپ پریشان لگ رہے ہیں؟" عیناہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"زیان آرہا ہے، اسے تم سے کوئی بات کرنی ہے۔"

"مجھ سے کیا بات کرنی ہو گی؟" عیناہ کی آنکھوں میں اضطراب تھا۔

"پتہ نہیں۔" اسی اثنا میں عیناہ کا موبائل بجا۔

"کون ہے؟" ازلان نے پوچھا۔

"نگین۔۔۔" عیناہ نے جواب دیا

"زیان کے آنے کا نہ بتانا۔" ازلان نے جلدی سے کہا تو عیناہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"السلام علیکم! عیناہ کیسی ہو؟ شادی کے بعد کی پہلی عید مبارک ہو۔" نگین کی آواز میں نرمی تھی۔

Clubb of Quality Content

”وعلیکم السلام میں ٹھیک تم سناؤ کیسی ہو؟امل کیسی ہے؟ خیر مبارک۔“عیناہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سب ٹھیک ہیں الحمد للہ۔“وہ اس وقت کچن میں کھڑی شیر خرما میں ساتھ ساتھ چمچ چلا رہی تھی۔

”اور تم؟“نگین کا ہاتھ تھم گیا۔

”پتہ نہیں۔“وہ اُداسی سے مسکرائی۔

”زیان بھائی تمہارا خیال رکھتے ہیں؟“عیناہ نے پوچھا۔

”انہوں نے اپنے کمرے میں رہنے کی اجازت دی ہوئی ہیں یہی کافی ہے میرے لیے۔“
نگین کی آواز میں اداسی تھی۔

”کیا مطلب؟“عیناہ نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

”عیناہ کیا میں بہت بری ہوں؟ کیا خوشیوں پہ میرا کوئی حق نہیں؟ تم تو مجھے بچپن سے جانتی ہو، کیا میں اس قابل بھی نہیں کہ کوئی مجھے چاہے اور۔۔۔۔۔۔“اس کی زبان جیسے رک گئی۔آنسوؤں نے زبان پر تالا لگا دیا۔

"نگین ہوا کیا ہے کچھ تو بتاؤ؟" عیناہ گھبرا گئی۔

"پاکستان کب واپس آ رہی ہو؟" نگین خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

"نگین بات نہ بدلو، زیان بھائی سے کسی بات پر جھگڑا ہوا ہے کیا؟" عیناہ نے خود سے فرض کر لیا۔

"جھگڑا تب ہوتا ہے جب دو لوگوں کے درمیان میں کوئی رشتہ ہو اور میرے اور ڈاکٹر زیان کے درمیان کیسی قسم کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ شاید یہ ہی میری قسمت ہے اور میں اس بار بھی اپنی قسمت پر شاکر ہوں۔" وہ بول گئی لیکن دل میں تکلیف ہوئی۔

"اچھا عیناہ میں ذرا مصروف ہو پھر بات ہوتی ہے اللہ حافظ۔۔۔۔" نگین نے فون بند کر دیا اور عیناہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔ بیل کی آواز سے وہ چونکی۔ ازلان نے دروازہ کھولا تو سامنے زیان کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ہار کی جھلک تھی۔

"اندر آ جاؤ۔" ازلان اسے ہاتھ سے پکڑ کر اندر لایا۔ عیناہ اپنی جگہ سے اُٹھی بھی نہیں۔

"عیناہ بھابی کیا نگین کے صبر کی بھی کوئی حد ہے؟" اس کے سوال پر ازلان چونکا۔

"زیان بھائی کیا آپ کے اندر اتنا حوصلہ ہے کہ آپ نگین کے صبر کی داستان سن سکے؟" وہ خاموش رہا۔

''بولیں ؟ ہے ہمت کیونکہ مجھے وہ سب دہرانے کے لیے اپنے اندر بہت سی ہمت اکھٹی کرنی ہو گی اور نگین کی خاطر اس سے کیا ہوا وعدہ بھی توڑنا ہو گا۔''عیناہ کی آنکھیں بھر آگئی۔

''میں سن رہا ہوں۔''زیان اتنا کہہ سکا۔اس کے بعد عیناہ نے شروع سے لے کر آخر تک نگین کی کہانی اس کے شوہر کو سنائی۔عیناہ کی باتوں نے زیان کو مزید گلٹ میں مبتلا کر دیا۔

''آپ جانتے ہیں زیان بھائی میں نے اپنی زندگی میں اتنی صابر لڑکی پھر نہیں دیکھی۔اقبال انکل کے حادثے نے اس سے اندر سے ختم کر دیا تھا لیکن وہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑی اور وہ نکاح سے ایک دن پہلے رشتہ ختم ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔مریم نے نفرت کی ہر حد پار کر دی تھی۔اس کی کردار کشی کی لیکن وہ بھولی لڑکی اس نے صبر سے کام لیا۔''عیناہ سانس لینے کے لیے رکی۔

'ٔمجھے غصہ آجاتا تھا لیکن وہ ایک ہی بات کہتی تھی کہ وہ اپنے سارے معاملات اللہ کے سپرد کر کے سکون میں آجاتی ہے۔میں اس کی زندگی کے ہر پہلو سے واقف ہوں۔اس کی ہر تکلیف کو سمجھتی ہوں سوائے اس دن کے۔۔۔۔۔۔''وہ سوچ میں پڑ گئی۔

''کون سا دن ؟''زیان سے رہا نہیں گیا۔

"اقبال انکل کی وفات کو لگ بھگ سال ہو گیا تھا تو آنٹی نے مجھے فون کر کے جلدی گھر بلایا کہ نگین اپنے کمرے سے نہیں نکل رہی۔ میں فوراً وہاں پہنچی اور کمرے میں چلی گئی تو دیکھا وہ اپنے بیڈ پر لیٹی چھت کو دیکھ رہی تھی۔ آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔ وہ کہہ رہی تھی کہ 'اس کا دل آج ویران ہو گیا ہے، وہ بہت تکلیف میں ہے۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔' وہ بولے جا رہی تھی۔ آج تک میں سمجھ نہ سکی کہ وہ درد اس کی آنکھوں میں کیسا تھا؟ میں اسے بچپن سے جانتی ہوں ایسا درد میں نے پہلے کبھی اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھا۔ میری ہمت نہیں ہوئی کہ میں اس سے پوچھوں۔" عیناہ کی بات پر زیان کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"جانے سے پہلے ایک بات یاد رکھنا زیان! تم دونوں نے اپنی زندگی میں بہت سفر کیا ہے اس لیے اگر ہو سکے تو ایک دوسرے کے لیے مرہم بن جاؤ۔ اور اگر پہل تم کرو گے تو مجھے زیادہ خوشی ہو گی۔" اس گفتگو میں ازلان پہلی بار بولا۔ زیان نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور اپارٹمنٹ سے نکل گیا۔ وہ سننے کیا آیا تھا اور سن کے کیا جا رہا تھا۔ سارا دن وہ سڑکوں پر گاڑی لیے پھرتا رہا۔ سارہ نے اسے بے شمار کالز کی لیکن اس نے ایک بھی نہیں اُٹھائی وہ کچھ پل اکیلے گزارنا چاہتا تھا۔ وہ خود کے ضمیر کو مطمئن کرنے کے لیے مختلف بہانے سوچتا رہا کہ نگین کو

اس کو بتا دینا چاہیے تھا لیکن وہ جانتا تھا اس نے شادی کی پہلی رات ہی اس کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ وہ دل کی کوئی بات کہہ سکتی۔

کیسے کہیں کہ تجھ کو بھی ہم سے ہے واسطہ

کوئی تو نے تو ہم سے آج تک گلہ بھی نہیں کیا

☆☆☆

عیناہ سے بات کر کے اس نے شیر خرمے کو باؤلز میں ڈال کر فریج میں رکھ دیے اور اوپر اپنے کمرے میں آ گئی۔ چاروں طرف فجر کی اذانیں گونج رہی تھی۔ وہ وضو بنا کر سیدھی ٹیرس پر آ گئی۔ جون کی صبح اتنی گرم نہیں ہوتی تو اس لیے وہ نماز سے فارغ ہو کر جھولے پر بیٹھ گئی۔

عیناہ سے بات کرنے کے بعد اسے اس کی بارات کا دن یاد آ گیا جب وہ امل سے پہلی بار ملی تھی۔

سات مہینے پہلے:

وہ عیناہ کے ساتھ ہی پارلر گئی اور ہال میں بھی اس کے ساتھ ہی رہی۔ آج اس نے سفید رنگ کی مکیسی پہنی ہوئی تھی جس کے ساتھ اناری رنگ کا دوپٹہ سر پر اوڑھا ہوا تھا۔ کانوں میں

جھمکے پاؤں میں اناری رنگ کے کھسے اور ہاتھوں میں اسی رنگ کی چوڑیاں تھیں۔ چہرے پر ہلکا سا میک اپ سے ہی وہ کیسی کو قاف کی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ نگین اس وقت اپنا عکس آئینے میں دیکھ رہی تھی کہ پتہ نہیں کیوں اسے اچانک زیان یاد آگیا۔ آج بہت دنوں بعد اس کی یاد نے اسے بے چین کر دیا۔ وہ چاہ کر بھی اسے بھولا نہیں پا رہی تھی۔

تمہیں بھلانا ہی اول تو دسترس میں نہیں

جو اختیار بھی ہوتا تو کیا بھلا دیتے

نگین کو برائیڈل روم میں گھٹن محسوس ہونے لگی تو وہ باہر آگئی۔ اس وقت تک بارات بھی آ چکی تھی۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھی تو ایک بچی کے رونے کی آواز نے پاؤں کو روک دیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو سال کی بچی آنسوؤں سے رو رہی تھی اور ساتھ عورت ایک ہاتھ سے اس کے لیے فیڈر بنا رہی تھی اور دوسرے ہاتھ سے اس بچی کو پکڑا ہوا تھا۔ نگین آگے جانے کے ارادے سے مڑی لیکن اس بچی کا رونا اس سے دیکھا نہیں گیا۔ وہ ان کے پاس آگئی۔

"آنٹی لگتا ہے آپ کو مدد کی ضرورت ہے۔" اس نے بچی ان کے ہاتھ سے لے لی اور ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ نگین کی گود میں آتے ہی اس بچی نے رونا بند کر دیا۔

"شکریہ بیٹا۔" انہوں نے جلدی سے فیڈر بنایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

؛؛لائیے مجھے دیں۔'' نگین نے نرمی سے فیڈران کے ہاتھ سے لیا اور اس بچی کو پلانا شروع کر دیا۔ وہ بھی بڑے آرام سے اس کی گود میں لیٹے پینے لگی۔

''کتنی پیاری بچی ہے ماشاءاللہ! آپ اس کی دادی لگ رہیں ہیں؟''

''جی میں فریحہ سکندر امل کی دادی۔'' انہوں نے مسکرا کر کہا۔

''کتنا پیارا نام ہے۔'' نگین نے اس کے گال پر پیار کیا۔

''آپ کو کل بھی نکاح پر میں نے دیکھا تھا دولہن کی طرف سے ہیں؟'' فریحہ نے پوچھا۔

''جی آنٹی میں عیناہ کی بچپن کی دوست ہوں بلکہ دوست کم بہن زیادہ۔'' اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

''اچھا اچھا کیا نام ہے آپ کا؟''

''نگین اقبال۔'' مسکراہٹ اس کے چہرے پر برقرار تھی۔ دودھ پیتے پیتے امل اس کی گود میں ہی سو گئی۔ فریحہ نے لینے کی کوشش کی لیکن نگین نے انکار کر دیا۔

''اتنے آرام سے سو رہی ہے سونے دیں۔''

''آپ تھک جاؤ گی؟'' فریحہ بیگم نے نرمی سے کہا لیکن نگین نے انکار کر دیا۔

Clubb of Quality Content

"اس کی مدر نہیں آئیں؟" نگین نے پوچھا۔

"آٹھ مہینے پہلے اس کی ایک حادثے میں ڈیتھ ہوگئی تھی۔" فریحہ کا چہرہ اداس ہوگیا۔

"سوری آنٹی مجھے پتہ نہیں تھا، اللہ ان کی مغفرت کرے۔ آمین!"

"میرا بیٹا ازلان کا دوست ہے لیکن وہ کراچی گیا ہوا ہے اپنی بہن کے ساتھ، اسی لیے امل کو میں اکیلے سنبھال رہیں ہوں۔ کل ہم بھی ولیمے کے لیے کراچی نکل جائے گے۔" وہ وضاحت دینے لگیں۔ نگین نے سر کو جنبش دی۔

"کیسے آپ کی گود میں آرام سے سو رہی ہے۔" وہ پیار سے امل کو دیکھ رہی تھی۔ کھانا لگ گیا اور نگین نے فریحہ بیگم کے ساتھ بیٹھ کر ہی کھانا کھایا۔ امل اس وقت تک جاگ چکی تھی اور اس کی گود میں آرام سے بیٹھی رہی۔ کھانے سے فارغ ہو کر فریحہ بیگم جانے کے لیے اُٹھی اور بابا جان کو کال کی۔ ظاہر گل عورتوں کے ہال تک گاڑی لے آیا۔ امل کو گود میں لیے وہ گاڑی تک آگئی کیونکہ فریحہ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ اس نے امل کو کار سیٹ پر بٹھایا تو دیکھا بابا جان گاڑی کے پاس کھڑے تھے۔ اس نے ان کو سلام کیا اور فریحہ بیگم سے مل کر واپس چلی گئی۔

عیناہ کی شادی کے ہفتہ بعد رشتہ کرنے والی عورت جو پچھلے کافی سالوں سے رشتے لے کر آ رہی تھی آج بھی ایک رشتہ لائی۔ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ساتھ ہی نگین کی نظر امل پر پڑی تو دیکھ کر حیران ہو گئی۔ امل بھی اس کو دیکھ کر چہک اُٹھی۔ فریحہ بیگم بھی ایک لمحے کے لیے حیران ہوئی۔

"نگین آپ؟"

"کیسی ہیں آنٹی؟" نگین کا چہرہ مرجھا گیا۔ کوئی بھی رشتہ آتا تو اس کا دل گہری کھائی میں جاتا محسوس ہوتا۔

"میں ٹھیک ہوں، یہ میری بیٹی سارہ ہے۔" سارہ نے نگین کو مسکرا کر سلام کیا۔

"آپ کیسے جانتی ہیں نگین کو؟" عافیہ بیگم بول اُٹھیں۔

"عیناہ کی شادی میں ملاقات ہوئی تھی۔ مجھے یقین نہیں آرہا کہ میری دعا اتنی جلدی قبول ہو جائے گی۔" فریحہ بیگم کی بات پر وہ دونوں حیران ہوئی۔

"بہن میں اپنے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگنے آئی ہوں۔" یہ سن کر نگین کا رنگ اُڑ گیا اور وہ وہاں سے اُٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔ کوئی پانچ منٹ بعد فریحہ بیگم امل کو اُٹھائے اس کی کمرے کے کھلے دروازے پر دستک دی۔

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟" فریحہ نے پوچھا۔

"بالکل۔" فریحہ بیگم اندر آئیں اور امل اس کی گود ڈال دی۔

"اس بچی کو دیکھ رہی ہو؟ یہ بن ماں کے پل رہی ہے۔اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔میرا بیٹا ہر وقت اپنی بیٹی کی فکر میں رہتا ہے۔ان دونوں کو ایک سہارے کی ضرورت ہے۔تو کیا تم ان سب میں میری مدد کرو گی؟" پھر فریحہ بیگم نے نگین کو کرن کا سارا واقعہ سنایا صرف کرن کے الزمات والی بات سکپ کر دی کیونکہ وہ بات اب تک پوشیدہ تھی۔

"بیٹا میں تمہیں فورس نہیں کروں گی۔یہ تمہاری زندگی کا فیصلہ ہے لیکن ایک بار سوچ لینا۔" انہوں نے اپنے بیگ سے ایک پیکٹ نکالا اور ٹیبل پر رکھ دیا۔

"یہ میرے بیٹے کی تصویر ہے، دیکھ کر فیصلہ کر لینا مجھے اُمید ہے کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گی۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے چلی گئیں۔

اگر وہ ہاں کرے گی تو صرف امل کے لیے کرے گی اس لیے اس نے تصویر والا

پیکٹ نہیں کھولا جو اس کی قسمت، زیان کے بعد اب کوئی بھی ہو اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔

عیناہ اور ازلان سے پوچھنے کے بعد عافیہ بیگم نے نگین کی رضامندی پوچھی تو اس نے ہاں کر دی۔ ہاں کے دوسرے دن فریحہ امل سارہ اور باباجان دعائے خیر کے لیے آئے۔ نگین نے اس پیکٹ کو اپنے دراز میں رکھ دیا تھا۔ اس کو کھولنے کا ایک دفعہ بھی دل نہ چاہا۔ تین مہینے بعد شادی کا فیصلہ ہوا۔ اس بار نکاح بارات والے دن ہی رکھا گیا ہے۔ کاموں سے فارغ ہو کے جب وہ اپنے کمرے میں واپس آئی تو بہت تھکان محسوس ہو رہی تھی، دل پر بھی اور روح پر بھی۔ اس نے عشاء کی نماز پڑھی اور سونے کے لیے لیٹ گئی اور تھکاوٹ کی وجہ سے اس کی جلد آنکھ لگ گئی۔

☆☆☆

آج پھر وہ اسی وادی میں موجود تھی۔ بس فرق اتنا تھا کہ اس بار وہ جانتی تھی کہ وہ کہاں ہے۔ سورج پوری طرح طلوع ہو چکا تھا۔ کوہِ سیناء کا منظر سورج طلوع ہونے کے بعد جادوئی لگ رہا تھا۔ وادی سنہری روشنیوں میں نہا رہی تھی اور سورج کی کرنیں پہاڑوں کے پتھروں اور وادی کے سینے پر بکھر رہی تھی۔ وادی کی ہوائیں ہلکی سی سرد تھی مگر ان میں سورج کی گرمائش آہستہ آہستہ پھیلنے لگی۔ ہر طرف سکون کا عالم تھا۔ دور کہیں پرندے اپنے پروں کو پھڑپھڑاتے ہوئے دن کی شروعات کا اعلان کر رہے تھے۔ اس کے سامنے ایک ایسا منظر تھا

جسے لفظوں میں بیان کرنا مشکل تھا، جیسے قدرت نے اپنی تمام خوبصورتی کو اس لمحے میں سمیٹ لیا ہو۔اس لمحے کی خاموشی اور پرسکون ماحول اس کے دل میں ایک گہرا اثر چھوڑ رہا تھا جیسے وہ اس لمحے کے ساتھ ہمیشہ کے لیے جڑی ہوئی تھی۔

پھر اچانک پیچھے سے کوئی چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے سرہانے بیٹھ گیا۔اس نے اپنے بازو اپنے گھٹنوں کے گرد لپیٹے ہوئے تھے اور اپنا سر گھٹنوں پر ٹکا کر رکھا تھا۔وہ اس منظر میں اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ سر اُٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔وہ انسان ایک بار پھر سورہ الضحیٰ کی تلاوت کر رہا تھا۔اس کی آواز میں وہی چاشنی وہی جادو تھا جس نے اس کو ایک بار پھر اپنی طرف مائل کیا۔اس نے سر اُٹھایا۔دل کانپ رہا تھا، بس لمحے کی دوری تھی یہ جاننے میں کہ پچھلے دس سالوں سے اس آواز کے پیچھے کون

ہے۔اس شخص کی آواز میں اتنا سحر تھا کہ نگین اپنی گردن نہیں گھما سکی۔اس نے سوچا کہ اگر آج ہمت نہ کی تو ساری زندگی کے لیے یہ ایک راز بن کر رہ جائے گا۔اس نے اپنی آنکھیں بند کی اور گہری سانس اپنے اندر اتاری۔ہواؤں میں آج ایک شناشاسی مہک تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب اس سے صبر نہیں ہوا۔ گردن موڑ کر جب اس انسان کو دیکھا تو ہکا بکا رہ گئی۔ وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کو اپنی طرف متوجہ پا کر وہ انسان مسکرا اُٹھا اور بلاشبہ اس کی مسکراہٹ دل پگھلانے والی تھی۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور سامنے دور پہاڑ کو دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں اس انسان کے ساتھ حرکت کر رہی تھیں اور پھر وہ انسان اس کی طرف مڑا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ اس نے بلا تامل اس انسان کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے پہاڑ کے اوپر لے کر جا رہا تھا اور وہ کسی سحر کے زیر اثر تھی، خاموشی سے اس انسان کا ہاتھ تھامے چلے جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ گئے۔ وہاں سے نیچے کا منظر اور بھی حسین تھا۔

"زیان آپ؟" اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس کی گرفت نرم اور مضبوط تھی۔

Clubb of Quality Content

"تمہیں پتہ ہے اس مقدس مقام پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ دیکھو؟ آج تمہاری دعا قبول ہو گئی۔" وہ آنکھیں بند کر کے اس مقدس ہوا کو اپنی روح میں اُتار رہا تھا۔ زیان سکندر کے لفظوں نے نگین کو نئی زندگی عطا کی۔ اس کی روح کو سکون مل رہا تھا۔ وہ بھی زیان طرح آنکھیں بند کر کے اس مقدس جگہ کی روحانیت کو اپنے اندر اتارنے لگی۔

اس کی آنکھ کھلی تو خود کو اپنے بیڈ پر لیٹا پایا۔وہ خواب کم اور حقیقت زیادہ لگ رہا تھا۔چند سیکنڈ کے لیے سوچ میں پڑ گئی کہ وہ حقیقت تھی یا یہ حقیقت ہے۔چاروں طرف فجر کی اذان گونج رہی تھی وہ اُٹھی اور وضو بنا کے نماز فجر ادا کی۔آج اس خواب کی آخری کڑی بھی جوڑ دی گئی تھی لیکن وہ اس خواب کو سمجھ نہیں پا رہی۔اس کی شادی تو امل کی باپ سے ہو رہی ہے تو یہ زیان سکندر؟وہ اُلجھ کر رہ گئی پھر فوراً اس کے دماغ نے کام کیا۔وہ اُٹھی اور اس نے دراز سے وہ پیکٹ نکالا جو فریحہ بیگم دے کر گئی تھیں۔لرزتے ہاتھوں سے اس نے پیکٹ کھولا اور اندر سے تصویر نکالی تو اس انسان کو دیکھ کر اس کی سانسیں رک گئی۔وہ زیان سکندر ہی تھا۔اسے اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں ہوا تو فوراً اپنا موبائل اُٹھایا اور وقت دیکھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بغیر عیناہ کو کال ملائی۔

"ہیلو عیناہ؟"

"نگین اس وقت خیریت تو ہے؟" عیناہ گھبرا گئی۔

"عیناہ ازلان بھائی کے دوست کا کیا نام ہے؟"

"کون سا دوست؟" وہ ابھی بھی نیند میں تھی۔

"امل کے باپ کا کیا نام ہے؟" نگین کی آواز میں لرزش تھی۔

"واؤ یہ پہلی لڑکی ہے جس کی تین مہینے بعد شادی ہے اور اسے اپنے منگیتر کا نام تک نہیں معلوم۔۔" عیناہ ہنس پڑی۔

"عیناہ میں بالکل بھی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں پلیز ایک دفعہ نام بتا دو؟" اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور اس کے کان اس نام کو سننے کے لیے بے چین تھے۔

"تمہارے ہونے والے شوہر کا نام ڈاکٹر زیان سکندر ہے اب خوش؟" عیناہ نے شرارتی انداز میں کہا۔ اس کے بعد نگین سانس نہیں لے سکی۔ موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ وہ خواب نہیں حقیقت تھی، حقیقت میں اسے وہ شخص واپس لوٹا دیا گیا جس کی پانے کے لیے وہ آٹھ سالوں سے تڑپ رہی تھی۔

تہجد دعا سے معجزے تک کا سفر ہے اور کن فیکون کے درمیان کا پل ہے۔

☆☆☆

زیان نے گاڑی کو سائیڈ پر پارک کر دیا۔ اب اس کی ہمت ختم ہو گئی تھی۔ صبح سے نکلا اب عصر ہونے لگی تھی۔ وہ خود کو اس کرب سے آزاد نہیں کر پا رہا تھا۔ اس نے اپنا موبائل آن کیا تو بابا جان کی کال آنے لگی۔ سارہ کی کالز تو اس نے اگنور کر دی لیکن بابا جان کی نہیں کر سکا۔

"اسلام علیکم! باباجان۔۔" اپنی آواز کو سنبھالتے ہوئے بولا۔

"وعلیکم السلام! کہاغائب ہو؟ موبائل بھی بند جارہاتھا، خیریت تو ہے؟" ان کی آواز میں پریشانی تھی۔

"وہ دراصل باباجان۔۔۔ وہ موبائل کو چارج کرنا بھول گیا تھاتو اس لیے۔" وہ سوچ سوچ کر بول رہاتھا۔

"عید مبارک زیان۔"

"خیر مبارک باباجان آپ سب بہت یاد آرہے ہیں۔" اس کی آواز میں اداسی تھی۔

"بات کیاہے؟" باباجان کے سوال پر اس نے آنکھیں بند کر دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے باباجان؟" اس نے ابھی تک آنکھیں نہیں کھولی تھی۔

"باپ ہوں تمہارا، اب بتاؤ کیا بات ہے؟" ان دونوں کے بیچ تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر وہ بولا۔

"باباجان کیا نگین مجھے اپنی ماضی کی کوتاہیوں کو دور کرنے کا ایک موقع دیں گی؟" اس کا لہجہ شکست خوردہ تھا۔ باباجان سوچ میں پڑ گئے۔

"بتائیں ناں باباجان کیا ایسا ہو سکتا ہے؟" اس کی آواز میں تڑپ تھی۔

"زیان میری ایک نصیحت ہمیشہ یاد رکھیے گا، کسی ایک کے جرم کی سزا ہمیں دوسرے کو نہیں دینی چاہیے۔ بعض دفعہ جب ہم بے گناہ کو سزا دے دیتے ہیں، تو ہم خود اس مجرم کی طرح بن جاتے ہیں جس سے یہ سزا کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔"

["اگر آپ کی کہانی میں کرن ولن تھی تو پھر نگین بھابی کی کہانی میں آپ بنتے جا رہے ہیں۔"] سارہ کی آواز کہیں دور سے آ رہی تھی۔

"باباجان میں تھک گیا ہوں۔" اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

"جب مسافر تھک جاتا ہے تو وہ گھر کا رخ کرتا ہے۔ آپ بھی واپسی کی تیاری کر لیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ واپسی پر خوشیاں آپ کی منتظر ہوں گی۔" زیان کو باباجان کا لہجہ پر اُمید لگا۔

"چلیں عید کا دن ہے اور مہمانوں نے آنا شروع کر دیا ہے تو پھر ملاقات ہوتی ہے۔ ویسے واپسی کب متوقع ہے؟"

"چار دن بعد۔" زیان نے کہا۔

"امید کرتا ہوں کہ اس بار میں پرانے زیان سے ملاقات ہو۔" باباجان کی آواز میں گزارش تھی۔

"جی بابا جان۔۔۔اللہ حافظ۔" اس نے فون کان سے ہٹا دیا۔ بابا جان سے بات کر کے وہ تھوڑا مطمئن ہو گیا تھا۔

☆☆☆

کچھ سوچ کر اس نے اگلا فون سارہ کو کیا۔ وہ اس وقت اپنے کمرے میں عید کے لیے تیار بیٹھی تھی۔ وہ دونوں ویڈیو کال پر بات کر رہے تھے۔

"بھائی اگر بھابی کو پتہ چل گیا تو وہ بہت ناراض ہو جائیں گی۔" سارہ گھبرائی ہوئی تھی۔

"کون بتائے گا؟' اور اس بات کو بھول جاؤ۔" وہ نرمی سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے بھائی۔" اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے بولی۔

"سارہ اگر تیار ہو گئی ہو تو امل کو ذرا سنبھال لو میں مہمانوں کے لیے چائے کا انتظام کرتی ہوں۔" نگین کی آواز پر زیان نے اشارے سے فرنٹ کیمرہ آن کرنے کو کہا۔

فرنٹ کیمرہ آن ہونے پر جب منظر نگین پر آیا، تو زیان کو لگا کہ وہ شاید پہلی بار اس لڑکی کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے سرمئی رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔ زیان سکندر کی سرمئی

آنکھیں اس سرمئی سراپے پر جم گئیں۔ وہ بنا پلکے جھپکائے اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ امل کو کمرے میں چھوڑ کر چلی نہ گئی۔

”بھائی کہاں کھو گئے؟“ سارہ کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

”میری بیوی تو بہت پیاری ہے۔“ اس نے سر کھوجتے کہا۔

”اور نہیں تو کیا؟ انکا تن من خوبصورت ہے۔“ سارہ نے اتراتے ہوئے کہا۔

”بھائی؟ کیا آپ کی واپسی پر سب ٹھیک ہو جائے گا ناں؟“ سارہ کی آنکھوں میں اُمید کے دیے تھے۔ زیان نے ہاں میں سر کو ہلایا۔

”اچھا سارہ آج عید کا دن ہے تو کیا وہ اپنی امی کی طرف گئی ہیں؟“ زیان نے اس سے پوچھا۔

”میں نے صبح ان سے پوچھا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ آپ نے منع کیا ہوا ہے تو اس لیے۔۔۔۔“ سارہ بولی۔

”اچھا میں خود بات کرتا ہوں۔“

گاڑی میں بیٹھے بیٹھے اس نے نگین کو کال ملائی۔ وہ اس وقت کچن میں مہمانوں کے لیے چائے کی ٹرالی سجا رہی تھی کہ اچانک اس کا موبائل بجا، مصروفیت کی وجہ سے نام دیکھے بغیر اس نے موبائل کان سے لگا لیا۔

"السلام علیکم !"

خاموشی۔

"کون ہے بھئی ؟" موبائل کان سے ہٹا کر نام دیکھا تو موبائل گرتے گرتے بچا۔

"جی۔۔۔۔۔آپ ؟" مشکل سے آواز نکلی۔

"مہمانوں کے جانے کے بعد آپ ظاہر گل کے ساتھ امل کو لے کر اپنی امی کی طرف عید ملنے چلے جایئے گا اور اپنی امی کی گھر جانے کے لیے آپ کو میری اجازت کی بھی ضرورت نہیں۔" وہ ایک سانس میں بولا۔

"جی بہتر اور کچھ ؟" آنکھیں بند کرتے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں بس اتنا ہی اور۔۔۔اور خدا حافظ۔۔" وہ جلدی سے بولا اور کال کاٹ دی۔ اس کے لفظ مختصر تھے لیکن لہجہ نرم تھا۔ اس لیے نگین کو برا نہیں لگا اور ویسے بھی نگین کو اس کی کوئی بات بری نہیں لگتی تھی۔

☆☆☆

آج صبح سے ان گھر میں رونق لگی ہوئی تھی کیونکہ کافی سالوں بعد بابا جان کی بڑی بہن جو سعودی عرب میں ہی رہتی تھیں وہ پاکستان آئی ہوئیں تھیں۔

"سارہ میں شام کے بعد گھر آرہا ہوں۔" زیان نے سارہ کو کال کر کے بتایا۔

"لیکن سنو گھر میں کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ میں آج آرہا ہوں خاص کر کے۔۔۔۔۔۔۔" وہ ایک دم چپ ہو گیا۔

"خاص کر کون؟" سارہ کی آنکھوں میں شرارت ابھری۔

"خاص کر نگین کو۔"

"بھائی مجھے بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ آپ کی موجودگی کو محسوس کر لیتی ہیں۔" سارہ کی آواز میں خوشی تھی۔

"اچھا زیادہ باتیں مت بناؤ شام میں ملاقات ہوتی ہے اور پیچھے اتنا شور کیوں ہے؟"

"اوہو میں تو بتانا ہی بھول گئی پھوپھو پاکستان آئیں ہوئی ہیں تو آج ہماری طرف رات رو کیں گیں۔" سارہ نے عجلت میں بتایا تو زیان کو سن کر خوشی ہوئی۔ وہ اس وقت دبئی ایئرپورٹ پر اپنی اگلی فلائٹ کا اانتظار کر رہا تھا۔ کچھ سوچ کر وہ اُٹھا اور ایئرپورٹ میں موجود گفٹ شاپ میں چلا گیا۔

Clubb of Quality Content

شام کے بعد نگین اور سارہ ڈنر تیار کر رہے تھے۔ باقی سب تیار کر کے نگین نے بریانی دم پہ رکھی اور سلاد بنانے لگی اور سارہ میٹھے میں شاہی ٹکڑے بنا رہی تھی کیونکہ بابا جان اور پھوپھو کو پسند تھے۔ اچانک نگین کے دل کا دل زوروں سے ڈھڑکا، چھری اس کے ہاتھ سے گر گئی۔

"بھابی کیا ہوا؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟" اسی آشنا میں گیٹ کی بل بجی۔

"جاؤ گیٹ کھولو ڈاکٹر زیان آئے ہیں۔" نگین خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

"آپ کو کیسے پتہ؟ ظاہر گل بھی تو ہو سکتا ہے" سارہ ہنس پڑی۔

"جو بھی ہو گیٹ تو کھولنا ہے ناں۔" دوبارہ چھری اُٹھا کر گاجر کاٹنے لگی۔ سارہ کچن کے پچھلے دروازے سے گیٹ کی طرف بھاگی۔ جیسے ہی اس نے گیٹ کھولا تو سامنے زیان کو دیکھ کر وہ پہلی دفعہ نگین سے ڈر گئی۔

"امریکہ سے میں آیا ہوں اور سلام دعا تم بھول گئی ہو۔" زیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسلام علیکم! کیسے ہیں آپ بھائی۔؟" وہ بیگ کو کھینچتا ہوا پورچ تک آیا تو سارہ بولی۔

"اتنا گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟" زیان کو اس کا رنگ اُڑا ہوا لگا۔

''بھائی آپ یقین نہیں کریں گے آپ کی بیل سے پہلے ہی بھابھی کو پتہ چل گیا تھا کہ آپ آ گئے ہیں۔ یہ کیسا جادو ہے، میں تو ڈر گئی بھابی سے۔'' وہ ایک سانس میں بولی۔

''یہ محبت کا جادو ہے۔'' زیان نے مسکرا کر کہا اور گھر کے اندر چلا گیا۔ سارہ بھی کھل کر مسکرائی کیونکہ بہت عرصے بعد اس نے اپنے بھائی کی پرانی مسکراہٹ دیکھی۔

''بھابی؟'' سارہ کچن میں واپس آئی

''کہا تھا ناں۔۔۔'' نگین اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولی۔

''آہم سول میٹس۔'' اس بات پر نگین نے ابرو اُٹھائی۔

''اچھا شاہی ٹکڑے میں نے بنا کر فریج میں رکھ دیے ہیں۔ اب میں بھائی کے پاس جا رہی ہوں آپ بھی آ جائیں۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

؛؛میرا کیا کام وہاں؟'' وہ اداسی سے مسکرائی تو وہ چپ چاپ کچن سے نکل گئی۔

''گھر والوں کے سامنے تو خیر تھی لیکن اگر پھوپھو کے سامنے انہوں نے مجھے اگنور کیا تو کتنا برا لگے گا۔۔۔ کیا کروں؟ کچھ تو سوچ نگین۔۔۔۔ اگر لاؤنج میں نہ گئی تو وہ لوگ کیا سوچے گے اور گئی تو۔۔۔۔؟'' وہ کشمکش کا شکار ہو گئی تھی۔ سلاد بنا کر ڈائننگ ٹیبل پر رکھ دی اور لاؤنج

میں جانے کے ارادے سے دروازے کی طرف آئی کی پھوپھو کی آواز سے اس کے قدم رک گئے۔

"زیان کیسے ڈھونڈ رہے ہو؟" وہ زیان کی متلاشی نظروں کو دیکھتے ہوئے وہ بولیں۔

"اپنی پیاری سی بیوی کو!" ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے ہوئے بڑے اطمینان سے کہا۔ اس کی بات سن کر پھوپھو ہنس پڑی۔

"لگتا ہے تم نے اپنی بیوی کو بہت مس کیا؟"

"بہت زیادہ۔۔۔" زیان کی بات پر بابا جان نے دیکھا تو انہیں اپنا پرانا بیٹا نظر آیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیان کی بات سن کر نگین کے پاؤں تھم گئے۔ اس کا دل بے قابو ہونے لگا۔ وہ باہر کے بجائے واپس کچن میں آ گئی۔ سب اسے آوازیں دے رہے تھے لیکن اس کی زبان بند ہو گئی اور اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔ اس صورتحال سے بچنے کے لیے اس نے فوراً اپنے ایئرپوڈز نکالے اور کانوں میں ڈال لیے تاکہ اگر کوئی کچن میں آ جائے تو وہ بہانہ کر سکے کہ ایئرپوڈز کی وجہ سے وہ سن نہیں پائی لیکن جلدی میں وہ اپنے موبائل سے ایئرپوڈز کو کنیکٹ کرنا بھول گئی۔

"میں دیکھ کر آتا ہوں۔" زیان اپنی جگہ سے اُٹھا اور کچن میں آگیا۔ کسی کی آہٹ سن کر نگین نے فوراً خود کو برتنوں میں مصروف کر لیا اور ایسے ظاہر کیا جیسے اسے بالکل احساس نہ ہو کہ کوئی اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو چکا ہے۔ زیان نے ٹیبل پر اس کا موبائل پڑا دیکھا جس میں بلیوٹوتھ آف تھا۔ اس کے چہرے پر مسکان آبھری۔ وہ اس کے قریب گیا اتنا کہ دونوں کے بیچ ایک انچ کا فاصلہ رہ گیا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر موبائل کو نگین کی آنکھوں کے سامنے کیا۔

"آپ بلیوٹوتھ آن کرنا بھول گئی تھیں۔" نگین ایک جھٹکے سے مڑی تو ان دونوں کا سر آپس میں ٹکرا گیا اور وقت کچھ لمحوں کے لیے رک گیا۔

سارہ جب کچن میں آئی تو دونوں اپنے ماتھوں پر ہاتھ رکھے ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے تھے۔ زیان تو مسکرا رہا تھا جبکہ نگین کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔

"کیا ہوا؟" سارہ کی آواز پر وقت نے اپنی رفتار پکڑی اور نگین دو قدم پیچھے کو ہوئی۔

"کچھ نہیں۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔ اچھا کھانا تیار ہے تم سب کو ڈائننگ ٹیبل پر بلا لاؤ۔" نگین نے سارہ سے کہا اور اپنے ایئرپوڈ کانوں سے نکال کر اوپر رکھ دیے۔ دل ہی دل میں وہ شرمندہ ہو رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"سارہ تم نے ایسے ایئر پوڈز دیکھے ہیں جو بلیوٹوتھ آن کیے بغیر چلتے ہوں؟" زیان پیچھے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب وہ اپنی مسکراہٹ چھپا رہا تھا۔

"نہیں بھائی۔" سارہ اس کے سوال پر حیران ہوئی۔

"میں نے بھی نہیں۔" زیان کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"یہ آج مزاج بڑے اچھے ہے جناب کے۔۔۔ اب سمجھ آئی یہ سب پھوپھو کے لیے ہو رہا ہے کہ دیکھ لے میں کتنا اچھا شوہر ہوں۔" نگین نے سوچا۔

"بھائی آپ فریش ہو جائے ہم ڈنر لگاتے ہیں۔" وہ اچھا کہہ کر کچن سے چلا گیا لیکن جانے سے پہلے نگین کو ایسے مسکرا کر دیکھا کہ اس کے گال گلابی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہو گئے۔

سب ڈائیننگ روم میں آ گئے اور ڈنر کرنے لگے۔ تھوڑی دیر میں زیان نے سب کو جوائن کیا اور نگین کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔ اتنا قریب وہ اس کی شاور جیل کی خوشبو کو محسوس کر سکتی تھی۔

"نگین بیٹا بریانی آپ نے بنائی ہے؟" پھوپھو نے پوچھا۔

"جی پھوپھو میں نے بنائی ہے۔"

"بہت مزے کی ہے۔آپ کے ہاتھوں میں بہت ذائقہ ہے۔"

"مجھے خوشی ہوئی کہ آپ کو پسند آئی۔" نگین نے مسکرا کر کہا۔

"ویسے پھوپھو نیویارک میں، میں تو اپنی بیوی کے ہاتھ کے کھانوں کے لیے ترس ہی گیا تھا۔" زیان نے چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔اس وقت نگین پانی کا گھونٹ بھر رہی تھی کہ اس کی بات سن کر پانی حلق میں پھنس گیا اور وہ زور زور سے کھانسنے لگی۔زیان نے فوراً اس کی پشت پر تھپکی دی تاکہ اس کی سانس بحال ہو سکے۔

"آپ ٹھیک ہیں نگین؟" زیان نے جھٹ سے پوچھا۔سب نے کھانا چھوڑ دیا۔

"میں ٹھیک ہوں پلیز آپ لوگ کھانا کھائیں۔" خود کو سنبھالتے ہوئے نگین بولی۔

"تم ٹھیک ہو بیٹا؟" فریحہ بیگم نے پوچھا۔

"جی ماما میں بالکل ٹھیک ہوں۔" زیان کچھ وقت اسکو دیکھتا رہا پھر ایک پلیٹ میں بریانی ڈالی اور نگین کے آگے رکھ دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"واہ پھوپھو کود کھانے کے لیے پہلے تعریف کی، پھر کمر تھپتھپائی اور اب جناب کھانا ڈال کر دے رہے ہیں۔ کاش یہ سب حقیقت میں ہوتا لیکن جب وہ چلی جائیں گی تو یہ وہی زیان بن جائے گے۔" اپنی پلیٹ کو دیکھتے نگین نے سوچا۔

کھانا کھا کر سب لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئے اور اس بار سارہ نگین کو زبردستی اپنے ساتھ لے آئی۔ امل زیان کے ساتھ بیٹھی کھیل رہی تھی۔ زیان اپنا بیگ کھول کے سب کو ان کی گفٹس دے رہا تھا، جو وہ امریکہ سے ان کے لیے لایا تھا۔ بابا جان کے لیے رسٹ واچ، فریحہ اور سارہ کے لیے ہینڈ بیگز اور پھوپھو کے لیے وہ ایک برانڈڈ پرفیوم لایا تھا۔ ایک پورا بیگ امل کی چیزوں سے بھرا ہوا تھا جس میں مختلف قسم کے کپڑے کھلونے موجود تھے۔ نگین جانتی تھی کہ زیان اس کے لیے امریکہ سے کوئی تحفہ لے کر نہیں آیا ہو گا۔ جب وہ سب کو تحفے دے رہا تھا تو خود کو شرمندگی سے بچانے کے لیے وہ اُٹھ کر

کچن کی طرف جانے لگی لیکن زیان کی آواز نے اس کے قدم روک دیے۔

"نگین؟" آج بھی جب وہ اس کا نام لیتا ہے تو نگین کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی اور آج پھر اس کی آواز پر نگین کا پورا سانس رک گیا تھا۔

"جی۔۔۔" وہ مڑی تو دیکھا وہ اس کے پاس کھڑا تھا اور اس کی ہاتھ میں کچھ تھا۔

"یہ آپ کے لیے۔" وہ بے یقینی سے زیان کو دیکھ رہی تھی جو مسکرا کر کچھ دے رہا تھا۔

"میرے لیے؟" وہ ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

زیان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور وہ چیز اس کے ہاتھ میں تھما دی۔ نگین کو لگا کہ وہ آٹھ سال پہلے اسی آڈیٹوریم میں کھڑی ہے جہاں اس نے زیان کو پہلی بار دیکھا تھا۔ ان چار مہینوں میں پہلی بار اسے وہی زیان سکندر نظر آیا جس سے اسے محبت ہوئی تھی۔ نرم، مہربان، اور اس کی سرمئی آنکھوں میں وہی پرانی چمک تھی۔

"شکریہ لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی۔" وہ خود کو سنبھال کر بولی۔ زیان مسکرا کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ نگین نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز پر نظر ڈالی۔ یہ Cartier کا روایتی سرخ رنگ کا ڈبہ تھا جس کے کنارے سنہرے تھے اور اوپر Cartier کا لوگو درج تھا۔ ڈبے کا اندرونی حصہ سیاہ مخملی مواد سے بنا ہوا تھا اور اس کے اوپر ایک وائٹ گولڈ ڈائمنڈ کا نیکلس سجا ہوا تھا۔ اس نیکلس کی خوبصورتی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔ زیان نے نگین کو ایک خاص قسم کا نیکلس گفٹ کیا تھا۔ اس نیکلس کی چین کے آخر میں دو دائرے تھے جو ایک دوسرے کے اندر پتلی چین سے جڑے ہوئے تھے۔ اندرونی دائرے کے بیچ میں "این" کا

انیشل تھا جو نگین کے نام کا پہلا حرف تھا۔ جب اس "این" کو موڑا جائے تو وہ "زیڈ" میں تبدیل ہو جاتا تھا، جو زیان س کے نام کا پہلا حرف ہے۔ اس طرح یہ نیکلس ان دونوں کے ناموں کو ایک خوبصورت اور نایاب طریقے سے جوڑتا تھا۔ نگین اس نیکلس کو دیکھ کر دنگ رہ گئی۔

"بھائی نے کیا دیا ہے آپ کو؟" پیچھے سے سارہ نے آواز لگائی۔ نگین نے وہ نیکلس سارہ کو پکڑا دیا۔

"واہ بھائی یہ انیشلز والا آئیڈیا کتنا نایاب اور مختلف ہے۔" سارہ کی آنکھیں چمکیں۔ پھر اس نے سب کو باری باری دیکھایا۔ اس دوران نگین بنا کسی تاثر

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

کے سارہ کو دیکھ رہی تھی اور زیان کی نظریں اس پر جمی ہوئیں تھیں۔

"اللہ آپ دونوں کا نام ایک دوسرے سے اسے ہی جوڑے رکھے۔" باباجان نے دعا دی اور سب نے آمین کہا۔

کچھ دیر بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ پھوپھو سارہ کے کمرے میں رک گئی۔

زیان امل کو لے کر اپنے کمرے میں آ گیا۔ امل سو گئی تو اس کو کاٹ میں لیٹا کر وہ کچھ سوچنے لگا۔

"ویسے بڑی بچکانی حرکت نہیں ہے؟" وہ آہستہ سے بولا اور پھر پانی کا بھرا گلاس کاؤچ پر گرا دیا۔ جب نگین کمرے میں واپس آئی تو ڈبہ ہاتھ میں ہی تھا۔ اس نے ڈبے کو اپنی الماری میں رکھ دیا اسی پھول کے ساتھ جو اس عورت نے دیا تھا۔

"آپ کو نیکلس پسند آیا؟" زیان پاس جا کر بولا۔ نگین مڑی لیکن وہ زیان کو ٹھیک نہیں لگی۔

"بہت خوبصورت ہے لیکن کیا میں اس کے قابل بھی ہوں؟" وہ الماری کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے بولی۔ اس کی آواز میں اداسی تھی۔ زیان کچھ بول نہ سکا۔

"وہ غلطی سے آپ کے کاؤچ پر مجھ سے پانی گر گیا ہے تو۔۔۔۔ آپ اوپر بیڈ پر۔۔۔۔" اس کا ادھورا جملہ سن کر وہ کاؤچ کے پاس آئی تو دیکھا کہ پانی گرا نہیں گرایا گیا تھا۔ زیان نے اس کا تکیہ بیڈ کے ایک سائڈ پر رکھ دیا اور خود دوسری سائڈ پر آ کر بیٹھ گیا۔ نگین نے خاموشی سے یہ منظر دیکھا اور پھر کمرے سے چلی گئی۔ زیان شش و پنج میں پڑ گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ ایک چھوٹا فورم لائی اور زمین پر بچھا دیا۔ بیڈ کے پاس آ کر اپنا تکیہ اُٹھایا اور فورم پر رکھ کر زمین پر لیٹ

گئی۔اس منظر کو دیکھ کر زیان کا دل ٹوٹ سا گیا۔اسے احساس ہوا جیسے دل کرچی کرچی ہو گیا ہو اور وہ دکھ کانچ کے ٹکڑوں کی طرح دل پر چبھ رہے ہوں۔وہ کچھ بولے بغیر لیٹ گیا اور تھکاوٹ کی وجہ سے اس کی آنکھ جلد لگ گئی۔

☆☆☆

''آپ نے وہ نیکلس پہن کر دیکھا؟''اگلی شام پھوپھو، بابا جان اور فریحہ بیگم کسی رشتے دار کے گھر گئے ہوئے تھے اور امل اندر سوئی تو وہ دونوں ٹیرس پر بیٹھ کر چائے کے مزے لے رہی تھی۔

''نہیں۔۔۔۔''نگین نے سرسری سا کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''پر کیوں بھابی؟''سارہ حیران ہوئی۔اتنے خوبصورت نیکلس کو دیکھ کر کوئی بھی نہ رک سکے۔زیان نے ٹیرس کے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر کھولنے کی کوشش کی لیکن نگین کی آواز پر رک گیا۔

''جس دن ڈاکٹر زیان مجھے دل سے قبول کریں گے اس دن میں وہ پہنوں گی لیکن شاید ابھی وہ وقت نہیں آیا اور تم یہ کیا لکھ رہی ہو؟''فوراً بات بدلی گئی۔

"اپنی نئی کتاب پہ کام کر رہی ہو؟" نگین کی بات سن کر زیان رک گیا لیکن پھر اگلے پل ٹیرس میں آ گیا۔

"ہیلو لیڈیز کیا ہو رہا ہے؟" مگ اُٹھائے وہ سامنے رکھے چھوٹے چھوٹے موڑوں پر سارہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ نگین اوپر جھولے پر بیٹھی تھی لیکن جیسے زیان کو نیچے بیٹھا دیکھا تو فوراً اپنی جگہ سے اُٹھی اور سارہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔ محبت میں عزت اول نمبر پہ آتی ہے اور اس کے دل نے گوارا نہیں کیا کہ زیان نیچے بیٹھے اور وہ اوپر۔۔۔

"کچھ نہیں بھائی اپنی نئی کتاب کے لیے مواد جمع کر رہی ہوں۔ ویسے ایک شعر مجھے بڑا اچھا لگا کل میں نے انسٹا گرام پر دیکھا سناؤ؟" سارہ پرجوش لگ رہی تھی۔

"ارشاد۔۔۔" نگین اور زیان کے لبوں سے ایک ساتھ نکلا۔ ان کی نظریں ملی اور وقت تھم سا گیا لیکن پھر نگین نے دھیرے سے اپنی نظریں ہٹا کر ان کی طرف موڑ لیں جیسے دل کی دھڑکنوں کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"عرض کیا ہے۔

تمہیں اس سے محبت ہے تو ہمت کیوں نہیں کرتے
کسی دن اس کے در پر رقص وحشت کیوں نہیں کرتے

علاج اپنا کراتے پھر رہے ہو نہ جانے کس کس سے

محبت کر کے دیکھو نا محبت کیوں نہیں کرتے

سارہ شعر کہہ کر خاموش ہو گئی لیکن زیان اور نگین کسی گہری سوچ میں چلے گئے۔سارہ کو لگ رہا تھا جیسے وہ دونوں اس وقت اس ٹیرس میں موجود ہی نہیں ہے۔وہ شعر جا کر ان دونوں کے دل پر لگا۔

”گائز شعر سننے کے بعد بندہ واہ واہ تو کرتا ہے ناں۔۔۔کیسے بے ذوق لوگوں کے بیچ میں پھنس گئی ہوں۔۔۔“سارہ قدرے اونچا بولی۔

”واہ واہ مقرر مقرر۔۔۔۔۔“زیان بولا۔

”بس بھائی رہنے دے جیسے مجھے پتہ نہیں کہ آپ کو شعر و شاعری میں کتنی دلچسپی ہے۔“

سارہ نگین کی طرف مڑی وہ ان دونوں کے درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی۔

”بھابی آپ بتائیں محبت کیا ہے؟“

”محبت جتنا خوبصورت احساس ہے اتنا جان لیوا بھی ہے۔یا تو محبت مل جاتی ہے یا نہیں ملتی۔ مگر درمیان میں انتظار کا وہ لمحہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔انسان اس انتظار میں سروائیو تو کر جاتا

ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ اندر ہی اندر ختم ہونے لگتا ہے۔ پتہ ہے سارہ ہماری زندگی آسان نہیں ہوتی اور اگر ہم کسی سے محبت کر بیٹھیں تو پھر ذہنی سکون پر فاتحہ پڑھ لینی چاہیے کیونکہ انسان روز تکلیف سے گزرتا ہے اور جب منزل سامنے ہو اور آپ اسے پا نہ سکے تو اس کا درد ناقابلِ بیان ہوتا ہے۔" وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی۔

اس لمحے زیان کا دل چاہا کہ وہ نگین سے معافی مانگ لے اپنی غلطیوں کی تلافی کر لے۔ اس کا دل تڑپ رہا تھا کہ وہ اُٹھے اور نگین کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ لے اور نرمی سے کہے کہ وہ اب اس کی آنکھوں میں یہ تکلیف اور نہیں دیکھ سکتا لیکن پھر اس نے خود کو روکا کیونکہ وہ اس قابل نہیں تھا کہ نگین پر پھر کوئی حق جتا سکے۔ اپنے دل کو سمجھا کر وہاں سے اُٹھا اور خاموشی سے چلا گیا

☆Part

-

-

☆☆☆

پورا ہفتہ خاموشی میں گزر گیا۔ زیان زیادہ تر وقت کلینک میں گزارتا۔ وہ نگین کو ہر حق دینے کی خواہش میں تھا مگر ماضی کی تلخ یادیں اور نگین کی آنکھوں کی تکلیف اسے ہمیشہ روک دیتیں۔ اگر نگین اس بار تکلیف میں تھی تو زیان بھی اسی درد میں برابر کا شریک تھا۔

وہ ہفتے کا دن تھا عصر کی نماز پڑھ کر نگین امل کے ساتھ اپنے کمرے میں کھیل رہی تھی کہ اچانک سارہ دروازہ کھولتے اندر آئی۔ اس کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔ وہ بہت گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔ نگین نے اس کا چہرہ دیکھا اور فوراً اُٹھ کر اس کے پاس چلی آئی۔

"سارہ کیا ہوا؟ تم اتنا گھبرائی ہوئی کیوں لگ رہی ہو؟" نگین نے پوچھا۔

"بھابی وہ آئی ہے۔۔۔؟" سارہ کی آواز پھنسی۔ نگین نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر کاؤچ تک لائی اور بیٹھا دیا۔

"آرام سے بتاؤ کون آیا ہے؟" نگین کو اب پریشانی ہونے لگی۔

"بھابی وہ۔۔۔ زارا آئی ہے۔" نگین کو ان چار مہینوں میں پہلی بار وہ اتنی پریشان لگی۔

"کون زارا؟"

"وہ بابا جان کے کزن کی بیٹی ہے۔بھابی وہ لڑکی۔۔۔؟آج پھر کیوں آئی ہے یہاں۔"سارہ کی آنکھوں میں زارا کے لیے نفرت تھی۔

"میں کچھ سمجھی نہیں؟"نگین ابھی بھی کنفیوز تھی۔سارہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ نگین کو دیا۔اس نے کھول کر پڑھا تو آنکھوں میں حیرت اُبھری۔

ٹھیک دس منٹ بعد وہ دونوں نیچے آئیں۔زیان ابھی کلینک سے واپس آیا تھا۔زارا سے مل کر وہ اوپر فریش ہونے چلا گیا۔نگین زارا سے اچھے طریقے سے ملی جبکہ سارہ نے خود کو اس منظر سے غائب کر دیا۔

"اور زارا کیسی ہو؟ہم شاید پہلی بار مل رہے ہیں۔"نگین اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔وہ اس وقت بابا جان اور فریحہ کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تھی۔

"جی کیونکہ آپ کی شادی پر ہم امریکہ میں تھے اِن فیکٹ زیان بھائی کی پہلی شادی میں بھی شرکت نہیں کر سکی تھی۔"اس کی آواز میں چالبازی تھی جو نگین نے فوراً ہی محسوس کر لی۔

"اور کیا ہو رہا ہے؟"نگین نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا

"بس بھابی دو مہینے بعد شادی ہے میری۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مبارک ہو۔اب لڑکا کون ہے۔۔؟میرا مطلب فیملی میں سے ہے؟"نگین نے بات بدلی۔

"نہیں وہ حمزہ ڈیڈ کے دوست کا بیٹا ہے۔"

"اچھا اچھا چلو اللہ نصیب اچھے کرے۔" ان کی باتوں کے درمیان بابا جان اور فریحہ بیگم نماز پڑھنے چلے گئے۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ زیان اوپر سے نیچے آتے دیکھائی دیا۔

"نگین ایک کپ چائے ملے گی؟" زیان نے پوچھا۔

"چائے کے ساتھ اور کیا چاہیے جناب کو۔۔؟" نگین اپنی جگہ سے اُٹھی اور اس کے قریب آ گئی اور نرمی سے اس کے کالر کو درست کرتے ہوئے پوچھا۔ زیان نگین کی اس بے ساختہ حرکت پر دنگ رہ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس چائے کافی ہے۔" وہ گلہ صاف کرتے بولا۔

"آپ جائے میں ابھی لائی۔۔" پنجوں کے بل اوپر ہوتی اسکے کان میں جیسے سرگوشی کی یکا یک اسکی نظریں زارا کے سرخ ہوتے چہرے پڑی تو وہ مدھم سا مسکرائی۔

"میں اسٹڈی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔" زیان کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ وہ اسی کشمکش میں وہاں سے چلا گیا۔

"چلو زارا میں سب کے لیے چائے بناتی ہوں، جب تک تم ماما کی کمپنی انجوائے کرو۔" فارحہ بیگم کو آتا دیکھ وہ جھٹ سے بولی اور اُٹھی اور کچن کی طرف چلی گی۔ دس منٹ بعد وہ ٹرالی کھینچتی ہوئی لاؤنج میں آ گئی۔ بابا جان بھی اس وقت تک واپس آ گئے تھے۔ نگین نے سب کے لیے چائے ڈالی۔

"سنو زارا اگر تم مائنڈ نہ کرو تو یہ چائے کا مگ زیان کو دے آؤ گی؟ دراصل میں نے چولہے پہ امل کے لیے دلیہ رکھا ہوا ہے۔" نگین نے زارا کی آنکھوں میں چمک دیکھی۔

"ٹھیک ہے بھابی میں دے آتی ہوں۔" وہ اُٹھی اور چائے کا مگ لے کے سٹڈی روم کی طرف چلی گئی جبکہ نگین کچن میں واپس آ گئی۔ کچن کی ڈائننگ ٹیبل پہ سارہ اپنا لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹھیک پانچ منٹ کے بعد ان دونوں کو زارا کی چیخوں کی آوازیں آئی۔ وہ باہر بھاگے تو دیکھا کہ زارا سٹڈی روم سے بھاگتی ہوئی لاؤنج میں آ رہی تھی۔ بال بکھرے ہوئے دوپٹے کے بغیر وہ فوراً نگین کی طرف آئی۔

"بھابی بچائیں۔۔۔۔" وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔

"بیٹا کیا ہوا ہے؟" فریحہ بیگم گھبرا گئیں۔

"آرام سے بتاؤ کیا ہوا ہے؟" نگین کا چہرہ مطمئن تھا۔اسی اثنا میں زیان بھی بھاگتا ہوا باہر آیا۔ زیان کو دیکھ کر زارا نگین کے پیچھے چھپ گئی۔

"بھابی مجھے زیان بھائی سے بچائیں۔۔۔۔اس نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے آپ کے کہنے پر۔۔۔۔۔صرف آپ کے کہنے پر میں چائے لے کر گئی تھی لیکن اس نے میرے ساتھ بد تمیزی کی۔۔۔یہ انسان نہیں جانور ہے۔خدا کے لیے مجھے بچائیں۔" وہ مسلسل روئے جارہی تھی۔ نگین نے زارا کو

اپنے سامنے کھڑا کیا۔

"ڈرو نہیں۔۔۔۔" نگین کی بات ادھوری رہ گئی۔

"کیسے نہ ڈروں اس درندے سے؟ آپ کا شوہر ایک بد کردار اور بے حیا انسان ہے۔میں سمجھ نہیں پارہی کہ آپ اس کے ساتھ کیسے رہ رہی ہیں؟ بس مجھے یہاں سے جانے دیں میرا دوپٹہ اندر گرا ہے وہ لے کر یہاں سے چلی جاؤں گی۔اگر میرے سسرال میں کسی کو پتہ چل گیا تو۔۔۔" وہ ڈر گئی۔زیان نگین کے قریب آیا اس کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نگین۔۔۔۔" زیان نے کچھ بولنا چاہا لیکن اس نے نگین کی آنکھوں میں شدید غصہ دیکھا جو اس سے پہلے اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں خون سوار تھا۔ پھر اگلے ہی لمحے اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور زوردار تھپڑ کی آواز لاؤنج میں گونج اُٹھی۔ تھپڑ کی شدت اتنی تیز تھی کہ سب دنگ رہ گئے۔سارہ نے حیرت سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جبکہ بابا جان اور فریحہ بیگم یہ منظر دیکھ کر دینگ رہ گئے۔ نگین کی آنکھوں میں شدید غصہ اور چہرہ لال ہو گیا تھا۔وہ شدید نفرت سے زمین پر گرے انسان کو دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر پہلے:

سارہ نے نگین کو وہ خط دیا۔اس کے پڑھنے کے بعد وہ بولی،

"یہ تو عام سا لو لیٹر لگ رہا ہے وہ بھی کافی بونگا سا۔" نگین ہنس پڑی۔

"نہیں بھابی یہ کوئی معمولی خط نہیں ہے۔آج جو راز میں آپ کو بتانے جا رہی ہوں، وہ اس سے پہلے کسی کو بھی نہیں بتایا حتی کہ بھائی کو بھی نہیں۔کرن کے اچانک اس دنیا سے چلے جانے نے میری زبان بند کر دی کیونکہ مجھے لگا کہ اب بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔بھائی پہلے ہی تکلیف سے گزر رہے تھے میں انہیں مزید تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔" سارہ کی آنکھوں میں خوف تھا۔

"سارہ سید حامد ے پر آؤ"، نگین سے رہا نہیں گیا۔

"بھابی یہ امل کے عقیقے کی رات کی بات تھی جب سارے مہمان واپس چلے گئے تھے۔ بھائی امل کو میرے سامنے اوپر کمرے میں لے کر جا چکے تھے۔ اس وقت کرن کچن میں اپنے اور بھائی کے لیے چائے بنا رہی تھی۔ میں لاؤنج میں بیٹھی تھی کہ باہر سے زارا آتی دکھائی دی۔

"سارہ تم؟ مجھے لگا تم چلی گئی ہو۔" سارہ حیران ہوئی۔

"سارہ تم اور تمہارے بھائی نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔" اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جو سارہ نے محسوس کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا مطلب؟ میں سمجھی نہیں؟" سارہ اس کی بات سمجھ نہیں پائی۔

"آج تک کسی نے مجھے یوں ذلیل نہیں کیا۔۔۔ تم دونوں نے میری بات کا مذاق بنایا۔۔۔ میری اس بات کو اگنور کر کے خود اپنے ساتھ اچھا نہیں کیا۔" اس کی آنکھوں میں نفرت کی آگ جل رہی تھی۔ سارہ سوچ میں پڑ گئی پھر اچانک اس کو وہ خط یاد آیا۔

"اچھا وہ خط؟ سارہ میرا بھائی کوئی چیز نہیں تھا جس کو تم حاصل کرنا چاہتی تھی باقی تو یہ سب نصیب کی بات۔۔۔۔۔۔" سارہ نے اس کی بات کاٹ دی۔

"نہیں! یہ تمہارے بھائی کی انا تھی۔ اس نے مجھے ٹھکرایا، وہ اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے؟ بہت فخر ہے ناں اسے اپنے کردار پر۔۔۔ دیکھو آج میں اس کے کردار کی کیسی دھجیاں اُڑاتی ہوں۔" سارہ کو اس کی آنکھوں میں انتقام کا جذبہ صاف نظر آ رہا تھا۔ یہ کہہ کر اس نے رونا شروع کر دیا اور بھاگتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔ سارہ یہ سب کچھ لمحوں کے لیے سمجھ نہ پائی لیکن اگلے ہی پل وہ اس کے پیچھے بھاگی۔

"کرن بھابی۔۔۔ کرن بھابی مجھے بچائیں۔۔۔" سارہ کچن کے بجائے ڈائینگ ہال میں رک گئی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"کیا ہوا زارا تم رو کیوں رہی ہو؟ کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟ اپنی حالت دیکھو بیٹھو یہاں۔" کرن نے اسے کرسی پر بٹھایا اور پانی پلایا۔

"اب بتاؤ کس سے بچاؤں تمہیں؟" کرن بھی پریشان ہو گئی۔

"بھابی اوپر میں امل کو گڈ بائے بولنے گئی تو زیان بھائی نے میرے ساتھ بد تمیزی کی۔۔۔" وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔

"وہ ہمیشہ یہی کرتے ہیں۔ ہمیشہ میرے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا کے لیے بھابی مجھے اس درندے سے بچا لیں۔" زارا کی بات سن کر سارہ کی سانس رک گئی۔

وہ اس قسم کی گھٹیا پن کی اُمید نہیں کر رہی تھی۔ آج اس کے با کردار بھائی پر بد کرداری کا الزام لگایا جا رہا تھا لیکن کوشش کے باوجود وہ ایک لفظ بھی بول نہیں پا رہی تھی۔ زارا کی بات سن کر کرن آپے سے باہر ہو گئی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ وہ غصے سے مڑی کچن سے نکلنے لگی کہ زارا نے اس کے ہاتھ پکڑ لیا۔

"خدا کے لیے بھابی میرا نام مت لینا ورنہ وہ شخص ہمیشہ کی طرح خود کو بچا کر مجھے پھنسا دے گا۔ وہ ہمیشہ یہی کرتا ہے، لڑکیوں کو پھنسا کر خود غائب ہو جاتا ہے۔ اس نے اپنے اوپر باکرداری کا خول چڑھا رکھا ہے۔" کرن مزید سنے بغیر غصے سے کچن سے نکلی اور اوپر کی طرف چلی گئی۔

"زارا۔۔۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔۔۔؟" سارہ کی آواز میں شکست تھی۔ زارا نے اپنے آنسو صاف کیے اور اس کی طرف مڑی اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

"میں سب کو بتا دوں گی۔" سارہ ہمت کر کے بولی۔

"دیکھو سارہ؟ تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں اور ویسے بھی تمہاری بھابی بڑی بے وقوف نکلی۔ جھوٹے آنسوؤں کو بھی سچ مان لیا یہ کام تو میری سوچ سے بھی زیادہ آسان نکلا۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ آج رات کی فلائٹ سے میں امریکہ جا رہی ہوں۔ اب تم اور تمہارا بھائی

ساری زندگی اس کرب میں مبتلا رہو گے۔" یہ کہہ کر وہ مڑی اور لاؤنج کے دروازے سے باہر نکل گئی۔

نگین ہکا بکا سارہ کو سن رہی تھی۔

"پھر کرن بیگز اور پاسپورٹ لیے نیچے آئی اور بھائی کو بد کردار اور نہ جانے کیا کیا کہا لیکن اس وقت جو بھائی کی آنکھوں میں درد تھا وہ میں محسوس کر سکتی تھی۔ زبان ہوتے ہوئے بھی میں گونگی ہو گئی۔ کاش اپنے بھائی کو اس کرب سے آزاد کر سکتی۔ بھائی کا سخت رویہ کرن کی موت نہیں بلکہ کرن کے دیے ہوئے زخم ہیں۔ اس نے بھائی کے بجائے ایک غیر کی بات کو اہمیت دی۔" نگین کی آنکھیں بھر گئی۔ پچھلے چار مہینوں سے زیان کے سخت رویے کو وہ کرن کی موت کی وجہ سمجھتی رہی آج جب پینڈورا باکس کھولا تو بات کچھ اور ہی نکلی۔

"بھابی آج مجھے اس کی آنکھوں میں وہی آگ نظر آئی ہے جو سال پہلے میں نے دیکھی تھی۔ مجھے بہت ڈر لگا رہا ہے پتہ نہیں وہ آج کس مقصد سے اس گھر میں آئی ہے؟" سارہ کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے سارہ انسان اپنی فطرت کبھی نہیں بدلتا۔آج زارا کو اسی کے زہر سے مات دیتے ہیں۔اس نے کہا تھا ناں کہ تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔۔۔" نگین سوچ میں پڑ گئی۔

"میری بات دھیان سے سنو ابھی تھوڑی دیر میں ڈاکٹر زیان کلینک سے واپس

آئیں گے اور فریش ہو کر وہ سٹڈی میں چائے پئیں گے۔تم نے ایک کام کرنا ہے، میں زارا کو باتوں میں لگاتی ہوں تم فوراً سٹڈی میں جاؤ اور وہ منی کیمرہ ایسی جگہ سیٹ کرو جہاں سے پوری سٹڈی نظر آئے اور اس کو اپنے لیپ ٹاپ کے ساتھ کنیکٹ کر دو اور میک شیور کہ وہ ویڈیو ریکارڈ بھی ہو رہی ہو رہی ہو۔اس کے بعد میں زارا کو خود سٹڈی میں بھیجوں گی۔کیا ہے ناں اسے ثبوت چاہیے تو ہم ثبوت لا کر دیں گے۔اب تم نے گھبرانا نہیں ہے نہ ہی پریشان ہونا ہے۔بس میرا ساتھ دینا ہے اپنے بھائی کے لیے بتاؤ، دو گی ساتھ میرا؟" نگین نے ہاتھ بڑھا کر پوچھا تو سارہ نے فوراً دونوں ہاتھوں سے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔

"چلیں۔" سارہ نے اپنے آنسو صاف کیے۔

☆☆☆

حال میں واپس آئیں تو زارا زمین پر گری ہوئی تھی۔اس کا ہاتھ اپنے گال پر تھا اور وہ حیرت سے نگین کو دیکھ رہی تھی۔اگلے ہی پل، نگین نے اس کا بازو پکڑ کر زور سے اُٹھایا اور بغیر کوئی تاثر دیے اسے کھینچتے ہوئے لاؤنج کے ٹی وی کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔

"سارہ۔۔۔۔" نگین کی آواز سے سارہ ٹی وی کے پاس تیز قدموں سے آئی اور اپنا لیپ ٹاپ ٹی وی کے ساتھ کنیکٹ کر دیا۔کچھ لمحوں کے لیے کالی اسکرین کے بعد لاؤنج کے ٹی وی پر ایک منظر اُبھر آیا۔زیان اپنے سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا، لیپ ٹاپ میں مصروف تھا، جبکہ زارا اس کے پاس آکر ٹیبل پر مگ رکھتے ہوئے کچھ بولنے لگی۔تصویر اور آواز اتنی واضح تھی کہ کوئی شبہ باقی نہ رہا۔سب کی نظریں ٹی وی پر جمی ہوئی تھیں۔جبکہ نگین زارا کو غصے اور نفرت بھری نظروں سے گھور رہی تھی۔اس نے مضبوطی سے زارا کے بازو کو پکڑا ہوا تھا۔

"زیان آپ کی چائے۔" زارا نے مسکرا کر مگ اس کی ٹیبل پر رکھا۔

"شکریہ نگین۔" لیکن اگلے پل اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو مسکرانا بھول گیا۔

"سوری مجھے لگا نگین ہے۔" زیان کو اسکا آنا اچھا نہیں لگا۔

"نگین کہاں ہیں؟" زیان نے پوچھا۔

Clubb of Quality Content

"مجھے لگتا تھا کرن زیادہ بے وقوف ہے لیکن میں سچ کہوں گی آپ کی دوسری بیوی پہلے والی سے بھی زیادہ بے وقوف نکلی، خود مجھے یہاں بھیج کر میرا کام آسان کر دیا۔" وہ لگاتار مسکرا رہی تھی۔

"کیا مطلب؟ میں آپ کے بات سمجھ نہیں پارہا۔" زیان کے دماغ نے ریڈ سگنل دیا۔

"کیا آپ جاننا نہیں چاہتے کہ کرن نے آپ پر بد کرداری کا الزام کیوں لگایا؟ اس کے پیچھے کون تھا؟" زیان کے چہرے کی ہوائیں اُڑ گئی۔

"آپ کو اس بات کا کیسے پتہ؟"

"وہ میرا ہی بچھایا ہوا جال تھا جس میں کرن بہت آسانی سے پھنس گئی۔ زیان تمہیں مجھے یوں ذلیل نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میری محبت کو تم نے مذاق میں اُڑا دیا۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی، اس وقت تو کرن کی موت نے اس بات کو دبا دیا لیکن آج تمہاری اس بیوقوف بیوی نے مجھے پلیٹ میں رکھ کر یہ موقع دیا ہے اس کو کیسے ضائع کر سکتی تھی۔ اب تم دیکھو تمہیں میں کیسے رسوا کرتی ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے اپنے بالوں کو پونی سے آزاد کیا اور اپنے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوپٹہ خود اتار کر زمین پر پھینکا اور چیختی چلاتی سٹڈی روم سے باہر نکل گئی۔زیان پیچھے کچھ سیکنڈوں کے لیے ہکا بکا کھڑا رہا پھر وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا۔

ٹی وی کی سکرین بلینک ہو گئی۔نگین نے زارا کے بازو کو جھٹکے سے کھینچ کر اس کا چہرہ اپنی طرف موڑ لیا پھر اپنے ہاتھ سے اس کے گالوں کو سختی سے دبوچا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر پر اتنا گھٹیا الزام لگانے کی؟" وہ دانت پیس کر بولی۔

زارا کی آنکھوں میں خوف ابھرا۔نگین کی آواز میں گہرا غصہ تھا۔

"تمہیں کیا لگتا تھا کہ تم یہ گھٹیا بات کرو گی اور میں مان جاؤں گی؟ میں اپنے شوہر کے کردار کو سب سے زیادہ جانتی ہوں۔وہ ایک باکردار اور عظیم انسان ہیں۔تمہیں لگا کہ کرن کی طرح میں بھی تمہارے باتوں میں آ جاؤں گی لیکن ایک بات یاد رکھنا۔"اس نے اپنے ہاتھ کی گرفت اس کے گالوں پر مضبوط کی۔

"وہ کرن تھی۔میں نگین زیان سکندر ہوں۔مجھے خود سے زیادہ اپنے شوہر پر بھروسہ ہے۔اس لیے آئندہ تم نے میرے شوہر پر گھٹیا الزام لگانے کی کوشش کی تو میں تمہارا وہ حال کروں گی کہ کسی کو اپنی شکل دکھانے کے لائق نہیں رہو گی۔"اس نے زور سے اس کے گالوں کو چھوڑا۔زارا خوف سے دو قدم پیچھے ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور ہاں۔۔۔" نگین دو قدم آگے ہوئی تو زارا چار قدم پیچھے۔ نگین کی آنکھوں میں شدید غصہ تھا۔ سب گھر والے اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

"تم نے سارہ سے کیا کہا تھا؟ اس کے پاس ثبوت نہیں ہے۔ اتنا ثبوت کافی ہے تمہارے لیے؟ آئندہ اپنی شکل ہمیں مت دکھانا۔ میرے شوہر سے اور میرے گھر سے دور رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ میں اپنی ساری شرافت بھول جاؤں اور تمہارا منگیتر۔۔۔ کیا نام ہے؟ ہاں حمزہ اس کو یہ ویڈیو بھیج دو۔ پھر کیا ہوگا کہ تمہارا امریکہ میں زندگی گزارنے کا خواب، خواب بن کر رہ جائے گا۔ یہ آخری وارننگ ہے۔" نگین کی سانسیں پھول رہی تھیں۔

"سارہ سٹڈی سے اس کا دوپٹہ لے کر آؤ۔" سارہ نے دوپٹہ لا کر نگین کر دے دیا۔

"اس دوپٹے کو واپس کرنے کا مقصد یہی ہے کہ یہ عزت دار لوگوں کا گھر ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میرے گھر سے تم بغیر دوپٹے کے نکلو اینڈ ناؤ گیٹ لاسٹ۔" نگین لاؤنج کے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ زارا نے اس کے ہاتھ سے دوپٹہ لیا اور اپنا بیگ اُٹھائے وہاں سے جانے لگی۔ نگین اس کے پیچھے گئی۔

وہ ابھی گیٹ تک نہیں پہنچی تھی کہ نگین نے ظاہر گل کو آواز لگائی۔

"ظاہر گل۔۔۔ظاہر گل؟"

"جی چھوٹی بہو؟" وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"یہ لڑکی مجھے دوبارہ اس گھر میں نظر نہیں آنی چاہیے اگر دوبارہ یہ گھر کے پاس بھی نظر آئی تو مجھے بتانا سمجھے؟" اس کی آواز بلند تھی۔

"جی بہتر چھوٹی بہو۔" زارا بغیر پلٹے وہاں سے چلی گئی۔

جب وہ لاؤنج میں واپس آئی تو سب کے چہروں پر صدمہ تھا۔اس کی سانس ابھی تک پھولی ہوئی تھی۔وہ فوراً صوفے پر بیٹھ گئی۔

کچھ لمحوں بعد کسی نے اس کے آگے پانی کا گلاس کیا۔اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ زیان تھا۔ اس نے فوراً ہاتھ سے پانی لیا اور ایک سانس میں پی گئی۔کچھ دیر کی خاموشی کے بعد نگین بولی۔

"سوری مجھے آپ دونوں کے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن میں کیا کرتی مجھ سے برداشت نہیں ہوا اس کی وجہ سے ڈاکٹر زیان۔۔۔۔۔۔اور آپ سب کتنی اذیت سے گزرے ہونگے میں جان سکتی ہوں۔اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کی کردار

کشی کرنے کی؟ اپنی دفعہ میں نے برداشت کر لیا تھا لیکن ڈاکٹر زیان کے معاملے مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔" وہ

اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی۔

"اگر آپ دونوں کی اجازت ہو تو میں اپنے کمرے میں جانا چاہتی ہو۔"

"آپ جا کر آرام کر لیں۔" بابا جان اتنا ہی بول سکے اور اُٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔

"سارہ امل کا خیال رکھنا۔' یہ کہہ کر وہ اوپر اپنے کمرے میں آ گئی اور کاؤچ پر لیٹ گئی۔ پتہ نہیں کیسے پر اسے نیند آ گئی۔

☆☆☆

رات کا کوئی پہر تھا جب نگین کی آنکھ کھلی۔ کمرے میں نائٹ بلب آن تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور موبائل میں ٹائم دیکھا۔ گیارہ بج گئے تھے۔ وہ حیران ہوئی کی وہ اتنی دیر کیسے بے خبر سوتی رہی۔ فریش ہو کر اس نے عشاء پڑھی اور ٹیرس کی طرف چلی گئی۔ وہ ہاتھ میں تسبیح لیے جھولے پر بیٹھ گئی اور چاند کو دیکھنے لگی۔ چودھویں کا چاند پورے آب و تاب سے چمک رہا

Clubb of Quality Content

تھا۔؛زارا کی حرکت سے وہ بہت ڈسٹرب تھی۔کوئی انسان اتنا بھی گر سکتا ہے لیکن پھر اگلے ہی لمحے اسے مریم یاد آئی۔اس نے بھی اپنی ضد اور انا کی خاطر اسکے کردار کو داغدار کیا تھا۔

"دنیا کتنی ظالم ہے، صرف اپنی نفس کی تسکین کے لیے دوسروں کا ذہنی سکون برباد کر دیتی ہیں کیا انہیں خدا کا خوف نہیں؟" ابھی وہ اپنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی کہ ٹیرس کا دروازہ کھلا، زیان باہر آیا اور اس کے ساتھ جھولے پر بیٹھ گیا۔ نگین نے گردن موڑ کر نہیں دیکھا۔وہ بس چاند کو دیکھے جا رہی تھی۔زیان خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھا رہا۔شاید وہ لفظ تلاش کر رہا تھا۔ نگین اُٹھ کھڑی ہوئی لیکن زیان نے بہت نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"آپ کو کچھ چاہیے؟"

"ہاں۔۔۔"

"کیا؟"

"تمہارا تھوڑا وقت۔" اس نے سادگی سے کہا۔ نگین تھوڑا حیران ہوئی کیونکہ پہلی بار زیان نے اسے آپ کے بجائے تم کہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا میرا اتنا بھی حق نہیں کہ میں تم سے بات کر سکوں؟" اسے اسی طرح کھڑا دیکھ کر زیان نے نرمی سے پوچھا تو نگین دوبارہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ نگین کا ہاتھ ابھی تک زیان کی نرم گرفت میں تھا۔ دونوں کے بیچ پھر

خاموشی چھا گئی۔ پھر وہ بولا۔

"پچھلے چار مہینوں سے میں بولتا رہا اور تم سنتی رہی لیکن آج! آج میں تمہیں سننا چاہتا ہوں۔" زیان کی بات پر نگین نے اپنا سر اُٹھایا۔

"کیا سننا چاہتے ہیں آپ؟"

"کچھ بھی بس مجھے تمہیں سننا ہے۔" زیان کی آنکھوں میں ملال تھا۔ نگین کچھ لمحے خاموش رہی پھر اس نے بولنا شروع کیا۔

"میں پچھلے آٹھ سالوں سے آپ کی محبت میں گرفتار ہوں، وہ آٹھ سال میرے لیے آٹھ صدیوں کے برابر ہیں۔ میں نے ہر اُس مقام پر اپنے رب سے آپ کا ساتھ مانگا جہاں مجھے قبولیت کا یقین تھا۔" نگین کی بات سن کر زیان دنگ رہ گیا کیونکہ اسے یقین نہیں تھا کہ وہ اتنی آسانی سے اقرار کرے گی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ان آٹھ سالوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔" چاند کی مدہم روشنی اس منظر کو پُرکشش بنا رہی تھی۔

"پہلے چار سال میں نے آپ کے ساتھ کے لیے ہر جگہ دعا مانگی۔ آپ کی محبت مجھے تہجد تک لے گئی۔ چار سالوں میں کوئی ایسی رات نہیں تھی جب میں نے آپ کو رب سے مانگا نہ ہو۔ آپ کی چند سوشل میڈیا اکاؤنٹ کی تصویروں سے میں نے چار سال گزارے۔" وہ اداسی سے مسکرائی۔

"پھر ابو چلے گئے اور اس حادثے نے مجھے توڑ کے رکھ دیا۔ ابو کے جانے کے بعد آپ مجھے اس درخت کی طرح لگتے تھے جو سائے کے ساتھ ساتھ سکون بھی دیتا ہے۔ لیکن۔۔۔ جب میں نے آپ کے نکاح کی تصویر دیکھی تو اس لمحے واقعی روح میرے جسم سے نکل گئی۔ ابو کو کھونے کے بعد مجھے لگا کہ میں نے آپ کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے۔ وہ آخری رات تھی جب میں نے تہجد پڑھی۔" زیان سانس روکے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"تہجد کا سلسلہ تو رک گیا لیکن دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ باقی کے چار سال میں نے آپ کو بھول جانے کی دعائیں کیں لیکن آپ میرے اعصابوں پر سوار تھے۔ پتہ ہے جب جب میں نے بھول جانے کی دعا کرتی تھی تب تب آپ شدت سے یاد آتے تھے۔ درحقیقت میں ان

آٹھ سالوں میں آپ کو بھول ہی نہ پائی۔ میں دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ ڈیڈ اینڈ ہونے کے باوجود کبھی سوچتی تھی کہ آپ شاید مل جائیں پھر خود کی سوچ پر ہنسی آتی تھی۔ میرا دل آپ کے لیے تڑپتا تھا، میری روح آپ کو تلاش کرتی تھی اور میری آنکھیں آپ کی منتظر تھی۔"

وہ بول بول کر تھک گئی تھی۔

"پتہ ہے جب میں سوات جا رہا تھا تو گاڑی کے پاس رک گیا کیونکہ میرے دل نے ایک بار پھر سے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی خواہش کی، وہی خواہش جو اس نے آٹھ سال پہلے ایک کالج کے آڈیٹوریم اور جنرل ہسپتال کے ہال میں کی تھی۔۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا پھر۔۔"اس نے پلکیں اُٹھا کر نگین کو دیکھا اور سوگواری سے مسکرایا۔

"پھر سارہ کی ایک عادت نے میرے ذہن کی ساری اُلجھنوں کو سلجھا دیا۔

"کیسی عادت؟"

"کال ڈسکنیکٹ نہ کرنے کی۔" زیان دھیرے سے مسکرایا اور نگین کو ساری کہانی سمجھ آ گئی۔

Clubb of Quality Content

پتہ ہے ان چار مہینوں میں تمہیں اذیت میں ڈال کر مطمئن میں بھی نہیں رہا۔اس برف کے مجسمے میں ہلچل ہوتی تھی۔ جانتی ہو کیوں؟"

"کیوں؟" فوراً پوچھا گیا۔

"کیونکہ ہماری روحیں ایک دوسرے کو جانتی ہیں پہچانتی ہیں۔ اگر ایک کو تکلیف ہوتی تو دوسری بھی تکلیف میں آجاتی۔بس تمہارے دل نے اس جذبے کو جلدی پہچان لیا اور مجھے تھوڑا وقت لگا۔" دونوں کے درمیان پھر خاموشی چھا گئی۔

"اچھا ایک بات بتاؤ، اگر تمہیں مجھ سے محبت تھی تو مجھے بتایا کیوں نہیں؟ آٹھ سال پہلے نہ سہی ابھی تو اظہار کر سکتی تھی۔" اس نے معصومانہ سوال پوچھا جس میں نگین دھیرے سے مسکرائی۔

"مجھے آپ سے محبت نہیں تھی زیان، یک طرفہ محبت نہیں عشق ہوتا ہے اور مجھے آپ سے عشق ہے۔ محبت ہوتی تو حق جتانے کے لیے، لیکن عشق ہر جذبے سے بالاتر ہے، جہاں نہ کوئی حق ہوتا ہے نہ کوئی تقاضا صرف بے غرض وابستگی ہوتی ہے۔ آپ کی آنکھیں میری روح کو وہ سکون دیتی ہیں جس کی مجھے ہمیشہ تلاش رہی۔ میں ساری زندگی آپ سے کبھی کوئی شکوہ نہ کرتی، نہ ہی کسی حق کا مطالبہ کرتی۔ میرے لیے یہی کافی تھا کہ میرا نام آپ کے نام

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور یہ تعلق میری محبت کا سب سے بڑا انعام ہے۔" وہ سانس لینے لے لیے رکی پھر بولی۔

" کبھی دل چاہتا تھا کہ آپ کو اپنے سامنے بیٹھا کر دل کی ساری باتیں کہہ دوں لیکن یہ میرے عشق کی روایت کے خلاف تھا کہ اپنے جذبات کا بوجھ آپ پر ڈالوں۔" نگین کی نظریں زیان کے ہاتھ پر مرکوز تھیں جو اس کے ہاتھ

کو تھامے ہوئے تھا۔

"میرے کردار سے یہ داغ مٹانے کے لیے شکریہ نگین، آج میں ان اُلجھنوں سے حقیقی طور پر آزاد ہو گیا ہوں۔ کاش! کرن بھی مجھ پر بھروسہ کرتی۔" اس کا چہرہ کرب سے بوجھل تھا جیسے دل کی گہرائیوں میں کوئی زخم ابھی تک تازہ ہو۔

"آپ جانتے ہیں ہم دونوں میں کے درمیان کیا فرق ہے؟"

"کیا؟" اس نے پلکے اُٹھا کر دیکھا۔

"وہ آپ سے محبت کرتی تھی اور میں۔۔۔؟ میں آپ سے عشق۔" وہ چاند کو دیکھتے ہوئے بولی۔ یہ بات سن کر زیان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

"اور مریم؟ کیا تم اس کے انجام کے انتظار میں نہیں ہو؟"

"عیناہ؟ اس کی زبان کے آگے کوئی فلٹر نہیں۔۔" وہ ہنس پڑی اور زیان اسے فرصت سے دیکھنے لگا۔

"مجھے لگتا ہے کہ بعض اوقات اللہ ظالم کو اس دنیا میں سزا نہیں دیتا بلکہ مظلوم کو ایسا اجر عطا کرتا ہے جس کا اس نے تصور بھی نہیں کیا ہوتا۔ جب صبر پر اجر مل جائے تو مظلوم کو ظالم کی پکڑ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ بس اپنے اجر پر اپنے رب کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔" وہ دھیرے سے مسکرائی۔ زیان نے نرمی سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور خاموشی سے اندر کمرے میں چلا گیا اور وہ جھولے سے اُٹھ کر ٹیرس کی ریلنگ تک آ گئی جہاں وہ رات کی تازہ ٹھنڈی ہوا کو محسوس کر رہی تھی۔ پیچھے سے زیان آیا، اور اس کے ہاتھ میں وہی نیکلس تھا۔

"کیا تم مجھے یہ حق دے سکتی ہو کہ میں یہ اپنے ہاتھوں سے تمہیں پہناؤں؟" زیان نے قریب آ کر اجازت مانگی۔ نگین کچھ دیر کے لیے سوچ میں پڑ گئی۔ جو خواب وہ ہمیشہ دیکھا کرتی تھی آج وہ حقیقت میں ہونے جا رہا تھا۔ یہ لمحہ اتنا جادوئی تھا کہ دل کی دھڑکن بھی جیسے تھم گئی ہو۔ پھر وہ دھیرے سے مسکرائی اور اس کی مسکراہٹ میں اجازت دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چودھویں کا چاند آسمان پر اپنی روشنی بکھیر رہا تھا، اس کی نرم چاندنی میں سب کچھ خواب سا لگ رہا تھا۔ زیان نے نگین کی گردن میں نیکلس پہنانے کے لیے اپنے ہاتھ بڑھائے۔ نگین کی آنکھوں میں چاند کی روشنی کی طرح چمک تھی اور زیان کے لمس سے اس کے دل کی دھڑکن مزید تیز ہو گئی۔ جب نیکلس اس کی گردن کو چھو رہا تھا تو ایسا محسوس ہوا جیسے

چاندنی رات اور زیان کی محبت ایک ہو گئی ہو اور وہ لمحہ ہمیشہ کے لیے دلوں میں قید ہو گیا۔

پھر زیان نے بڑی نرمی سے اسے اپنے قریب کھینچا اور پیار سے اس کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا۔

نگین زیان کی قربت پا کر سکون محسوس کر رہی تھی۔ زیان کی موجودگی نے اس کے ہر خوف اور بے چینی کو ختم کر دیا تھا۔ اب وہ خود کو مکمل طور پر محفوظ اور محبت میں ڈھکی ہوئی محسوس کر رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی اور دھیرے سے بولی۔

"لوگ کہتے ہیں کہ عشق کے مقدر میں جدائی لکھی ہوتی ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ اگر آپ کا عشقِ حقیقی خالص ہو تو وہ آپ کو عشقِ مجازی تک پہنچا سکتا ہے۔" زیان نے نگین کی بات سن کر بڑے پیار سے اس کا ماتھا چوما۔ نگین نے عقیدت سے آنکھیں بند کر لی۔

"The Moon is beautiful isn't it?"

زیان سکندر نے نگین کے کان میں سرگوشی کی۔اظہارِ محبت کو نیا رنگ دیا گیا۔آج نگین کو اس کے صبر کا پھل مل ہی گیا۔وہ جو کبھی خواب ہوا کرتا تھا آج وہ حقیقت بنے اسکے اتنے قریب کھڑا ہے۔

"مجھے سورہ الضحیٰ تلاوت سننی ہے۔"نگین کی اس معصومانہ خواہش پر زیان تھوڑا حیران ہوا کیونکہ وہ ابھی نہیں جانتا تھا کہ نگین نے یہ خواہش اس لیے کی کہ وہ ایک بار پھر کوہِ سیناء کی پرنور وادی میں جا کر اس خواب کو دوبارہ جینا چاہتی تھی، جس میں اس نے زیان کی آواز سنی تھی۔اب وہ اس خواب کو حقیقت میں بدلتے ہوئے زیان کی وہی آواز حقیقی دنیا میں سننا چاہتی تھی، جو اسے سکون اور محبت کا احساس دلاتی تھی۔

اس کی بات پر زیان مسکرایا اور اگلے ہی لمحے دھیمی آواز میں سورہ الضحیٰ کی تلاوت کرنے لگا اور وہ دونوں اس خوبصورت لمحے میں قید ہو گئے۔

☆☆☆

ایک سال بعد

زیان ہسپتال کے کوریڈور کے چکر کاٹ رہا تھا۔پیچھے عافیہ اور فریحہ بیگم دعائیں کر رہیں تھیں۔زیان کے چہرے پر بے چینی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ڈاکٹر زیان سکندر؟" وہ تیزی سے ڈاکٹر ناز کی طرف بڑھا۔

"مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔" ڈاکٹر کی بات سن کر زیان کے چہرے پر مسکان ابھر

آئی۔

"اور نگین کیسی ہے؟"

"وہ بھی ٹھیک ہیں۔ روم میں شفٹ کرتے ہیں پھر آپ مل لینا۔" وہ مسکرا کر بولی اور وہاں سے چلی گئی۔

فریحہ اور عافیہ خوشی سے پھولے نہ سمائیں۔ زیان نے فوراً باباجان کو کال ملا کر یہ خوشخبری سنائی۔ ہر طرف خوشیوں کا سماء تھا۔

نگین جب روم میں شفٹ ہوئی تو سب وہاں موجود تھے۔ سب کے چہرے اچھے دنوں کی نوید سنا رہے تھے مگر وہ اس سب کے بیچ اقبال شاہ کی یاد میں گم تھی۔ پھر جب اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا، جو اس کے پاس کاٹ میں لیٹا ہوا تھا تو اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس کے پاس یہ لمحے ہیں۔ زیان دور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی مسکراہٹ میں شکر تھا۔

"نام تو نگین ہی رکھے گی۔" فریحہ بیگم نے کہا۔ سب منتظر آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"محمد زہیم سکندر۔" وہ سارہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔ سارہ کی آنکھیں بھر آئیں۔ وہ نگین کے پاس گئی اور اسے گلے سے لگالیا۔

"آپ بہت اچھی ہیں۔" وہ رو رہی تھی۔ نگین نے اسے پیار سے سراہا۔

"مبارک ہو آپ پھوپھو بن گئی ہیں۔" سارہ کے پیچھے کھڑے برہان نے نرمی سے کہا۔

"خیر مبارک! آپ کو بھی تو مبارک ہو۔ آپ بھی تو ایک بار پھر ماموں بن گئے ہیں۔" سارہ نے مدہم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ہاں ماموں تو میں بن ہی گیا ہوں لیکن۔۔۔" اسی پل زہیم رو پڑا تو سارہ نے اسے اپنی گود میں اُٹھالیا۔

"لیکن؟ لیکن کیا؟" گردن ترچھی کر کے پوچھا تو برہان کے لبوں پر مسکان اُبھری۔

"لیکن شاید اب یہ بچے اپنی ہونے والی مامی کی کمی کو محسوس کر رہا ہیں۔" سارہ کو دیکھتے کہا تو نگین نے اپنے بھائی کی آنکھیں پڑھ لیں۔

سارہ بے اختیار برہان کو دیکھنے لگی۔

"بچے کمی محسوس کر رہے ہیں کہ بچوں کا ماما؟" نگین نے جملہ کسا کہ وہ دونوں ہنس پڑے۔
آہستہ آہستہ سب جانے لگے اور کمرے میں امل اور زیان رہ گئے۔

"شکریہ نگین۔" وہ نگین کے پاس آیا۔
"کس چیز کا شکریہ؟" وہ مسکرائی۔
"ہر اس چیز کے لیے جو لفظوں کی محتاج نہیں۔" زیان اپنے بیٹے کو دیکھتے بولا۔
"بابا؟ ماما؟ ہم اس بے بی کو اپنے ساتھ گھر لے کر جا سکتے ہیں؟" امل نے پوچھا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔
"کیوں نہیں آپ کو اپنا بھائی پسند آیا؟" نگین نے پوچھا۔
"جی ماما بہت زیادہ۔" وہ خوشی سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔ زیان نے محمد زہیم کو اپنی گود میں اُٹھایا اور سامنے صوفے پر امل کے ساتھ بیٹھ گیا۔ نگین کو وہ منظر بہت قیمتی لگا۔ اس کی آنکھیں بھر آئی لیکن اس بار آنسو خوشی کے تھے۔

☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آج وہ پیچ رنگ کی ساڑھی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی، ساتھ اس نے گولڈن کھسہ، ہاتھوں میں چوڑیاں، اور سر پر پیچ رنگ کا سکارف اُوڑھ رکھا تھا جو اس کی شخصیت کو اور بھی نکھار رہا تھا۔ گلے میں وہی نیکلس جو زیان نے دیا تھا۔ اسے پہنے ہوئے وہ بالکل مکمل لگ رہی تھی۔ آج محمد زہیم کا عقیقہ تھا۔: نگین نے اپنے دونوں بچوں کو تیار کر کے نیچے بھیج دیا اور پھر خود تیار ہونے لگی۔ عقیقہ گھر کے لان میں ہی تھا۔ وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی جیسے وہ خود کو نئے سرے سے دیکھ رہی ہو۔ اچانک شیشے میں زیان کا عکس نمودار ہوا۔ پلٹے بغیر بولی۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" اس نے زیان سے پوچھا۔ زیان کچھ لمحوں کے لیے کھو سا گیا پھر وہ اس کے قریب آیا۔

"بالکل میری لگ رہی ہو۔" زیان نے آہستہ سے کہا اور پھر نرمی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا کہ وہ بے ساختہ شرما گئی، جس کی وجہ سے اس کے گال مزید گلابی ہو گئے۔

"ایسے ہی شرماتی رہوں گی تو معاملہ میرے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔" اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

"آپ کیسی کام سے آئے تھے؟" وہ دو قدم دور ہوا۔

Clubb of Quality Content

؛'ہاں اپنا موبائل لینے آیا تھا اور کیا۔''

''اچھا تو پھر کوٹ کی جیب میں کیا ہے؟'' وہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے بولی۔

''اچھا تمہیں دیکھنے آیا تھا۔'' وہ مسکراتے ہوئے شرارتی نگاہوں سے بولا اور نگین کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔ نگین نے حیا سے اپنی نظریں جھکا لیں۔

''اچھا ایک بات تو بتاؤ، تم مجھے ڈاکٹر زیان کیوں کہتی تھیں؟'' کچھ یاد آنے پر زیان نے پوچھا۔

''یاد ہے وہ سیمینار والا دن؟ آپ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا تھا، 'میں ڈاکٹر زیان سکندر ہوں' اسی وقت میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ آپ کو ڈاکٹر زیان کہہ کر ہی پکاروں گی۔'' زیان نے نگین کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور شوخی سے کہا،

''جب جب تم مجھے ڈاکٹر زیان کہتی تھیں تب تب مجھے لگتا تھا کہ جیسے میں گھر پہ نہیں ہاسپٹل میں ہی ہوں۔ ایسا لگتا تھا کہ میں ایک ڈاکٹر ہوں اور تم میری پیشنٹ ہو، جو میری توجہ اور علاج کی طلبگار ہے۔''

''عجیب لگتا ہوگا ناں؟'' نگین نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ زیان نے نرمی اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے کہا،

Clubb of Quality Content

"محبت ایک انمول رشتہ ہے، مگر کچھ عرصے پہلے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ہم دونوں کے درمیان ڈاکٹر اور پیشنٹ کا رشتہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ مجھے ڈر تھا کہ تم میری بیوی بننے کے بجائے ہمیشہ میری پیشنٹ ہی رہ جاؤ گی، اور میں تمہاری مسکراہٹ کو دوبارہ واپس نہ لا سکوں گا۔"

"تو میری مسکراہٹ کو واپس لانے کے لیے کیا کرنا پڑا؟" نگین نے شرارت سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے تمہارے دل کی ہر تکلیف کو ختم کرنا پڑا، اور آج جب تم مجھے ڈاکٹر زیان نہیں، بلکہ صرف 'زیان' کہہ کر بلاتی ہو، تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میری پیشنٹ نے نہ صرف ٹھیک ہو کر دل جیت لیا، بلکہ میری بیوی بن کر میرے دل کی مالک بھی بن گئی۔" نگین نے اس کے قریب ہو کر کہا۔

"ویسے تو آپ دماغ کے ڈاکٹر ہیں، لیکن میرے دل کا علاج آپ ہی کر سکتے ہیں ڈاکٹر زیان۔" نگین کی آنکھوں میں چمک تھی۔ زیان نے نگین کو اپنے سینے سے لگایا اور نرمی سے کہا،

”اور تم میری زندگی کی سب سے قیمتی دوا ہو نگین، جو میری ہر خوشی کا راز ہے۔“ اس کی قربت نگین کے لیے سکون کا باعث تھی۔

”بھابی۔۔۔۔ بھابی۔۔۔ آپ کہاں ہیں ؟“ سارہ اوپر آتے ہوئے اسے آوازیں دے رہی تھی۔

”ایک تو اس کو چین نہیں، بندہ اس گھر میں اپنی بیوی سے دو منٹ سکون سے رومانس بھی نہیں کر سکتا۔“ زیان نے سر جھٹکا اور کمرے سے نکل گیا۔ نگین بے ساختہ ہنس پڑی۔

”کیسے ہیں بھائی ؟“ سارہ نے پوچھا لیکن وہ افسوس کرتا سیڑیوں سے نیچے اُتر گیا۔

”بھابی ؟ بھائی کو کیا ہوا ؟ اچھا جو بھی ہو ابعد میں دیکھے گے۔ آپ تیار ہو گئیں ؟ کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔ وہ مجھے آپ کو کچھ دینا ہے۔“ سارہ نے اسے ایک گفٹ بیگ پکڑا دیا۔ جب نگین نے کھولا تو اندر سے ایک کتاب نکلی۔ یہ سارہ کی اپنی لکھی کتاب تھی۔

”بھابی یہ کتاب میں نے آپ دونوں کو ڈیڈیکیٹ کی ہے۔“ وہ خوشی سے بتا رہی تھی۔

”کوہِ سیناء کیوں ؟“ کتاب کا ٹائٹل دیکھ کے نگین نے اس سے پوچھا۔

"بھابی آپ کو یاد ہے آپ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ نے خواب دیکھا تھا۔ جس میں آپ وادی سیناء میں تھیں اور وہ آواز جس کا تعاقب کر رہی تھیں وہ بھائی کی تھی؟ آپ نے مجھے یہی بتایا تھا اسی لیے میں نے کتاب کا نام کوہِ سیناء رکھا ہے کیونکہ آپ کو آپ کی محبت کی نوید اسی مقدس وادی میں ملی تھی جہاں دعائیں رد نہیں ہوتیں اور دلوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ کیا بھائی کا ملنا کسی معجزے سے کم تھا؟" سارہ مسکرائی اور نگین اس کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ اب تک کا سب سے قیمتی تحفہ ہے۔ اس کے لیے بہت شکریہ سارہ۔" نگین کی آنکھیں بھر آئی۔

"شکریہ تو ہمیں آپ کا کرنا چاہیے۔ آپ نے اس مکان کو گھر بنایا اور زیان بھائی تو شاید پتھر کے بن گئے تھے ان کو واپس انسان بنایا۔ آپ ہمارے لیے کسی تحفے سے کم نہیں ہیں بھابی۔" سارہ کے چہرے پر خوشی تھی۔

"اور تم کب اقبال شاہ کے مکان کو گھر بنا رہی ہو؟" نگین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ اس بات پر سارہ کی آنکھوں میں پہلے حیرت آئی پھر چمک پھر اس کے گال گلابی ہو گئے۔

"پھر کیا سوچا؟ امل اور زہیم کی مامی کے بننے کے لیے تیار ہو۔۔؟" نگین نے

پوچھا تو وہ شرماتے ہوئے کمرے سے بھاگ گئی۔ نگین کو اس کا جواب مل گیا۔ وہ کچھ پل اس کتاب کو دیکھتی رہی پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر ٹیرس میں آگئی اور ریلنگ کے پاس کھڑی ہو گئی۔ آج اسے اپنی زندگی مکمل لگ رہی تھی۔ لوگوں کا کہنا صحیح ہے کہ صبر کبھی ضائع نہیں ہوتا وہ تو ایک مخصوص جار میں محفوظ رہتا ہے اور جب اس جار کا ڈھکن کھلتا ہے تو صبر کا پھل باہر آتا ہے۔ آج نگین کو اپنے صبر کا پھل مل گیا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے ماحول کو محسوس کیا اور جب آنکھیں کھولیں تو نیچے زیان کو دیکھا جو برہان اور سارہ سے باتیں کر رہا تھا۔ آج بھی وہ زیان کے چوڑے شانوں کو دیکھ رہی تھی۔ اسی لمحے زیان مڑا، آنکھیں اُٹھا کر ٹیرس کی طرف دیکھا پھر مسکرایا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے نیچے آنے کا کہا۔ اس نے زیان کو سر ہلا کر جواب دیا پھر ٹیرس سے نکل کر نیچے لان کی طرف چلی گئی۔

سب سے تاریک رات بھی ختم ہو جاتی ہے اور سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ ابھی تو کہانی شروع ہوئی ہے اور اللہ والوں کی کہانیوں کا انجام کبھی اُداس نہیں ہوا کرتا بس یقین کامل ہونا چاہیے

۔

ختم شُد

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے
نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842